ماہنامہ دختران اسلام لاہور
فروری 2021ء

اشاعتِ خاص

علم، تحقیق اور تجدید کا عہدِ بے مثال

70 Years

Journey of Promoting Peace Knowledge, Love & Interfaith Harmony

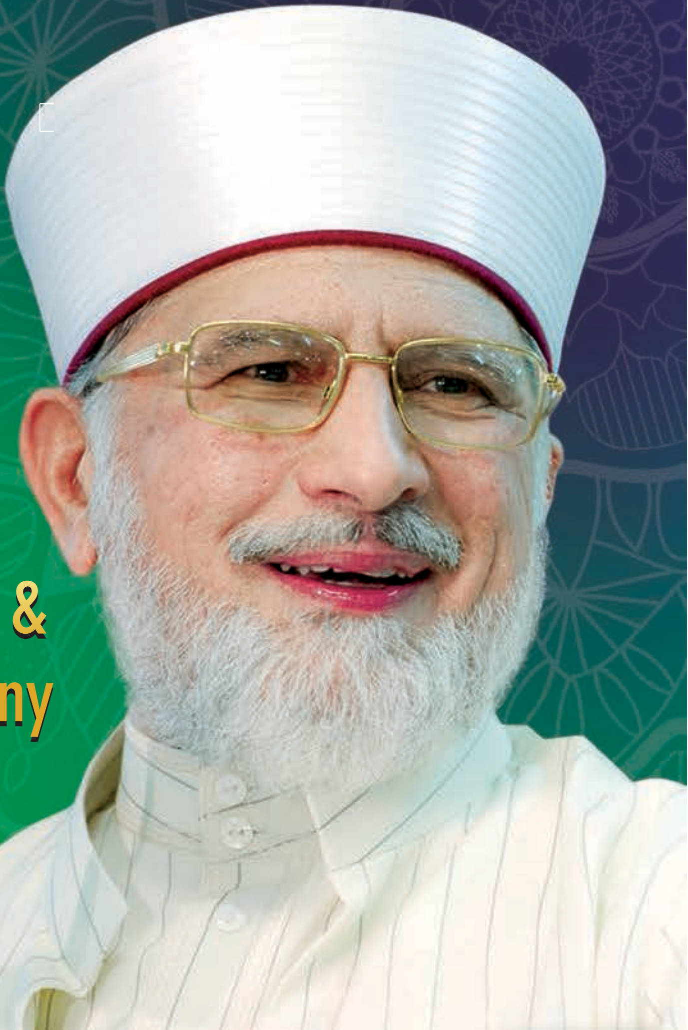

70 ویں
سالگرہ مبارک

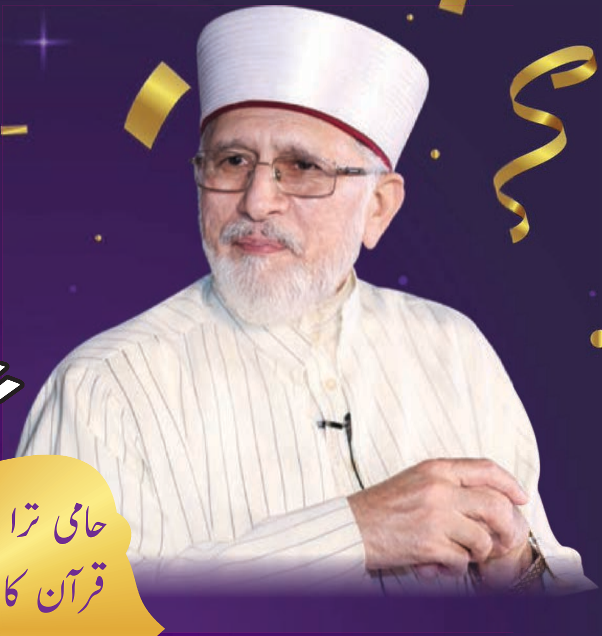

حامی ترا ہر گام پہ ہو صاحب معراج
قرآن کا منہاج، پیمبر کا ہے منہاج
اسلام تیرا دیں ہے خدا اس کا نگہباں
آفاق میں ہے اس کے ہی دم سے تیری پہچان

ہم مبلغ اسلام، مفکر اسلام اور مفسر قرآن **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

کو ان کی **70 ویں سالگرہ** کے موقع پر

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ/ منہاج حلقہ درود/ منہاج سسٹر لیگ (ناروے)

Happy Birthday!

تجھ سے اے قائد انقلاب ہے یہ وعدہ ہمارا
کر کے چھوڑیں گی اسے خون جگر سے شاداب
غیر کی جنت کا ساماں نہ ہونے دیں گی
تیرا گلشن کبھی ویران نہ ہونے دے گی

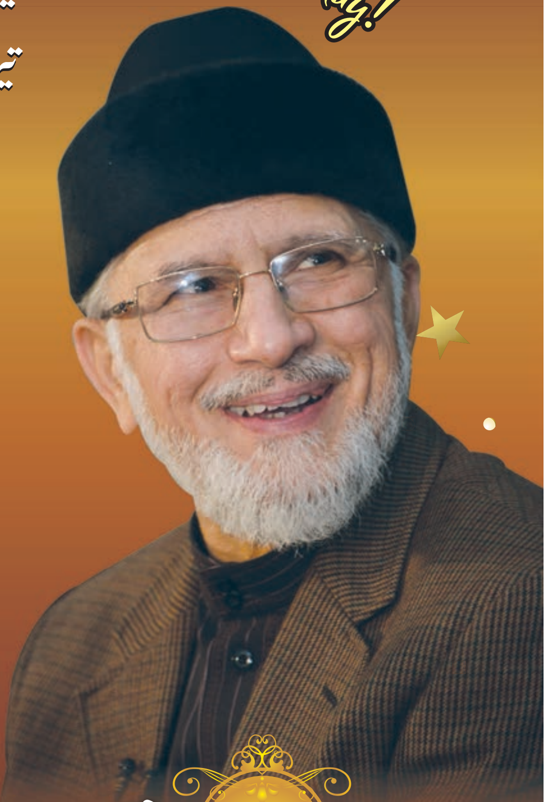

ہم **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کو
جن کی تعلیمات نے لاکھوں دلوں میں
عشق مصطفیٰ ﷺ کی حرارت پیدا کی اور
جن کی تجدیدی فکر نے علم و حکمت
کے چشمے جاری کیے۔

اس عظیم شخصیت کو
70 ویں یوم ولادت پر **ہدیہ تہنیت** پیش کرتے ہیں۔

انیلہ الیاس ڈوگر

عمیمہ فاطمہ الیاس

سردار محمد حسین محی الدین ڈوگر

سردار محمد حسن محی الدین ڈوگر

محمد الیاس ڈوگر

عالمِ بیکراں طاہر القادری
بے مثل نکتہ داں، طاہر القادری
عظمتوں کا نشاں، طاہر القادری
دیں کا پاسباں، طاہر القادری

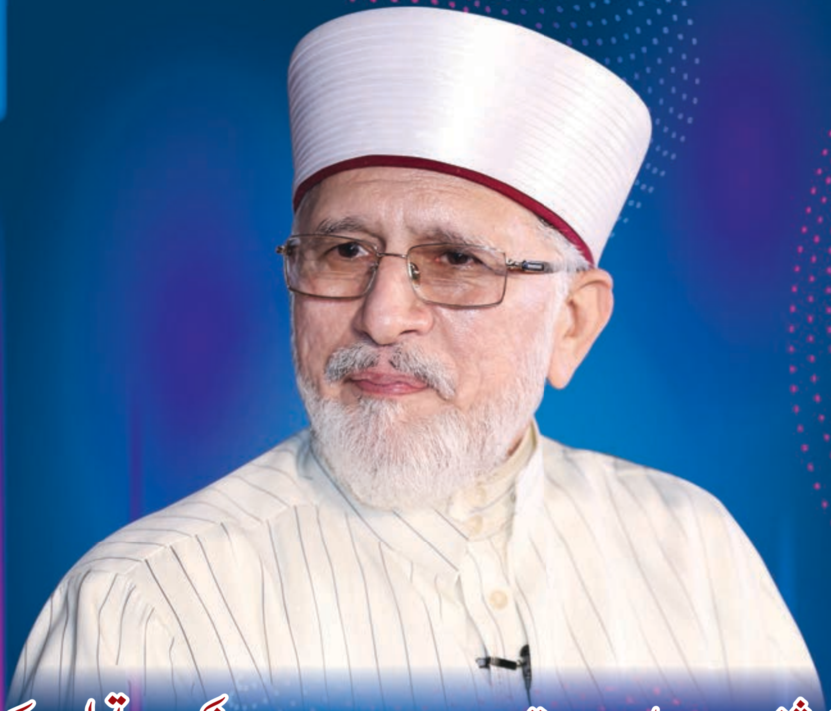

آپ کی شخصیت ہر لمحہ اپنی مختلف جہات سے ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کو مستفید کر رہی ہے۔ آپ کے علمی، تحقیقی خدمات پر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کے **70 ویں سالگرہ**

پر **ہدیہ تبریک** پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع سرگودھا

وہ جس نے ملت کے زخم خوردہ بدن پہ دی ہے ردائے حکمت
علوم و دانش کی مملکت میں انھی کا سکہ رواں دواں ہے

ہم نابغۂ روزگار، پیکرِ علم و عمل اور درخشندہ روایات
کی حامل معتدل و متوازن آواز

مجدد رواں صدی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

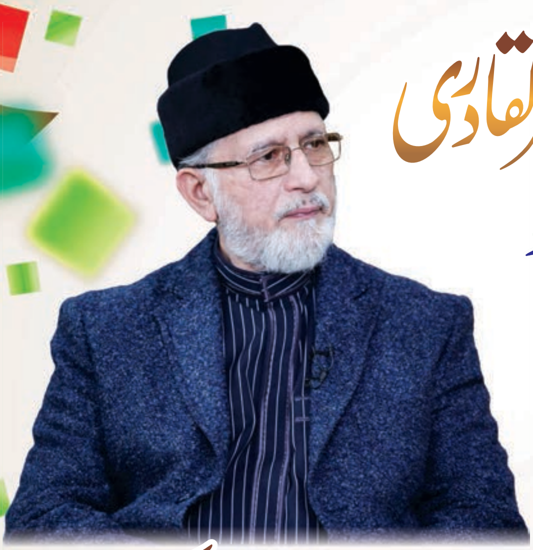

کو

70 ویں

سالگرہ

کے پر مسرت موقع پر دل کی گہرائیوں سے **مبارکباد**
پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع راولپنڈی

آج کے روز اتاروں گا میں صدقہ تیرا — تو سلامت ہے تو دھڑکن ہے سلامت میری
اک تیرے پیار سے ملتی ہے حرارت مجھ کو — تیری آنکھوں میں ہی پوشیدہ ہے حرارت میری

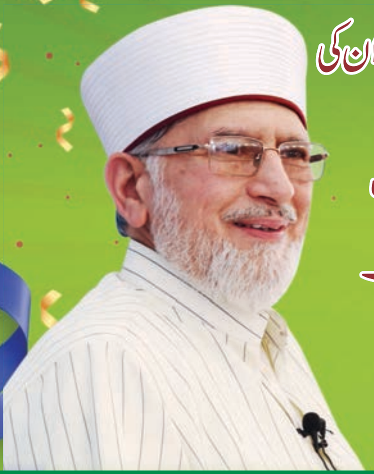

ہم اپنے عظیم و محبوب قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کی بارگاہ میں ان کی

70 سالہ بے مثال زندگی کے کامیاب سفر پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں۔

اللہ رب العزت انہیں اپنے حبیب مکرم ﷺ کی دائمی شفقتوں اور مسکراہٹوں کے سمندر میں غوطہ زن رکھے اور عمر خضر عطا فرمائے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع گوجرانوالہ

قرآن و حدیث پہ گہری نظر اس کی — ہے علمی معارف کا سمندر مرا قائد
گفتار میں کردار میں ہے حق وہ سراسر — ہے بحرِ حقیقت کا شناور مرا قائد

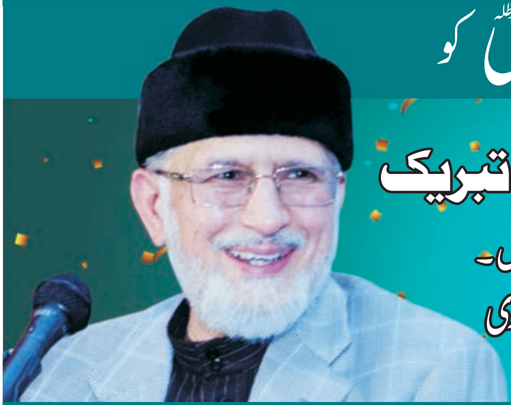

ہم عالمی امن کے قیام اور رجوع الی القرآن کیلئے کوشاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

70 ویں یوم پیدائش پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آمین

منہاج القرآن ویمن لیگ گوجرانوالہ

PP-54 انیلہ گلزار، شمائلہ خالد، زینت تبسم PP-58 نور صفیہ، کلثوم ضیاء، آمنہ خالد

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ لاہور

دخترانِ اسلام

جلد: 28 شمارہ: 2 / جمادی الثانی/رجب ۱۴۴۲ھ / فروری 2021ء

زیرِ سرپرستی

بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر

قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر

اُم حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر

نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق

ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ سہیل، ڈاکٹر سعدیہ نصراللہ

مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ

مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی

ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر نورین روبی

رائٹرز فورم

آسیہ سیف، ہادیہ خان، جویریہ سحرش

جویریہ وحید، ماریہ عروج، سُمَیَّہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم

گرافکس: عبدالسلام —— فوٹوگرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ (’’علم، تحقیق اور تجدید کا عہدِ بے مثال‘‘)		8
شیخ الاسلام کی عائلی زندگی کے چند خوشگوار گوشے	مسز رفعت جبین قادری	9
میرے طاہر تجھے سلام	محمد شفقت اللہ قادری	13
عمرِ رفتہ اور عروجِ شیخ الاسلام	مسز فریدہ سجاد	15
شیخ الاسلام نے اسلام کا پرامن تشخص دنیا بھر میں نمایاں کیا	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	25
شیخ الاسلام اُفقِ عالم پر اسلام کا معتبر حوالہ ہیں	مسز مصباح عثمان	37
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا نظریہ اعتدال و توازن	ڈاکٹر شفاقت علی بغدادی	40
شیخ الاسلام نے ترقی کیلئے تعلیمی انقلاب کا ویژن دیا	مسز پروین بھٹہ	43
قیادت کے اوصاف سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں	سمیہ اسلام	51
شیخ الاسلام بحیثیت سیرت نگار	محمد سجاد فیضی	57
قوموں کی بقاو دوام کا راز فکری تحرّک میں پنہاں ہے	ڈاکٹر فرخ سہیل	65
Contribution & Views of Shaykh-ul-Islam	(Hadia Saqib)	78
Sayyidi Shaykh-ul-Islam A Personal Perspective	(Dr. Ghazala Hassan Qadri)	84
A Path of Global Peace	(Dr.Hassan Mohi-ud-Din Qadri)	92

مجلّہ دخترانِ اسلام میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر — مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت خصوصی شمارہ -/90 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ. اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ.

(الزمر، ۳۹: ۲۱، ۲۲)

’’(اے انسان!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر زمین میں اس کے چشمے رواں کیے، پھر اس کے ذریعے کھیتی پیدا کرتا ہے جس کے رنگ جداگانہ ہوتے ہیں، پھر وہ (تیار ہوکر) خشک ہوجاتی ہے، پھر (پکنے کے بعد) تو اسے زرد دیکھتا ہے، پھر وہ اسے چورا چورا کردیتا ہے، بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نصیحت ہے۔ بھلا، اللہ نے جس شخص کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر (فائز) ہوجاتا ہے، (اس کے برعکس) پس اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جن کے دل اللہ کے ذکر (کے فیض) سے (محروم ہوکر) سخت ہوگئے، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ، وَمَلَائِكَتَهُ، وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ، وَالْأَرَضِيْنَ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ (صحابی) پر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، (تمام) زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (بھی سمندروں، دریاؤں اور تالابوں میں) اس شخص کے لئے رحمت (کی دعا) مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔‘‘

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص۴۲۹)

خواب

عقل ہے تیری سِپر، عشق ہے شمشیر تری
مرے درویش! خلافت ہے جہاں گیر تری
ماسوٰی اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری
تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری

(کلیاتِ اقبال، ضربِ کلیم، ص:۱۰۲۴)

تعبیر

کوئی قوم اس وقت تک بام عروج پر نہیں پہنچ سکتی جب تک کہ اس کی خواتین مردوں کے شانہ بشانہ مصروفِ کار نہ ہو۔ ہم ناپسندیدہ اور بری رسوم کا شکار ہیں یہ انسانیت کے خلاف ایک جرم کے مترادف ہے کہ ہماری خواتین قیدیوں کی طرح چار دیواری میں بند ہیں۔ میرا مقصد یہ نہیں کہ ہم مغربی طرز زندگی کی خامیوں اور برائیوں کو اپنا لیں۔ ہمیں کم از کم اپنی خواتین کو وہ معیار اور وقار تو مہیا کرنا چاہیے جو اسلامی نظریات کی روشنی میں انہیں ملنا چاہیے۔

(10 اپریل 1944ء کو مسلم یونیورسٹی یونین علی گڑھ میں خطاب)

تکمیل

اللہ رب العزت نے شرق سے غرب تک تحریک منہاج القرآن کی فکر کو متعارف کروایا ہے اور آج اسے اسلام کی ایک مثبت علامت اور اچھی شناخت کے طور پر مغربی دنیا میں دیکھا جا رہا ہے۔ دنیا میں دہشتگردی اور انتہا پسندی کو سلام کے ساتھ منسوب کر دیا گیا تھا۔ اس سوچ نے اسلام کا چہرہ مسخ اور گدلا کر دیا۔ اس بگڑے ہوئے تناظر میں جب اسلام کی صحیح، پرامن اور مثبت شناخت کی تلاش کریں تو عالمِ مغرب، مغربی میڈیا اور سوشل میڈیا پر منہاج القرآن کا نام سرفہرست نظر آتا ہے۔ تحریک منہاج القرآن عالمی تجدید اسلام کے دور میں داخل ہوگئی ہے اور آج اسلام کی مثبت تعبیر اور اسلام کی پرامن جدید مثبت شناخت کا نام تحریک منہاج القرآن ہے۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، بعنوان: اسلام کی پرامن شناخت کا نام تحریک منہاج القرآن ہے۔ اکتوبر 2018ء)

اداریہ

”علم، تحقیق اور تجدید کا عہدِ بے مثال“

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کا 70 واں یوم پیدائش 19 فروری 2021 کو پاکستان سمیت دنیا کے 100 سے زائد ملکوں میں منایا جا رہا ہے، تحدیثِ نعمت کے طور پر یوم پیدائش کی تقریبات میں پاکستان سمیت بیرونی ممالک میں قائم منہاج القرآن ویمن لیگ کی تنظیمات بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے 70ویں یوم پیدائش کے موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ نے مرکزی سطح پر حضور سیدی شیخ الاسلام کی علم، تحقیق اور تجدید پر مبنی 70 سالہ زندگی کو خراج تحسین پیش کرنے اور عامۃ الناس کو آپ کی لازوال خدمات سے روشناس کروانے کے لئے 70 فریمز پر مشتمل تصویری نمائش کا اہتمام کیا ہے جس کی افتتاحی تقریب انشاء اللہ 18 فروری کو مرکزی سیکرٹریٹ پر منعقد کی جائے گی۔ 70ویں یوم پیدائش کی تقریبات کو ”علم، تحقیق اور تجدید کا عہد بے مثال“ کے سلوگن سے موسوم کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام کی زندگی کا پہلا باب ان کا بچپن اور زمانہ طالب علمی ہے۔ زندگی کے اس ابتدائی دور میں آپ نے علم اور کتاب سے محبت کرنا سیکھا، اخلاق اور کردار کے اسباق ازبر کئے، اپنی لو مالک کائنات سے لگائی اور بچپن ہی سے آپ صوم و صلواۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے، ماہرینِ نفسیات اور طبی و سماجی علوم کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اوائل زندگی کے مشاغل انسان کی زندگی کے آخری سانس تک کے اعمال و افعال، مزاج اور طرزِ حیات کا رخ متعین کر دیتے ہیں، شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس حقیقت کا عملی اظہار ”ایگرز“ کی صورت میں فرمایا یعنی بچوں کے دلوں و دماغ کی صاف تختی پر عشق مصطفی ﷺ کے رنگ بھرنے کے لئے بچوں کی دینی، اخلاقی، تربیت کے لئے ”ایگرز“ کا ڈیپارٹمنٹ تشکیل دیا، اس ڈیپارٹمنٹ کی کاوش سے بچے قرآن و سنت کی ابتدائی تعلیمات سے روشناس ہو رہے ہیں۔ شیخ الاسلام نے بطورِ خاص اس بات کا اہتمام فرمایا ہے کہ جو پاکیزہ بچپن انہیں نصیب ہوا وہی پاکیزگی اور روشن خیالی ہر بچے کا نصیب بنے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی علمی، تربیتی اور تجدیدی مساعی کے باب میں دوسری بڑی توجہ خواتین کی تعلیم و تربیت پر مرکوز کی۔ شیخ الاسلام نے خواتین کے حقوق و فرائض، تعلیم و تدریس، عزت و احترام کے بارے میں جس قدر لکھا اور تربیت کا عملی نظام قائم کیا رواں صدی کی کسی اور تحریک اور مذہبی شخصیت کے حصے میں یہ سعادت نہیں آئی۔ آپ نے خواتین کے لئے تعلیم و تربیت کے بے مثال تعلیمی ادارے قائم کئے اور بتایا کہ نیک عورت اسلام ہی نہیں دنیا کی بہترین متاع ہے۔ شیخ الاسلام نے خواتین کی دینی، تعلیمی اور تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اسلامی تاریخ کو کھنگھالا اور دعوت و تبلیغ میں معتبر خواتین کے عملی کردار کو بطور ماڈل پیش کیا تاکہ عہد نبوی اور بعدازاں اصلاحِ احوال اور اصلاحِ معاشرہ کے لئے عظیم مسلم خواتین نے جو کردار ادا کیا اس سے رہنمائی لی جا سکے اور خواتین کو اسی راہ مستقیم کا مسافر بنا کر ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو دین و دنیا کے لئے نفع بخش بنایا جا سکے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے خواتین کے دینی، تعلیمی، تربیتی نصاب کے طور پر پیش کیا کہ اسلام کی ان عظیم خواتین کے پاکیزہ نقوش پر چلتے ہوئے خواتین زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکتی ہیں۔ خواتین بطور معلم، منتظم، مذہبی سکالر، ڈاکٹر، انجینئر بن کر سوسائٹی کو اسلام کے سانچے میں ڈھال کر مثالی معاشرہ کے قیام کے خواب کو تعبیر دے سکتی ہیں۔ 70ویں یوم پیدائش کے موقع پر خواتین اپنے قائد کی صحت و تندرستی کے ساتھ ان کی درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ رب العزت ہمارے قائد کو ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے اور اسلامیانِ پاکستان اور ملت اسلامیہ ان کے افکار و نظریات سے تاقیامت مستفید ہوتی رہی (چیف ایڈیٹر: دختران اسلام)

شیخ الاسلام کی عائلی زندگی کے چند خوشگوار گوشے

عام طور پر معروف شخصیات کی عوامی زندگی گھریلو زندگی سے مختلف ہوتی ہے

اللہ اپنے دین کے لئے اوصاف حمیدہ سے متصف ہستیوں کو منتخب کرتا ہے

آپ بطور شوہر و باپ اور سربراہ خاندان ہمہ جہت حسنِ اخلاق کا پیکر ہیں

دخترانِ اسلام کا محترمہ بیگم رِفعت جبیں قادری سے خصوصی انٹرویو

حضور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی اَہلیہ محترمہ بیگم رِفعت جبین قادری صاحبہ، مادرِ تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل، کی پینتالیس سالہ رفاقتِ اِزدواجی کے آئینے میں، انہی کی زبانی!

اِنسان کی زندگی کے مختلف پہلو، گوشے اور جہات ہوتی ہیں۔ ایک پہلو عامۃ الناس کے سامنے ہوتا ہے جس میں ہر کوئی کوشش کرتا ہے کہ عوام کے سامنے اُس کی زندگی کا اچھا اور خوبصورت پہلو ہی عیاں ہو۔ زندگی کا ایک پہلو دوست اَحباب اور رشتہ داروں کے ساتھ ہوتا ہے جس میں زندگی کی عادات و اَطوار اور اَخلاق کے حقیقی پہلو اپنی اصل صورت میں سامنے آتے ہیں۔ انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو خانگی زندگی اور بیوی بچوں کے ساتھ گزارے لمحات ہوتے ہیں جو درحقیقت کسی انسان کا اصل روپ ہوتے ہیں۔ اسی لیے بعض بڑی علمی، روحانی اور سیاسی و سماجی شخصیات کی عوامی زندگی گھریلو زندگی سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ مگر کائناتِ اَرضی میں مخصوص لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں اپنے، بیگانے سب اچھے الفاظ میں یاد کرتے ہیں اور جن کی عائلی و سماجی زندگی میں کوئی تضاد نہیں ہوتا۔ اِنہی خوش نصیب نابغۂ روزگار شخصیات میں سے ایک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے ایک خصوصی انٹرویو میں حضور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی اَہلیہ محترمہ بیگم رفعت جبیں قادری صاحبہ سے اِستفسار کیا گیا کہ وہ اپنی پینتالیس برس کی اِزدواجی رفاقت کی یاد تازہ کرتے ہوئے کچھ اہم گوشے بیان کریں تاکہ ہمارے قارئین حضور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی عائلی زندگی اور خانگی معاملات کے بارے میں جان سکیں۔ اس پر عزت مآب محترمہ رفعت جبیں قادری صاحبہ کچھ یوں گویا ہوئیں کہ:

اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لیے صرف ان سعید ہستیوں کو منتخب فرماتا ہے جو اوصافِ حمیدہ پر فائز ہوتے ہیں۔ اوصافِ حمیدہ کے حامل ہمیشہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو ہمہ وقت اپنے افکار، نظریات اور کردار کو رب العزت کے بتائے ہوئے طریقے میں ڈھالے رکھتے ہیں۔ میری زندگی کے عمیق مشاہدے کا یہ نتیجہ ہے کہ حضور شیخ الاسلام کا اَخلاقِ حمیدہ سرا سر تاجدارِ اَنبیاء کرام ﷺ کی سنتِ مُطہرہ کے تابع ہے! اتنی عظیم المرتبت شخصیت کا حُسنِ اخلاق میں فقید المثال ہونا تحریکِ منہاج القرآن کے لیے بالعموم اور ہمارے لیے بالخصوص ربِ عظیم کا خاص انعام ہے۔

حضور شیخ الاسلام کی عائلی زندگی خلقِ عظیم کا ایک روشن منارہ ہے۔ آپ کی عائلی زندگی کے جس گوشۂ کو بھی لیں، وہ بے مثل اور بے نظیر خُلقِ عظیم پر استوار ہے۔ مثلاً آپ بحیثیت شوہر، بحیثیت باپ، بحیثیت بھائی یا بحیثیت سربراہِ خاندان، الغرض ہر لحاظ سے مکمل اور ہمہ جہت حُسنِ اخلاق کے پیکر ہیں۔ کسی بھی پہلو یا سمت میں کوئی کجی اور کمی نظر نہیں آتی۔ اگر میں آپ کے حُسن اَخلاق کے ہر گوشہ کی درجہ بندی کرنا چاہوں تو یہ قطعی ناممکن ہے۔

اگر ہم اوصافِ حمیدہ کے مبارک لفظ پر غور کریں تو

پتا چلتا ہے کہ اس سے مراد وہ گوہر بار صفات ہیں جو انسانی سیرت و کردار کو ممتاز کرتے ہوئے اسے بامِ عروج تک پہنچاتی ہیں۔ سیرت کے گل ہائے گراں مایہ نہ صرف دنیوی وقار کا باعث بنتے ہیں، بلکہ اُخروی سربلندی کا موجب بھی بنتے ہیں۔ اوصافِ حمیدہ درحقیقت عالی شان اَخلاقِ حسنہ کا مرقع ہوتے ہیں، جن کا عملی نمونہ آقائے نامدار ﷺ نے اپنی سیرتِ کاملہ میں پیش فرمایا۔

ا۔ نفاست و نظافت:

حضور شیخ الاسلام کے اَوصاف میں سے ایک خاص وصف جو ہر وصف کی بنیاد نظر آتا ہے، وہ ہے آپ کی نفاست پسندی۔ نفاست کا طبیعت میں پایا جانا سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ نفاست کا لفظ بذاتِ خود اپنی دل کشی کی داستان سناتا نظر آتا ہے۔ چنانچہ نفاست انسان کے باطنی محاسن ہی کو ظاہر نہیں کرتی، بلکہ یہ اس کے ذوق، سوچ اور معیار کا تعین بھی کرتی ہے۔ اس لحاظ سے نفاست کسی بھی شخصیت کے ظاہری اور باطنی دونوں محاسن کو ظاہر کرتی نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نفاست و لطافت اور حسن و جمال پاکیزہ زندگی اور عملِ صالحہ کی روحِ رواں ہے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر قرآن و حدیث کی روشنی میں ہر عمل میں طہارت و پاکیزگی، نفاست، لطافت، ترتیب و سلیقہ، نظم و ضبط اور حسن و جمال پر زور دیا گیا ہے۔ 'اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَیُحِبُّ الْجَمَال' یعنی اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی وحُسن سے محبت کرتا ہے کے فرمانِ نبوی کے مطابق نفاست پسند انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب قرار پاتا ہے۔ شاعرِ مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے فلسفہ خودی کا مفہوم بھی یہی ہے کہ انسان کی ذات ہر قسم کی کدورت و نفرت، رذالت، بغض و حسد سے پاک اور ہر قسم کی لطافت و نفاست اور حسن و جمال سے آراستہ و پیراستہ ہو۔ قرآن حکیم نے اس نکتے کو صِبْغَةَ اللّٰهِ یعنی اُلوہی رنگ قرار دیا ہے۔

ایک عالمِ دین، فقیہ، مفکر اور مفسر کے لیے لطافت و نفاست اور ذوقِ جمالیات سے مزّین ہونا اَز حد ضروری ہے۔ مصنف اور قلم کار کے لیے فنی اور ادبی لطافت و نفاست درکار ہے، جب کہ فکر و نظر سے کام لینے والوں کے لیے فطری اور سماجی جمالیاتی ذوق کی ضرورت ہے۔

دیگر اوصاف کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فطرت میں لطافت و نفاست اور جمالیات کا عنصر بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ ان کی طبیعت لطیف اور قلب حسّاس ہے اور ان کی روح عظیم الشان حسن و جمالیت کے نصب العین کی علم بردار ہے۔ ان کا قیام و طعام، رہن سہن، لباس، سواری اور تحریر کرنے کے لیے قلم غرض ان کی ہر چیز سے نفاست جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری بچپن سے لے کر تاحال نفاست و نظافت کے بہترین نمونہ رہے ہیں۔ ان کی زندگی میں ان کے علاوہ کوئی اور معیارِ نفاست و نظافت نہ تھا، نہ ہے۔ ان کا نفاست کا معیار تنگ دستی اور خوش حالی ہر حال میں اَعلیٰ ترین رہا ہے۔

۲۔ اَشیاء کے اِستعمال میں حسنِ نظم و ضبط:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مزاج میں اشیاء کے نظم و ضبط کی نفاست بھی اعلیٰ درجے کی ہے۔ وہ نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو جب تک بیڈ شیٹ دوبارہ سے عمدہ طریقے سے بچھا نہ لیں، اس وقت تک مطمئن نہیں ہوتے۔ جب اَہلِ خانہ میں سے کوئی موجود ہوتا ہے تو وہ ان کے گھر کا بستر درست کر دیتے ہیں۔ مگر کئی بار یہ مشاہدہ کیا گیا کہ اگر کوئی موجود نہ ہو تو وہ اپنا بستر خود درست کر لیتے ہیں۔ بعد ازاں میز پر رکھی گئی تمام اشیا نظم و ترتیب سے رکھ کر اپنے معمولات کی ابتدا کرتے ہیں۔ انہوں نے خواہ جتنی بھی جلدی تیار ہو کر نکلنا ہو، وہ ہر چیز کو اس کی مناسب جگہ پر رکھ کر نکلتے ہیں۔ اس پر انہیں بخوبی یاد ہوتا ہے کہ میں نے فلاں چیز فلاں جگہ میں رکھی ہے اور اگر وہاں موجود نہ ہو تو پوچھتے ہیں کہ وہاں سے کہاں چلی گئی ہے؟ بعد ازاں معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے ادھر ادھر کر دی تھی۔ غرض ہر چیز کو باقاعدہ جگہ پر نظم و ضبط سے رکھتے ہیں۔ ان کے ہاں عام روز مرّہ کے مشاہدات کی طرح بے ہنگم زندگی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ انہیں بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ میرا sleeping dress کہاں ہے؟ عام روزمرہ کا لباس کہاں ہے؟ lense cleaner کہاں رکھنا ہے اور عینک کی کون سی جگہ ہے؟ جب وہ گھر آ کر لباس تبدیل کرتے ہیں تو اُسے اپنی جگہ پر wardrobe میں رکھتے ہیں۔ اسی طرح اپنی

ٹوپی یا عمامہ شریف کو مقررہ جگہ پر موزوں طریقے سے رکھتے ہیں۔ وہ کسی کو حکم نہیں دیتے بلکہ پیار سے فرما دیتے ہیں مگر پھر بھی کوئی شے نفاست و نظافت کے منافی دیکھتے ہیں تو خود جا کر باقاعدہ مناسب طریقے سے رکھ دیتے ہیں!

اسی طرح اگر کسی شخص کے ٹوپی پہننے کا انداز درست نہ ہو یا وہ میلی ہو تو وہ توجہ دلاتے ہیں۔ اپنے گھر والوں اور عزیز و اقارب میں سے کسی کی عینک پر دھبے دیکھ لیں تو اسے تنقیدی انداز میں نہیں فرماتے کہ آپ عینک صاف کیوں نہیں کرتے؟ بلکہ شفقت بھرے انداز میں سمجھا دیتے ہیں۔ اور تربیت کی غرض سے اپنی جیب سے Lense Cleaner نکال کر خود عینک صاف بھی کر دیتے ہیں تاکہ آئندہ وہ خود اپنی جیب میں اپنا لینز کلینر رکھے۔ وہ کسی پر زبردستی کوئی چیز مسلط نہیں کرتے بلکہ جہاں تک ممکن ہو حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے پہلے خود اپنی اصلاح فرماتے ہیں اور پھر دوسروں کو ترغیب دیتے ہیں۔

۳۔ اَخلاقِ حسنہ اور جود و سخا کے پیکر:

حضور شیخ الاسلام طبعاً خوش خُلق، دریا دل اور جود و سخا کے پیکر اتم واقع ہوئے ہیں۔ اُن کی صفتِ جود و سخا سے اپنے پرائے سب فیض یاب ہوتے ہیں اور آپ کی یہ صفت ایسی ہے کہ اسراف و تبذیر کا شائبہ تک بھی نہیں ہوتا۔ آپ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے ہیں تو اہلِ خانہ اور اعزا و اقارب کے لیے تحائف بھی لاتے ہیں۔ آپ کے چاہنے والے اگر آپ کے لیے تحائف لے کر آئیں تو آپ اُن تحائف کو اپنے یا گھر کے استعمال میں لانے کے بجائے ملازمین و خدام میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ آپ کے اخلاقِ حسنہ کی کیفیتِ جود و سخا میری ازدواجی زندگی کے روزِ اول سے ہی ہے، البتہ وقت کے ساتھ نورانی نکھار اور برکت میں فیوضاتِ اخلاقی کا اضافہ ضرور ہوا ہے۔

۴۔ اَخلاقِ حسنہ کی عائلی زندگی پر اثر انگیزی:

حضور شیخ الاسلام کے خُلقِ بے مثل کی اثر انگیزی نہ صرف گھر میں اَہل و عیال کے ساتھ مثالی ہے اور جہاں بحیثیت سربراہِ خاندان آپ کے اخلاقِ حَسنہ کے مثبت اثرات اَہلِ خانہ کی زندگیوں کے ہر پہلو میں نمایاں نظر آتے ہیں وہاں قریبی و بعیدی اعزا و اقارب، تحریکی رُفقاء و اراکین اور چاہنے والوں کی حیات میں بھی نمایاں طور پر کارفرما ہیں اور سب آپ کی سربراہی کی کامل و ہمہ جہت حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔

۵۔ اَہلِ خانہ کے لیے ہمہ جہت اَخلاقی رواداری اور خوش طبعی:

آپ کی عائلی زندگی کا ہر پہلو اخلاق اور رواداری کا حسین امتزاج ہے۔ آپ کا اَخلاقی رویہ مکمل دل دوز اور محبت آفریں ہے، جسے ہم قطعی طور پر فراموش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ کا خُلق فقط وعظ و نصیحت تک محدود نہیں، بلکہ آپ کا اخلاق ''عملی اخلاق حسنہ'' ہے۔

حضور شیخ الاسلام کی خوش طبعی اور خوش خلقی عائلی زندگی میں بالخصوص بچوں اور نواسے نواسیوں اور پوتے پوتیوں کے لیے خاص فرحت بخش ہے۔ ہمہ وقت آپ کا متبسم چہرہ صبحِ نور کی طرح عیاں ہوتا ہے۔ بے پناہ مصروفیات کے باعث اندرون و بیرون پاکستان تحریکی اور علمی سرگرمیوں کے باعث اوائل دور میں فیملی کو اکثر کم وقت دے پاتے تھے! اور جب کچھ وقت ان کے لیے مخصوص فرماتے تو اتنی کشادگی، فرحت و ندرت اور خندہ پیشانی کے ساتھ ہمہ جہت وقت گزارتے کہ ہر بچہ یہ حُسنِ ظن رکھتا ہے کہ ابو جی، قبلہ میرے ساتھ زیادہ محبت فرماتے ہیں حالانکہ محبت تو سب کے لیے مساوی ہوتی ہے۔ یہ قبلہ قائد محترم کی طبعِ دلستانی اور حُسن خُلق کی سحرانگیزی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضور شیخ الاسلام ہمیشہ سے گھر میں سب سے چھوٹی باجی کو پیار سے ''میری مما'' کہہ کر مخاطب فرماتے۔ پہلے جب خدیجہ باجی چھوٹی تھیں تب انہیں ایسا فرماتے تھے اور اب مروہ باجی جو میرے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر حسین محی الدین کی صاحبزادی اور ہماری پوتی ہیں انہیں اس پیار بھرے انداز سے یاد فرماتے ہیں۔ یہ ہمیشہ سے حضور شیخ الاسلام کا معمول تھا جس کا ہم مشاہدہ کرتے چلے آ رہے تھے مگر ہمیں اس پیار بھرے انداز میں چھوٹی باجیوں کو ''مما'' کہہ کر شفقت برتنے کی سمجھ نہیں آتی تھی کیوں کہ یہ روایت اور واقعہ ہماری نظر سے نہیں

گزرا تھا۔ کچھ ہی عرصہ قبل یہ بات اتفاق سے اُس وقت واضح ہوئی جب حضور شیخ الاسلام نے حلقات التربیہ کے تحت صحیح بخاری شریف کے دروس شروع کیے اور ابتدائی خطابات میں سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کے بارے میں سیدنا امام بخاری کے عقیدے کا ذکر کیا۔ پھر اُس میں سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کے اُس لقب کا بھی ذکر کیا کہ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کو ''أم أبیھا'' یعنی اپنے بابا کی مما کہا جاتا تھا۔

اس سے ایک بات یہ بھی سمجھ آئی اور جس کا میں ہمیشہ سے مشاہدہ بھی کرتی تھی اور محسوس بھی کہ حضور شیخ الاسلام کو اللہ رب العزت نے آقا ﷺ کی سیرتِ طیبہ، اُسوۂ حسنہ اور اَخلاقِ حسنہ کی متابعت کا فیض عطا کیا ہے۔ اس لیے میں نے آپ کی کوئی ادا، عمل اور عادت شاید ہی ایسی دیکھی ہو کہ جس کی کوئی اصل آقا ﷺ کی سنتِ طیبہ سے نہ ملتی ہو۔ یہ خطاب سننے کے بعد عقدہ حل ہوا کہ حضور شیخ الاسلام کے پیار و شفقت کا جو انداز بچوں بچیوں سے ہے، وہ انداز کہیں نہ کہیں آقا ﷺ کی سنت کی پیروی میں ضرور ہوتا ہے۔

۶۔ تربیت، نصیحت اور اصلاح میں مشفقانہ پہلو کا غلبہ:

حضور شیخ الاسلام جب کسی کو تربیتی و اصلاحی پہلو میں نصیحت فرماتے ہیں تو خاص مشفقانہ انداز اپناتے ہیں جس سے طبیعت کی دلکشی اور دلنوازی نمایاں جھلکتی نظر آتی۔ جس طرح ہلکی بارش زمین کو سیراب کر کے دانے میں بالی اُگنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے بالکل اسی طرح حضور شیخ الاسلام کی مشفقانہ و ہمدردانہ نصیحت دل کی بستی کو حُبِ الٰہی و حُبِ رسول ﷺ سے سیراب کرتی ہے۔ مگر آپ کی اس شفقت کے ساتھ آپ کی شخصیت کا رُعب بھی ہمیشہ قائم رہتا۔ آپ کا یہی مشفقانہ انداز اب پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کے لیے بھی ہے۔

۷۔ بطورِ بیوی حُسنِ سلوک روا رکھنا بے مثل ہے:

بحیثیت شوہر! حضور شیخ الاسلام کا کردار انتہائی مثالی و بے مثل ہے۔ خصوصی اعتماد، ہمہ وقت حوصلہ افزائی اور بطورِ خاتونِ خانہ'' فیملی کی مجملہ ذمہ داریوں کے بطریقِ احسن سرانجام دینے پر پورے خاندان کے احباب کے روبرو قبلہ شیخ الاسلام کا صمیمِ قلب سے اِظہارِ مسرت اور اِظہارِ اِطمینان کرنا اور اپنی انقلابی جد و جہد میں اہلِ خانہ کی عملی خدمات کو ہمہ وقت سراہنا آپ کا عظیم الشان خلق ہے! جس کی مثال خال خال ہی ملتی ہے۔ یہ کہنا بالکل حق بجانب ہوگا کہ دیگر گوشوں کی طرح حضور شیخ الاسلام کی ازدواجی زندگی انتہائی پُرمسرت اور سنتِ مصطفوی کی عکاس ہے! ہمیشہ اعلیٰ ازدواجی زندگی پر اظہارِ اطمینان اور تشکر فرماتے ہیں اور میری ہمہ وقت حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

۸۔ اَعزا و اقارِب سے حسنِ سلوک:

حضور شیخ الاسلام کی طبیعت خُلقِ عظیم کی صفتِ صلۂ رحمی کا حسیں شاہکار ہے۔ آپ اپنے اعزاو اقارب سے نہ صرف حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں بلکہ اُن کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھتے ہیں اور اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود انہیں وقت بھی دیتے ہیں۔

ہماری والدہ محترمہ جو آپ کی چچی جان بھی ہیں لیکن اپنی عظیم طبعی روحانیت اور اپنائیت کے باعث اُنہیں خوش دامن نہیں بلکہ سگی ماں کہتے اور سمجھتے ہیں۔ کینیڈا سے بالخصوص باقاعدگی کے ساتھ والدہ محترمہ کی طبیعت معلوم اور خیریت دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خلقِ اعلیٰ کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دور و نزدیک کے رشتہ داروں کی بیمار پرسی فرماتے ہیں اور جب بیرونِ ملک ہوں تو پھر ٹیلی فون پر اکثر سب سے رابطے میں رہتے ہیں۔ دکھ سکھ میں سب کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

قائدمحترم کا حسن خلق ہی ہے کہ والد صاحب کے وصال کے بعد بہن بھائیوں کو حقیقی والد کی محبت عطا کرتے آرہے ہیں۔ ان کی جملہ ذمہ داریاں بطریق احسن 1974ء سے نبھا رہے ہیں یعنی کہ جب آپ کے والد گرامی حضرت فرید ملّتؒ کا وصال ہوا تھا۔ آپ کی شفقتِ پدری ہمہ وقت ان کے ہم نشین ہے۔ گویا حضور شیخ الاسلام کی عائلی زندگی کے بہت سے بے مثال گوشے ہیں جن پر گفتگو کی جا سکتی ہے مگر تنگیِ صفحات کے پیشِ نظر ان چند پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

تو مکتبِ عشق کا امام ہے
صبر و قناعت تیرا نصاب

محمد شفقت اللہ قادری

میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
جس نے تجھے جنم دیا اُس پارسا حور ماں کو سلام
جس صبحِ نَو تو نے جنم لیا اُس صبحِ نورِ ظہور کو سلام
جس نے دامنِ فرید میں چار سو روشنی بکھیر دی
اُس دن کے آفتابِ ضوفگن اُس شب کے ماہ منیر کو سلام
جس گھڑی آنگن خورشید میں ماہِ لِقا جلوہ گر ہوا
اس صبحِ نور فشاں اس ماہِ تمام کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
جس نے ظلمت کے سارے ماہِ نخشت ماند کردیے
اُس آدم شناس قائد عظیم المرتبت کی دانست دانش کو سلام
جس شمعِ علم نور کو روشن خود خدا کرے
گنبدِ خضرا جس پر سایہ فگن رہے اس پناہ گزین کو سلام
حسین جمیل سب تجھ سے حسن کمال مستعار لیں
اے ماہِ کامل تیرے حسن جمال کے اس معیار کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
اک عالم تیری شہرۂ آفاق ہستی میں ہے گم میرے قائد
تیری حقیقت ہے آفاقی تیری ہستیِ عالمگیر کو سلام
تیرے لہجے میں حلاوت تیری طلعت پہ فرشتوں کا تبسم عیاں
تیرے انداز بیاں کو سلام تیرے معصوم تبسم کو سلام
تیری ندرت طبعی اور تیری سانسوں میں خوشبو پھیلی ہے چار سو
اے نجیب الطرفین قائد تیری جرات تیری امامت کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام

ما حاصل ہے تو دعائے علاؤ الدینؒ وفرید الدینؒ اے قائد
تو تو دعائے قبول ہے تیری مستجابی کو سلام
تو عشق کا شاہین ہے تیرا بسیرا ہے سایہ گنبد خضرا
تیری پرواز کو سلام تیری توقیر کو سلام
تو عشق کا سدرۃ المنتہٰی اور سدرہ نشین تیرا گواہ
تیرے گواہِ صدیق کو سلام تیری انتہا کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
تو سفیر امن تو خطیب اَجل تو مجددِ رواں صدی
تیرا فیصلہ اٹل تو للکارِ بے مثل تیری شجاعت کو سلام
تو بے کسوں کی ندا تو حوا کی ردا تو ماؤں کی دعا
تو خیراتِ مصطفیٰ تیری عطا کو سلام تیری وفا کو سلام
تو علم کا آسماں تو فضل کا سائباں محبتوں کا ترجمان
تیرے جود و سخا کو سلام تیری وسعت عطا کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
تو امت کا خیر خواہ تیری نگاہ بلند سخن دلنواز
تیری سخن وری کو سلام تیری نگاہِ بلند کو سلام
تو اہل بیت کا ہے کرم تو ہے امت کا بھرم
تیرے کرمِ اُتم کو سلام شرم اُتم کو سلام
مظلوموں کے عالم پناہ امن کے سفیر بے کسوں کے داتا
قائد تیری پناہِ ناز کو سلام تیرے پناہ گزینوں کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
تیری صورت سیرت ہے پُر شکوہ تیرے عشاق کو ناز ہے

تیری خوب صورتی کو سلام تیری خوب سیرتی کو سلام
تیری ذہانت فطانت کے قصے پھیلے ہیں چار سو
تیرے چاہنے والوں کو سلام تیرے ماننے والوں کو سلام
تو مشرق تا مغرب ہے چھا گیا تو سراغ زندگی ہے پا گیا
محبت تیری ہے امام تیرے بخت کو سلام تیرے کشف کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
میری قوم کے محافظ اے اسلام کے سپہ سالار
تیری پاسبانی کو سلام تیرے پاس انفاس کو سلام
تو مکتبِ عشق کا امام ہے صبر و قناعت تیرا نصاب
تیری قیادت کو سلام تیری انمول سیادت کو سلام
تو شناور ہے بحرِ عشق کا کئی ڈوبے تیری نگاہ میں ہیں
تیری شناوری کی قسم تیری نگاہ طہور کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
تو اقبال کا ہے مردِ مومن تیری خودی بے مثل ہے
تیرے جمال میں تمکنتِ لاہوتی تیرے حسن لازوال کو سلام
تیری جبینِ ناز کو سجدوں سے نہیں فرصت ہر دم
تیری آہ و فغان نیم شبی تیری سجدہ جبینی کو سلام
تیرا عشق غالب ہے تیری عقل پر تیرا علم تابع ہے عقل کے
اے مسیحائے دوراں تیرے عشق کو تیرے علم کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
تو ساقیِ شراب عشق ہے تو جسے چاہے بھر بھر عطا کرے
تیرے میکدے کو سلام تیری صبوحیِ عشق کو سلام
تجھے دسترس ہے تسخیر قلوب پر اللہ ہے تیرا نگہبان
تیری رفعتِ کمال کو سلام تیرے اقوال افعال کو سلام
تیرا جاہ جلال ہے عکس جبروتی تیرا تبسم ہے مالکوتی
تیرے جاہ جلال کو سلام تیرے تبسم کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
جس نے سارے عالم کو حیران خاموش کردیا
اس صاحب کردار لاثانی گفتار عجب شاہ سوار کو سلام
جس نے غلافِ کعبہ تھام کے مستجاب الدعوات طاہر مانگ لیا
اِس کامل مستجیب کو اُس انوکھے مستجاب کو سلام
جس نے عشق کے فاصلے سارے اک جست میں طے کیے
اس راہ نوردِ عشق کی سُبک رفتاری کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
جس نے ضرب حق سے فرعونیت کے بت سارے پاش پاش کردیئے
اس فریفتۂ رسول اُس مستحب یزداں کو سلام
اے مستحب مولا فریدالدین تیری عظمتِ نوشتہ کو سلام
تیری صبحِ ضوء فشاں کو تیری شبِ تاباں کو سلام
تیرے حسین بچپن تیرے کمال لڑکپن تیرے شباب کو سلام
تیرے مکتب تیرے مسکن تیرے جھنگ کے گلی کوچوں کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
جس نے دامنِ فرید میں چار سو اک روشنی بکھیر دی
اُس دن کے آفتابِ ضوء فگن اس شب کے ماہ منیر کو سلام
جس برس عالم ناسوت میں اک طائرِ لاہوت نے جنم لیا
اس گھڑی اس دن اس ماہ سال اس صدی کو سلام
جس نے بدی کے بت سارے پاش پاش کردیئے
اس مصلح اس نجات دھندہِ عوام کی جرات کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
جس نے قلوب و اذہان میں رکھے نفرتوں کے بت گرادیئے
اس منارہِ محبت اس استعارہ اسلام کو سلام
جب کعبہ میں بت پڑے تھے تو نورعلی نور نے سارے گرادیئے
کدورتوں کے بت جس عاشق رسول نے گرادیئے اس کی عظمت کو سلام
جس نے غفلت میں خوابیدہ قوم کا سویا مقدر جگا دیا
اس آذاں دھندہِ حق اس صاحب ایمان کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام
تو سفینہِ عشق کا ناخدا بخدا ہمیں چھوڑنا نہ منجدھار میں
ہماری جفا کو نہ دیکھ تیری وفا کو سلام تیرے خدا کو سلام
ما حاصل ہے تو دعائے علاؤالدین فریدالدین آئے قائد
تُو دعائے قبول ہے تیری مستجابی کو سلام
جس کی ولادت پہ عرشیوں نے بھی بلائیں لیں شفقت
اِس عاشقِ ساقیِ کوثر اس مسافرِ کربلا کو سلام
میرے طاہر تجھے سلام، ملے تجھے دوام، طاہر تجھے سلام

☆☆☆☆☆

عمرِ رفتہ اور عروجِ شیخ الاسلام

نصب العین کے حصول کی لگن اور جہدِ مسلسل انسان کو ضعیف نہیں ہونے دیتی

مسز فریدہ سجاد، انچارج ویمن سیکشن (FMRi)

سلسلہ تعلیمات اسلام کے چودھویں پراجیکٹ بعنوان ''عمر رسیدہ افراد کے مسائل اور ان کا حل'' کے موضوع پر کام کے دوران کئی کُتب کی ورق گردانی، سروے اور ریسرچ مجھے اس نتیجے پر لے آئی کہ انسان کے جسمانی قویٰ مرورِ زمانہ کے ساتھ مضمحل ہوتے جاتے ہیں۔ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی صلاحیتوں پر کمزوری غالب آنے لگتی اور یادداشت کمزور ہونے لگتی ہے۔ مصروفیات محدود ہونے کی وجہ سے تنہائی کا شکار انسانی ذہن پریشانیوں اور اندیشہ ہائے دور دراز کی آماج گاہ بن جاتا ہے، جس سے انسان میں بعض اوقات مردہ دلی، مایوسی اور نااُمیدی بھی جنم لیتی ہے۔

انسان کی ذہنی اور جسمانی زوال پذیری کی حقیقت ایک خلش بن کر میرے قلب و ذہن کے نہاں خانوں میں گردش کرتی رہی۔ اسی ادھیڑ بن میں اچانک میری سوچ کا دھارا 70 سالہ ایک عظیم شخصیت کی طرف چلا گیا، تو میں ورطۂ حیرت میں مبتلا ہوگئی کہ عروج سے زوال کا یہ اصول اس عظیم شخصیت پر صادق ہی نہیں آتا، بلکہ فضلِ الٰہی سے گزرتی عمر اس پیکرِ انسانی کی ظاہری و باطنی شخصیت پر زوال کے بجائے مزید نکھار اور عروج لا رہی ہے۔ یوں 19 فروری 2021ء قائد ڈے کے موقع پر ''عمرِ رفتہ اور شیخ الاسلام کا عروج'' میرے آرٹیکل کا عنوان بنا۔ راقمہ زیرِ نظر آرٹیکل میں چند ایسی علامات مثلاً نصب العین کے حصول کی لگن، ظاہری اور باطنی حسن، مضبوط قوتِ ارادی، قوتِ حافظہ اور قوتِ استعداد میں بتدریج کمی کا تذکرہ کرے گی کہ جن کے ظاہر ہونے سے ایک عام انسان کا عروج سے زوال کی طرف سفر شروع ہوتا ہے، جب کہ شیخ الاسلام کی شخصیت عمر گزرنے کے ساتھ زوال کی بجائے جانبِ عروج محوِ پرواز ہے۔

ا۔ نصب العین کے حصول کی لگن

اِنسان کی زندگی میں کامیابی کا معیار اُس کے طے کردہ مقصد اور نصب العین کا حصول ہے کہ وہ اس کے حصول میں کس قدر کام یاب ہوا ہے۔ ہر انسان اپنی زندگی کے عالمِ شباب میں تو اس مقصد کے حصول میں جان توڑ کوشش کرتا ہے، لیکن بالعموم عمر ڈھلنے کے ساتھ اس کا مقصد حیات اور نصب العین کے حصول کا جذبہ مفقود ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی قدرتی وجہ عمر بڑھنے کے ساتھ ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں میں کمی کا آنا اور زندگی کے تلخ حقائق اور مشکلات کا ادراک ہوتا ہے لیکن شیخ الاسلام کی شخصیت پر طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ، سیرت مصطفویﷺ سے مستنیر آپ کا مقصدِ حیات اور نصب العین کے حصول کا جذبہ روزِ اوّل کی طرح آج بھی اُسی طرح قائم و دائم ہے۔

شیخ الاسلام نے اپنی زندگی کا جو مطمعِ نظر اور نصب العین اپنے سامنے رکھا، وہ قرآن و سنت کے افکار کی اتباع پر مبنی فروغِ علم وشعور، اِصلاحِ اَحوالِ اُمت اور ترویج و اِشاعتِ

اِسلام پر مشتمل تھا۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں شیخ الاسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ وعدہ کیا تھا کہ میں جس مقصد کے لیے جیوں گا اور مروں گا اور جسے میں اپنا نصب العین سمجھوں گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور نبی اکرم ﷺ کی توجہات اور عنایات کے طفیل اپنی زندگی میں ایسی جد و جہد کرنا ہے کہ جس سے اِسلام کی عظمتِ رفتہ بحال ہو، اَخلاقی و روحانی اَقدار کا اِحیاء ہو جائے، فکری اور نظریاتی افکار کا جمود ٹوٹ جائے۔

عموماً رسیدگی کے ساتھ انسان کے اعلیٰ مقاصد اور عزائم کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں، جب کہ شیخ الاسلام کی زندگی میں ان کا نصب العین وقت کے ساتھ ساتھ مزید واضح، مستحکم اور مؤثر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آپ اپنے علم و عمل سے اسلام کا حقیقی پیامبر بن کر اپنے اس وعدہ کو پورا کرنے میں سرگرمِ عمل ہیں اور پوری دنیا شاہد ہے کہ کس طرح آپ نے اسلامی تعلیمات کی جدید، متوازن، مثبت، پُرامن اور جمہوری تعبیر کی اور اسلام کی اعتدال پر مبنی فکر کو چہار دانگِ عالم پہنچا رہے ہیں۔

۲۔ ظاہری اور باطنی حسن

انسان کے پاس ظاہری اور باطنی حسن کا ہونا اللہ کا خاص فضل ہے۔ ظاہری حسن کا تعلق انسانی شخصیت یا چہرے کے نقش و نگار سے ہوتا ہے جب کہ باطنی حسن کا تعلق انسانی کردار، فضائل، عادات و اطوار اور اس کی فطرت سے ہوتا ہے۔ عمر ڈھلنے کے ساتھ خوبصورت، حسین، وجیہ، خوش نما اور بارعب چہروں کا ظاہری حسن ماند پڑ جاتا ہے اور ان کی خوبصورتی ڈھلتی چلی جاتی ہے۔ تاہم باطنی حسن ہمیشہ انسانی شخصیت کا خاصا رہتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جب شیخ الاسلام کی طلسماتی شخصیت پر نظر دوڑائی جائے تو وقت اور عمر ڈھلنے کے ساتھ ساتھ آپ کے باطنی حسن کی طرح آپ کا ظاہری حسن بھی زوال پذیری کی بجائے عروج کی جانب گام زن نظر آتا ہے اور یہ آپ پر اللہ کا خاص فضل و کرم ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ. (المائدہ:۵: ۴۵)

یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں 24 فروری 2012ء کو معروف ادیب و تجزیہ نگار حسن نثار نے شیخ الاسلام کے بارے میں اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے آپ کی خوبصورتی کا تجزیہ بڑے حسین پیرائے میں کیا ہے، جو کہ نذرِ قارئین ہے:

’’میں اکثر اپنے دوستوں کے ساتھ یہ بات کرتا ہوں کہ ہم نے سوشل میڈیا کے ذریعے صرف پاکستان کے ہی نہیں، بلکہ پوری دنیا کے حسین ترین لوگ دیکھے ہیں۔ جن کے چہرے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بجھ جاتے اور معدوم ہو جاتے ہیں۔ کتنا ہی بڑا handsome آدمی کیوں نہ ہو اور اسے اللہ تعالیٰ نے لمبی عمر بھی دی ہو مگر وہ ایک خاص عمر کے بعد پہچانا نہیں جاتا، اس کی خوبصورتی متاثر ہو جاتی ہے اور ہر ایک پر یہ بات اب تک میں نے بالکل fit بیٹھے دیکھی ہے۔ لیکن ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا بڑا ہی rare phenomenon ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بتدریج ان کے چہرے پر زیادہ خوبصورتی، زیادہ ملاحت، زیادہ نکھار اور زیادہ حسن آیا ہے اور یہ لاکھوں، کروڑوں لوگوں میں بہت rare کوئی ایک آدمی ہی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو وقت مدہم نہیں کرتا بلکہ اسے جلا بخشتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ ڈاکٹر صاحب کا 18، 18 گھنٹے خدمتِ دین کا کام کرنا ہے۔‘‘

۳۔ قوتِ اِرادی

قوت اِرادی دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ودیعت کی گئی ایک معجزاتی قوت ہے۔ جو انسان اپنی اس کرشمہ ساز قوت کو بتدریج develope اور improve کر کے کسی کام کو کرنے کا عزمِ مصمم کر لیتا ہے، وہ اللہ کی توفیقِ خاص سے کامیابی کی راہ پر گام زن ہو جاتا ہے۔ یہ توفیقِ خاص اُسی کو ملتی ہے جو بارگاہِ اِلٰہی میں منتخب کیا جا چکا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ. (الشوری، ۴۲: ۱۳)

اللہ جسے (خود) چاہتا ہے اپنے حضور میں (قربِ خاص کے لیے) منتخب فرما لیتا ہے۔

عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام کی شخصیت پر یہ بات صادق نظر آتی ہے کہ آپ کو خدمتِ دین کے اہم فریضہ کے لیے نہ صرف چنا گیا ہے بلکہ آپ کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل کے لیے آپ کو تمام ذہنی، فکری، عملی اور روحانی استعداد ودیعت کی گئی ہیں۔ اس مقدس فریضہ حیات کی احسن طریقے سے انجام دہی کے لیے آپ کو کردار کی تمام اَعلیٰ و ممتاز خصوصیات کے ساتھ ساتھ بہترین قوتِ ارادی سے بھی نوازا گیا ہے۔ اگرچہ آپ کو قرآنی تعلیمات اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے اپنی جد و جہد میں نتیجہ خیزی کا یقینِ کامل میسر ہے، لیکن عہدِ پُرآشوب کے نامساعد اور کٹھن ترین حالات میں بھی کبھی آپ کے پایۂ استقلال میں کوئی لغزش نہیں آئی۔

شیخ الاسلام کی 70 سالہ زندگی کا بغور جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ تجدید و اِحیاء دین کی جد و جہد میں آپ کو بہت سی مشکلات، مزاحمتوں اور جان لیوا تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کسی نے اپنی مذہبی سیادت کی بقاء کے لیے، کسی نے اپنی نام نہاد انقلابی راہ بَری کے لیے، کسی نے اپنی فرقہ وارانہ سرداری کے لیے، کسی نے مسلکی صدارت کے لیے اور کسی نے اپنی ناکام فکری قیادت کے تحفظ کے لیے آپ کی قیادت کے نقوش مٹانے کی بھرپور کوشش کی۔ اسی سلسلہ میں آپ کی کردارکشی کی بڑے منظّم اور مربوط انداز میں مہم چلائی گئی، طعن و تشنیع کے تیر برسائے گئے، عیب جوئی کے نئے نئے حربے تلاش کیے گئے اور اس مقصد کے لیے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بے پناہ وسائل جھونک دیئے گئے۔ مگر مخالفین اور شرپسند عناصر کی تمام تر کاوشیں اور مخالفتیں بے سود ثابت ہوئیں۔ بے جا مخالفت کی آندھیاں آپ کے راستے کی نہ تو رکاوٹ بنیں اور نہ ہی مخاصمت کے طوفان۔ بلکہ آپ نے درپیش مشکلات، مزاحمتوں اور جان لیوا تکالیف کا جس عزم اور حوصلہ کے ساتھ سامنا کیا، وہ آپ کی بے مثال قوتِ اِرادی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

۴۔ قوتِ حافظہ

غیر معمولی شخصیات حیرت انگیز ذہانت و فطانت کے ساتھ ساتھ اَعلیٰ قوتِ حافظہ کی بھی مالک ہوتی ہیں۔ شیخ الاسلام کی یہ صلاحیت بھی اوائل عمری سے ہی نمایاں ہے۔ بچپن میں آپ جو بھی مطالعہ کرتے یا کسی کتاب پر ایک نگاہ ہی ڈال لیتے تو وہ سب کچھ آپ کی لوحِ ذہن پر مرتسم ہو جاتا۔ شیخ الاسلام کی مثالی یادداشت کا عالم یہ ہے کہ بسا اوقات ایک ایک خطاب میں قرآن مجید، احادیثِ نبویہ اور دیگر کتب کے بیسیوں حوالہ جات زبانی بیان کر دیتے ہیں۔

راقمہ کا یہ مشاہدہ رہا ہے کہ آج سے کم و بیش 24 سال قبل آپ کے لیکچرز بعنوان ''دروس الشفاء'' میں کئی بار شیخ الاسلام نے ایسے حوالہ جات دیے جو انہوں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں پڑھے تھے۔ اسی طرح آپ کی قوتِ حافظہ سے متعلق بیسیوں واقعات ایسے ہیں جن کا عینی مشاہدہ خواص اور عام کر چکے ہیں اور وہ برملا اس کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن آپ کی اس خصوصیت کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ فطری طور پر جہاں لوگوں کی قوتِ حافظہ عمر ڈھلنے کے ساتھ ساتھ زوال پذیر ہوتی چلی جاتی ہے، وہاں شیخ الاسلام کی قوتِ حافظہ عمر رفتہ کے باوجود بھی عروج پر نظر آتی ہے۔ ایسے ہی حیرت انگیز دو واقعات پیش کیے جا رہے ہیں:

ا۔ محمد فاروق رانا (ڈائریکٹر FMRi) نے شیخ الاسلام کی قوتِ حافظہ کے بارے میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا:

جولائی 2006ء کے اَواخر میں ہونے والے سہ روزہ ''دورہ صحیح البخاری'' کے خطاب سے قبل رات تین بجے شیخ الاسلام نے برمنگھم سے فون پر یہ ہدایات فرمائیں کہ القادریہ 299 کے اسٹڈی روم میں ایک کتاب ''**بغية الرائد فی شرح العقائد** '' موجود ہے، جس کا مطالعہ انہوں نے بچپن میں پڑھی جانے والی ابتدائی کتب میں کیا تھا۔ اس میں فلاں فلاں صفحہ پر یہ یہ حوالہ جات موجود ہیں۔ لہٰذا کتاب کے متعلقہ صفحات اسکین کروا کر فوری طور پر بذریعہ ای میل برمنگھم بھیج دیے جائیں۔ تعمیلِ اِرشاد میں اُسی وقت القادریہ ہاؤس کے اسٹڈی روم کے ذخیرہ کتب کو کھنگال کر یہ کتاب حاصل کی گئی، تو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے فون کال میں جن جن صفحات کی طرف اشارہ فرمایا تھا، من وعن اُنہی صفحات پر متعلقہ حوالہ جات موجود

تھے۔ اِسے ہم کرامت بھی کہہ سکتے ہیں لیکن درحقیقت یہ آپ کی قوتِ حافظہ، کتاب کے ساتھ پختہ تعلق اور بے پناہ محبت کی غماز اَن گنت مثالوں میں سے ایک ہے۔

۲۔ اسی طرح محررہ کی شیخ الاسلام کی قوتِ حافظہ سے متعلق آپ کے پرسنل ریسرچ اسسٹنٹ محمد ضیاء الحق رازی صاحب سے 14 جنوری 2021ء کو گفت وشنید ہوئی، جس پر انہوں نے 2 یا 3 جنوری 2021ء کو کینیڈا میں رُونما ہونے والا واقعہ کچھ یوں بیان کیا:

''میں شیخ الاسلام کی صحبت میں تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے موئے مبارک کے مقدس تذکرے سے قلوب و اَذہان کو منوّر کرکے ذوقِ ایمانی کی تسکین کا ساماں ہو رہا تھا۔ دورانِ گفت گو شیخ الاسلام نے آج سے 50 یا 55 سال قبل اپنے زیرِ مطالعہ کتاب سے پڑھا گیا وہ واقعہ بیان فرمایا، جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی کتاب ''اَنفاس العارفین'' کے صفحہ 40 اور 41 پر درج تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ اس واقعہ کا حوالہ اصل کتاب سے confirm کر لیں۔ میں نے فوری طور پر لاہور میں محمد فاروق رانا صاحب سے رابطہ کیا کہ فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi) میں مکتبہ فریدیہ قادریہ کی کتاب ''اَنفاس العارفین'' کے صفحہ 40 اور 41 کو اسکین کر کے بھجوائیں۔ اِس اِثناء میں، میں نے انٹرنیٹ سے کتاب کا فارسی version بھی download کرکے اس کا مطلوبہ صفحہ دیکھ لیا۔ انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ کی گئی کتاب کے متعلقہ صفحات اور FMRi سے موصولہ اسکین شدہ صفحات کو دیکھنے کے بعد میری حیرت کی کوئی اِنتہا نہ رہی کہ کتاب کے صفحہ نمبر 40 اور 41 پر وہ پورا واقعہ من وعن ویسے ہی درج تھا جیسا کہ شیخ الاسلام نے بیان فرمایا تھا۔ واقعہ کچھ یوں ہے:

''شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے والد گرامی شیخ عبد الرحیمؒ کو ایک دفعہ طویل بخار ہوگیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے۔ دورانِ بیماری آپ پرغنودگی طاری ہوگئی اور اسی غنودگی میں ان کے بزرگ یعنی شیخ عبد الرحیمؒ صاحب کے شیخ عبد العزیزؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ بیٹے! آقا علیہ الصلاۃ والسلام آپ کی بیمار پُرسی کے لیے تشریف لائیں گے۔ تو حضرت شاہ عبد الرحیمؒ جو بیماری کی حالت میں بول نہیں سکتے تھے، اسی وقت آپ نے اپنے قریبی رفقاء کو اشارہ کیا کہ میری چارپائی کا رُخ اس طرح کر دیں کہ آقا علیہ الصلاۃ والسلام جب تشریف لائیں تو میرے پاؤں آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف نہ ہوں اور انہوں نے دیکھا کہ خواب میں اسی وقت آقا علیہ الصلاۃ والسلام تشریف لے آئے۔

''آقا علیہ الصلاۃ و السلام نے آکر پوچھا کہ اے بیٹے! تم کیسے ہو؟ تو اس وقت مجھ پر درد و اضطراب اور آہ و بکا کی عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی اور آقا علیہ الصلاۃ و السلام نے اس انداز میں مجھے اپنی بغل میں لے لیا کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میرے سر پر تھی اور آپ ﷺ کا جُبہ مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ اس وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ایک مدت سے موئے مبارک کے حصول کے لیے آرزو کرتا رہا ہوں۔ کیا ہی کرم ہو کہ آقا علیہ الصلاۃ والسلام اپنے موئے مبارک عنایت فرما دیں۔ ابھی یہ خیال آیا ہی تھا کہ آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی داڑھی مبارک پر ہاتھ پھیر کر دو موئے مبارک میرے ہاتھ میں تھما دیے۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ جب میں بیدار ہوں گا تو کیا یہ میرے پاس رہیں گے یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں موئے مبارک عالم ہوش یا بیداری میں بھی آپ کے پاس ہی رہیں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے صحتِ کلی اور طویل عمری کی خوش خبری سنائی۔

''شیخ عبد الرحیمؒ فرماتے ہیں کہ جب میں اُٹھا تو میں نے دیکھا کہ دونوں موئے مبارک موجود نہیں تھے۔ میں پریشانی کے عالم میں بارگاہ الٰہی کی طرف متوجہ ہوا تو پھر ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ اے بیٹے! پریشان کیوں ہوتے ہو؟ وہ دونوں موئے مبارک تمہارے تکیے کے نیچے ہیں، وہاں سے لے لو۔ فرماتے ہیں کہ جب میں صبح اُٹھا تو وہ دونوں موئے مبارک میرے تکیے کے نیچے موجود تھے۔ میرا بخار بھی اتر چکا تھا اور جو مجھ پر نقاہت اور ضعف کی کیفیت تھی وہ بھی ختم ہو چکی تھی۔

''محترم ضیاء الحق رازی کہتے ہیں کہ اس واقعہ کو پڑھنے کے بعد میں حیران تھا کہ اس وقت شیخ الاسلام کی زندگی

کے 70 برس بیت چکے ہیں اور قوتِ حافظہ کا عالم یہ ہے کہ آپ کو ابھی بھی حوالہ جات اُسی طرح ازبر ہیں جیسے چند دن قبل کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہو۔"

۵۔ قوتِ استعداد

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ انسان کی عمر ڈھلنے کے ساتھ ساتھ اُس کی قوتِ استعداد اور سکت بھی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے کیونکہ عمر بڑھنے سے دماغ اور جسم کے درمیان مطابقت پیدا کرنے والے نیورون سست رفتار ہو جاتے ہیں۔ جس سے جسم اور ذہن کے درمیان معلومات کا تبادلہ سست روی کا شکار ہو جاتا ہے اور انسان بڑھاپے میں زیادہ دیر تک اپنی کارکردگی جاری نہیں رکھ پاتا، لیکن شیخ الاسلام کی قوتِ استعداد کو دیکھا جائے تو وہ اب بھی درجۂ کمال کو چھوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

راقمہ تقریباً 22 سالوں سے شیخ الاسلام کے خطابات سن رہی اور کتب کا مطالعہ کر رہی ہے اور مجھ سے قبل بھی جو افراد آپ کے خطابات تاحال سن رہے ہیں اور آپ کی تصانیف کا مطالعہ کر رہے ہیں، وہ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ آج 70 سال کی عمر میں بھی آپ کئی کئی گھنٹے سلاست و روانی سے بلاتوقف خطاب فرماتے ہیں اور آپ کی گفتگو کی معنویت و جامعیت، منطقی ربط وتسلسل، پُراثر الفاظ کا چناؤ، فصاحت و بلاغت، پرکشش لب و لہجہ اور افہام و ابلاغ میں ذرہ برابر بھی کمی دیکھنے میں نہیں آئی اور ہر طبقہ ہائے فکر کے لوگ آپ کے خطابات سے بیک وقت مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ آپ کے خطاب کرنے کی قوتِ استعداد کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ رہی ہے۔ قارئین و قاریات اس کا اندازہ درج ذیل گراف سے لگا سکتے ہیں کہ زندگی کی چھٹی اور ساتویں دہائی میں بھی آپ نے کتنی زیادہ تعداد میں لیکچرز اور دروس وخطبات دیے ہیں۔

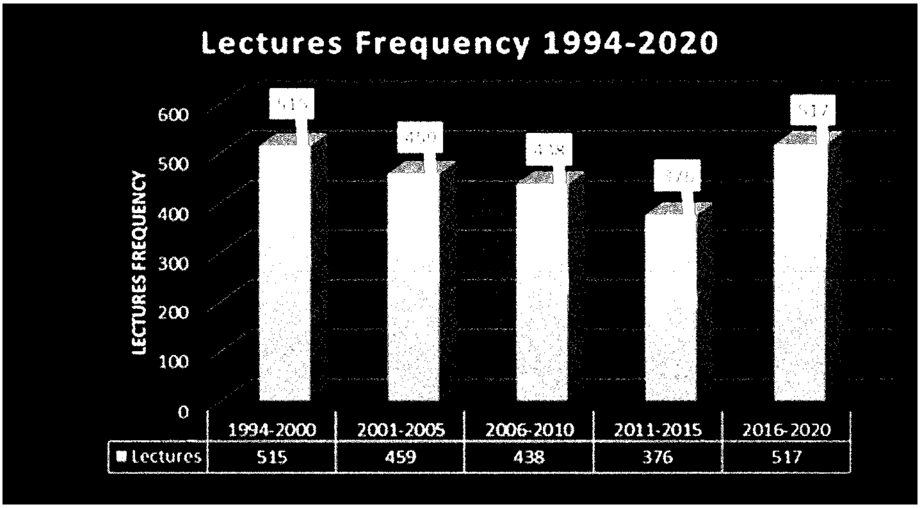

یہ حقیقت بھی بہت دل چسپ ہے کہ ایک ہی نشست میں سات سات، آٹھ آٹھ گھنٹے طویل محققہ خطابات بھی اِنہی دو دہائیوں میں ہوئے ہیں۔ نیز یہ گراف صرف ریکارڈڈ اور ریلیز شدہ خطابات کا ہے۔ ریکارڈ نہ ہونے والے لیکچرز اور مجالس ان کے علاوہ ہیں۔

معزز قارئین! جس طرح عمر ڈھلنے کے باوجود شیخ الاسلام کی قوتِ گویائی بڑھ رہی ہے، اسی طرح آپ کی ذہنی قوتِ استعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ آپ کی قوتِ استعداد کا عالم یہ ہے کہ آپ سے آج بھی اس عمر میں کوئی بھی کسی بھی موضوع پر سوال کر دے تو آپ اس موضوع کی اتنی جہات

کھول دیتے ہیں کہ گویا ایک پوری کتاب کا سیر حاصل خلاصہ پوچھنے والے کے سامنے بیان ہو جائے۔

اِس کا سبب آپ نے 8 مئی 2011ء کو تسلیم صابری صاحب کے ساتھ ایک انٹرویو میں یوں بیان فرمایا:

’’میری عادت ہے کہ میں تحریک منہاج القرآن کے دعوتی، تبلیغی اور تنظیمی دورہ جات کے لیے دنیا بھر میں جہاں بھی سفر کرتا ہوں، ہر ملک میں دو تین دن کے قیام کے دوران میں ایک پورا دن، کم و بیش 12 گھنٹے صرف کُتب خانوں، لائبریریز اور book Centres کے لیے وقف کرتا ہوں۔‘‘

شیخ الاسلام کا اوڑھنا، بچھونا تجدیدی، علمی اور تحقیقی کام ہے۔ ہر طرح کی مصروفیات اور مسائل اور علالت کے باوجود اب تک آپ کی شہرہ آفاق 600 سے زائد تصانیف اردو، عربی اور انگلش میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں اور آپ کی درجنوں تصانیف کا دنیا کی اکثر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ 400 سے زائد مسودات طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ مشاہدہ میں یہ بات بھی آئی ہے کہ شیخ الاسلام کے لکھنے کی رفتار پہلے سے زیادہ ہے۔ قارئین اس کا اندازہ درج ذیل گراف سے لگا سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زندگی کا جو مطمعِ نظر اور نصب العین اپنے سامنے رکھا، وہ قرآن و سنت کے افکار کی اتباع پر مبنی فروغِ علم وشعور، اِصلاحِ اَحوالِ اُمت اور ترویج و اِشاعتِ اِسلام پر مشتمل تھا

معزز قارئین! شیخ الاسلام کی شخصیت کے بے شمار قابلِ ذکر پہلو ہیں، جن میں سے صرف چند ایک پر ہی اظہارِ خیال کر سکی ہوں۔ اس کا سبب میری اپنی تنگ دامنی ہے، وگرنہ آپ کی شخصیت ایسا بحر ہے جو جواہر سے بھرا پڑا ہے۔ جو کوئی جس قدر غوطہ زنی کرتا ہے اُسی قدر اَسرار و معارف سے فیض یاب ہوتا ہے۔ بلاشبہ یہ سب آپ پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات اور حضور نبی اکرم ﷺ کے اِنعامات ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

☆☆☆☆☆

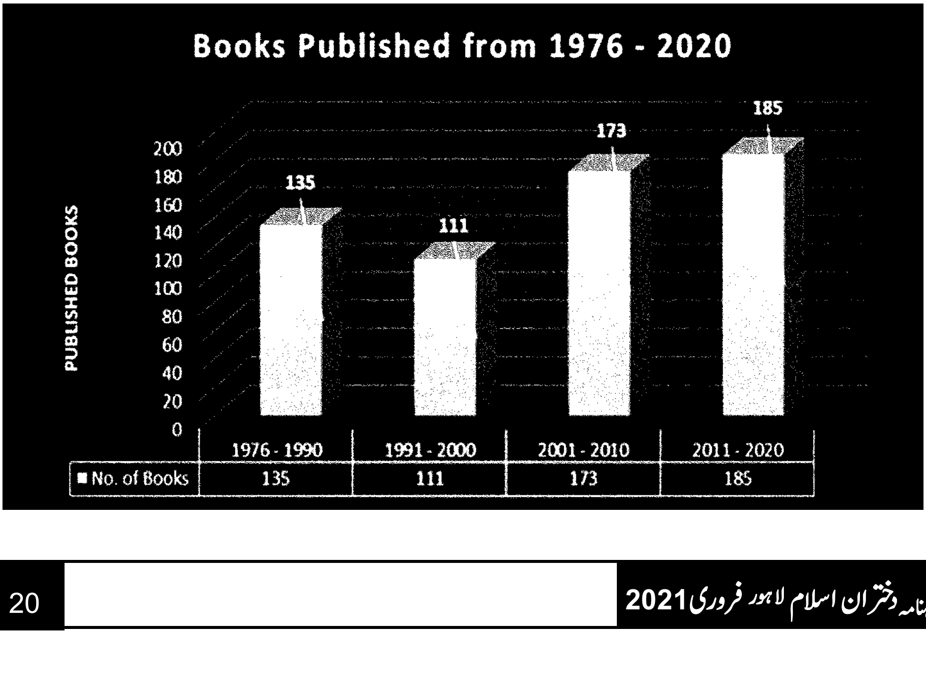

اس کی گفتار میں عکس قرآں، اس کے کردار میں نورِ عرفاں

اس پہ سایۂ شاہِ جیلاں، یہ جو فرزانۂ مصطفیٰ ﷺ ہے

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی

70 ویں

سالگرہ مبارک

کے موقع پر

مبارکباد

پیش کرتی ہیں۔

اس موقع پر دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قائد کی تمام تر علمی و تحقیقی و انقلابی کاوشوں کو شرف قبولیت نصیب فرمائے۔

ہمیں ان کے ارشادات کے مطابق اجتماعی انقلاب کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ

احمد پور سیال، منڈی شاہ جیونہ، شورکوٹ کینٹ (جھنگ)

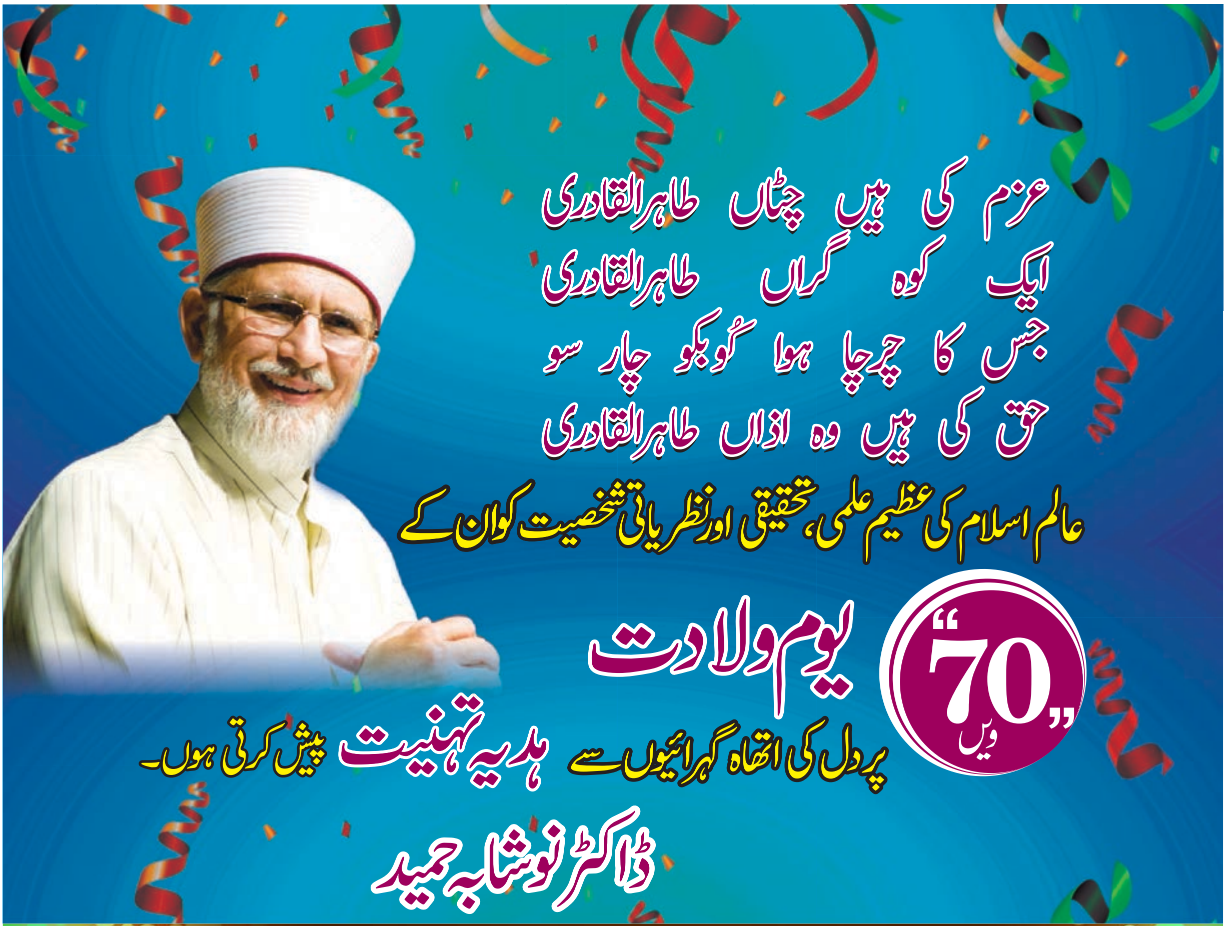
عزم کی ہیں چٹاں طاہرالقادری
ایک کوہ گراں طاہرالقادری
جس کا چرچا ہوا کُوبکو چار سو
حق کی ہیں وہ اذاں طاہرالقادری
عالم اسلام کی عظیم علمی، تحقیقی اور نظریاتی شخصیت کو ان کے
"70" ویں
یوم ولادت
پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہوں۔
ڈاکٹر نوشابہ حمید

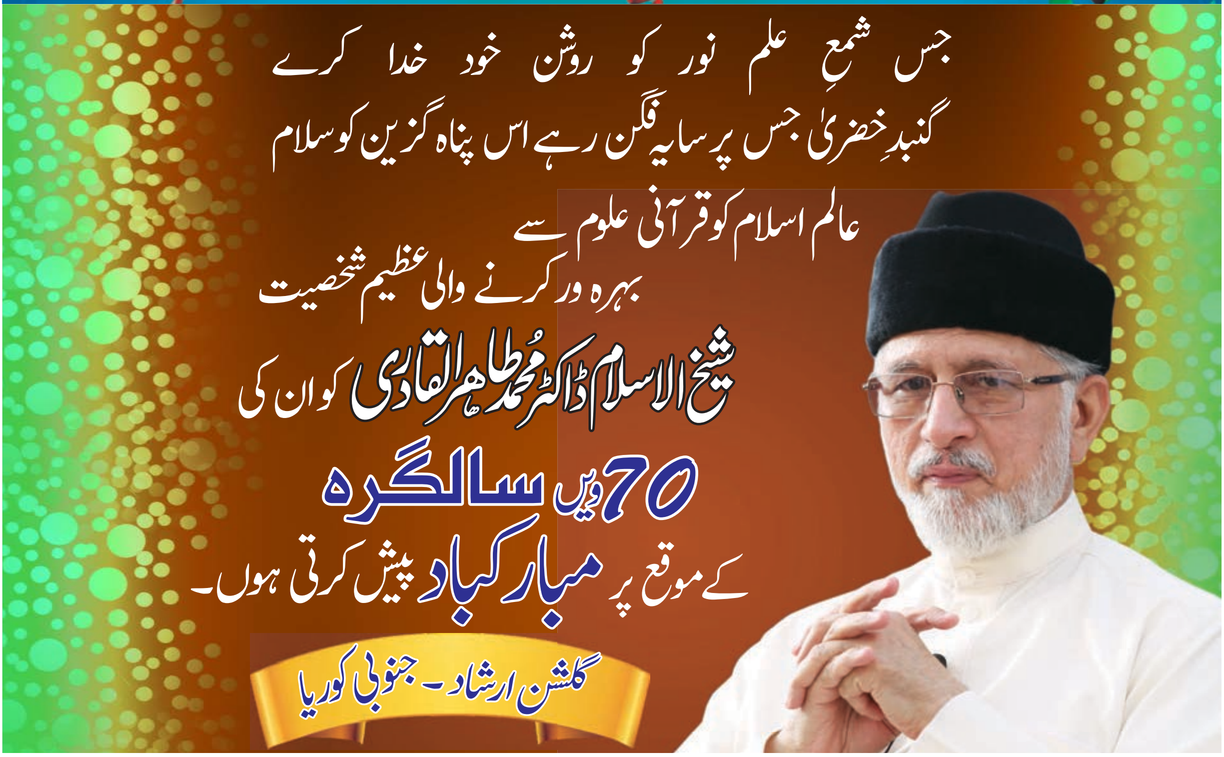
جس شمعِ علم نور کو روشن خود خدا کرے
گنبدِ خضریٰ جس پر سایہ فگن رہے اس پناہ گزین کو سلام
عالم اسلام کو قرآنی علوم سے
بہرہ ور کرنے والی عظیم شخصیت
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ان کی
70 ویں سالگرہ
کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔
گلشن ارشاد۔ جنوبی کوریا

دعوتِ دین، عزم و استقامت اور عملِ پیہم کے سالار

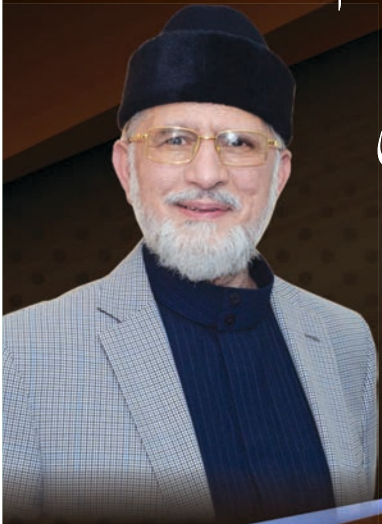

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو ان کی

70 ویں سالگرہ

کے موقع پر

مبارکباد

پیش کرتے ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ عارف والا

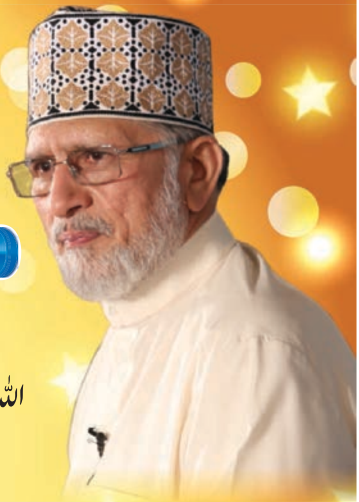

ہم ایگزیکٹو تنظیمی و تحریکی باڈی تحصیل شیخوپورہ کی طرف سے اپنے عظیم ترین عالمِ دین مجددِ رواں صدی سیدی مرشدی قبلہ **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کی مذہبی و فقہی دینی و دنیاوی تعلیمی کاوشوں کو سراہتے ہوئے۔ زندگی کی ماشاءاللہ **70 ویں سالگرہ** کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے **مبارکباد** پیش کرتے ہیں اور اس عظیم ترین لیڈر کی صحت و تندرستی کے لیے اور درازئ عمر کے لیے دعا گو ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ ہم سب کارکنان تحریک منہاج القرآن اور اپنے اہل خانہ پر تادیر رکھے اور آپ کو دنیا کی ہر آفت سے بچا کر رکھے۔ آمین ثم آمین

منیر فاطمہ (صدر سٹی شیخوپورہ)، آسیہ حمید، خالدہ عارف، شاہدہ اکبر، ریحانہ خالد، زینت قادری، ندا شبیر، بلقیس اختر، سیدہ ماریہ فاطمہ، تحریم فاطمہ، عائشہ رشید

منہاج القرآن ویمن لیگ شیخوپورہ

بوحنیفہ کا تفقہ بھی میرے قائد میں
غوث اعظم کا تفرد بھی میرے قائد میں
حیدری علم کی نکہت بھی میرے قائد میں
کملی والے کی محبت بھی میرے قائد میں
ہم دانشِ عصر حاضر عظیم علمی و روحانی شخصیت مجدد رواں صدی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو
70 واں یوم پیدائش
کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ فتح پور ضلع لیہ

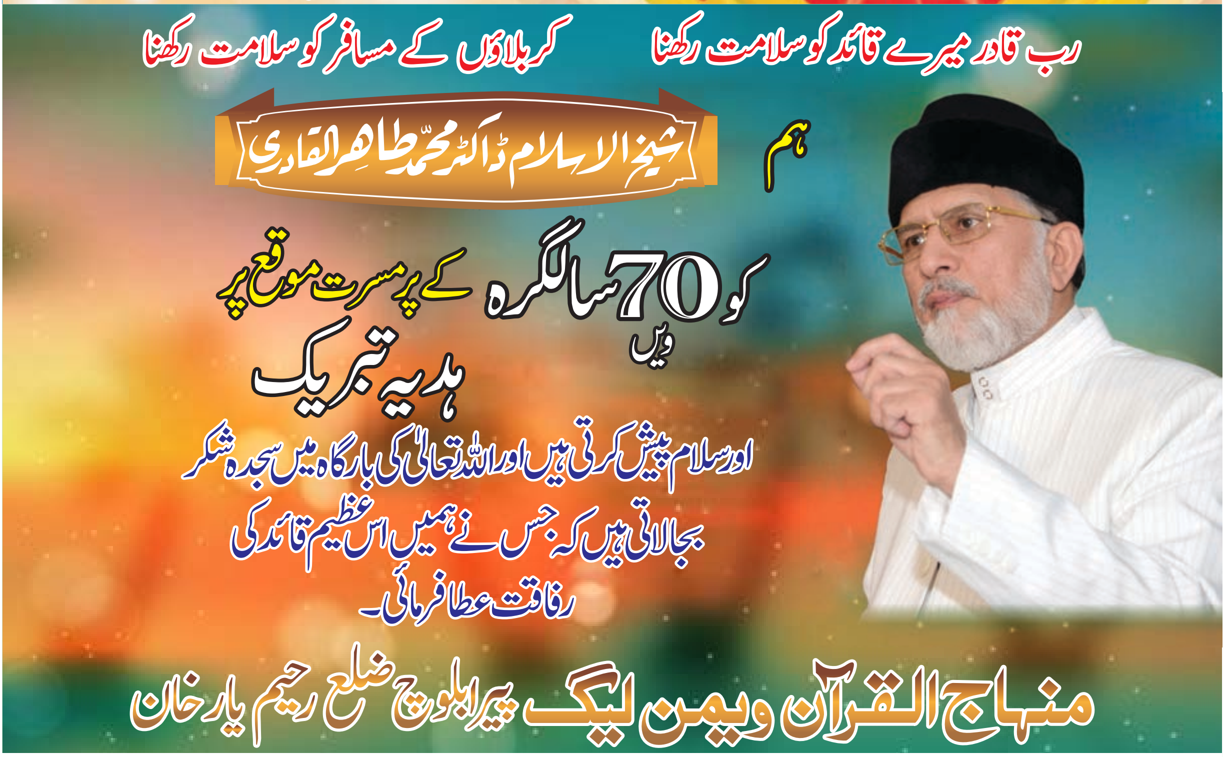
رب قادر میرے قائد کو سلامت رکھنا
کربلاؤں کے مسافر کو سلامت رکھنا
ہم
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو 70 ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر
ہدیہ تبریک
اور سلام پیش کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر
بجالاتی ہیں کہ جس نے ہمیں اس عظیم قائد کی
رفاقت عطا فرمائی۔
منہاج القرآن ویمن لیگ پیر ابلوچ ضلع رحیم یار خان

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن..... گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برُہان!

شیخ الاسلام نے اسلام کا پُرامن تشخص دنیا بھر میں نمایاں کیا

ڈاکٹر طاہر القادری نے اہلِ علم کو نئے جہانِ تحقیق سے روشناس کروایا

آپ کا اسلوبِ تصنیف محققانہ، طرزِ زیست قلندرانہ اور اندازِ تکلم ساحرانہ ہے

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

تحقیق و تجسس کو باری تعالیٰ نے انسان کی فطرت ثانیہ بنایا ہے اور اسی تحقیق کے باعث انسان کی فطرت، ہر چیز کو اس کی اصل تک جاننے کی خواہشمند رہتی ہے۔ حقائق کی تہہ تک پہنچنا ہی انسان کو مطمئن کرتا ہے بصورت دیگر وہ بے چین و مضطرب اور بے قرار و بے سکون رہتا ہے۔

تحقیق کا معنی حقائق کی پُرمغز تفتیش اور کسی بھی علم وفن کے اصول و قواعد کی کھوج لگانا ہے اور اس علم کے مسلمات کی حقیقت کو پانا ہے۔ تحقیق مسلسل تلاش کا نام ہے اس لیے تحقیق تلاش در تلاش اور جستجو در جستجو، کھوج در کھوج کا نام ہے۔ (صفدر علی، تحقیقی طریقہ کار، ایورنیو بک پیلس اردو بازار، لاہور، ص ۷۵)

تحقیق کی تعریفات اور بنیادی تصورات:

اسلام ایک عظیم علم اور ایک بے مثال عمل کا نام ہے اور اس سے حاصل ہونے والی قلبی تصدیق اور عملی توثیق کا نام تحقیق اسلام ہے۔ تحقیق سے اسلامی علم کی نشوونما ہوتی ہے اور اسے فروغ ملتا ہے تحقیق علم میں پختگی و صلابت اور ثقاہت و فقاہت کی صفت پیدا کرتی ہے۔ تحقیق کے ذریعے علم میں دریافت کا عمل بڑھتا ہے۔ تحقیق سے علم معتبر اور مستند ہوتا ہے، تحقیق سے کھرے کھوٹے، حق و باطل اور سچ و جھوٹ کی پہچان ہوتی ہے۔ تحقیق علم کو منظم اور مربوط کرتی ہے تحقیق انسانی کے اندر غور و فکر اور سوچ و بچار کو ایک نظم دیتی ہے۔ تحقیق ہماری نظروں کو وسعت اور مسائل کو منفرد اور مختلف طریق سے سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ تحقیق کے ذریعے مسائل کا تجزیہ کرکے اُن کا حل ڈھونڈا جاتا ہے۔ تحقیق سراسر حقائق کی مسلسل جستجو اور تلاش کا نام ہے۔ تحقیق انسانوں کی ہر میدان میں بہت زیادہ ضرورت کا نام ہے اور جس چیز کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی اُسی کی اہمیت انسان کی زندگی میں بہت شدت سے ہوتی ہے۔ تحقیق کے ذریعے کسی بھی چیز کے مختلف تصورات اور مفروضات کو جانا اور مختلف حقائق کو جمع کرلیا جاتا ہے۔ جستجو و تلاش کا یہی طریقہ کار انسان کا نظریہ اور فکر بن جاتا ہے۔

(پروفیسر صفدر علی، تحقیقی طریقہ کار، ص ۷۳)

تحقیق میں ہمیشہ ندرت اور نئے پن کا عنصر پایا جاتا ہے۔ تحقیق میں استخراج و استنباط اور استقرار استدلال کا عمل اختیار کیا جاتا ہے۔ اس میں غیر منکشف حقائق کا انکشاف کیا جاتا ہے اور نئے نئے مسائل کی گتھیاں سلجھائی جاتی ہیں۔ انسان کی ناواقفیت کی سرحدوں کو واقفیت سے بدلا جاتا ہے۔ کسی بھی علم میں نظری اور عملی کام کی رفتار کو بڑھایا اور پھیلایا جاتا ہے اور اس کو پہلے سے تیز تر کیا جاتا ہے۔ (ڈاکٹر احسان اللہ خان، تعلیمی تحقیق اور اس کے اصول و مبادی، ص ۵۲)

تحقیق کسی بھی امر کو اصلی شکل میں دیکھنے کا نام ہے۔ تحقیق میں حجابات رفتہ رفتہ اٹھتے چلے جاتے ہیں۔

اچھی اور معیاری تحقیق:

وہ تحقیق اچھی اور معیاری ہے جس سے معاشرے کے سب یا کچھ لوگوں کو فائدہ حاصل ہو اور اس کی قدر و قیمت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی جائے اور اس تحقیق میں حق طلبی کا پہلو اور وہ مکمل غیر جانبداری کی حامل ہو اور وہ تحقیق اپنے اندر اعتباریت کا وصف اپنے معیار کی وجہ سے ہر لمحہ سے بڑھاتی جائے اور اعتماد و انقیاد کے سائے مضبوط کرتی جائے اور ہر تشنگی سے وہ پاک ہو اور ہر طرح کے منطقی اسلوب سے معمور ہو، تحقیق جہاں مسلسل کاوش کا نام ہے وہاں یہ محقق کے وسیع المطالعہ کے وصف کو بھی ثابت کرے علمی اور ادبی تحقیق وہ ہے جو حوالہ جات اور معلومات سے معمور ہو اور اس کے ماخذ معیاری ہو اور اس کی حوالہ جاتی کتب معتبر اور مستند ہوں تاکہ یہ تحقیق ہر قسم کے شک و شبہ کو رفع کرے نہ یہ کہ مزید شکوک و شبہات کو پیدا کرے۔ (پروفیسر کلب عابد، عماد التحقیق، ص۱۴)

تحقیق کا کام ایک مہارت کاری کا تقاضا کرتا ہے اور حقائق کو باہم مربوط کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور بے قاعدہ امور کو باقاعدہ بنانے کا طریقہ دیتا ہے۔ اپنے شعبہ علم کی تمام تحقیقات سے باخبر ہونے کا سلیقہ دیتا ہے انسان کا علم ہر لمحہ بڑھ رہا ہے اور اس کی فہم و فراست، ہر گھڑی، ہر آن بہتر سے بہتر اور بہترین کی تلاش و جستجو میں سرگرداں ہے، ہر انسان اعلیٰ سے اعلیٰ تر کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہے، انسانی معاشرے میں تحقیق ہی انسان کی حرکت اور اس کی زندگی برکت کا سبب ہے حتی کہ مسلسل حرکت ہی زندگی و زیست کا دوسرا نام ہے۔ تحقیق ذہنی اختراع کا باعث بن کر عملی اختراع کو وجود میں لاتی ہے اور تحقیق ہی نئی ایجادات کی راہیں ہموار کرتی ہے۔

تحقیق کے عوامل اور خصائص:

حقیقی اور جامع تحقیق وہ ہے جو کسی ٹھوس مسئلے کے حل کے لیے ہو اور جس میں کسی بھی عصری مسئلے کو سائیٹیفک انداز میں حل کیا جائے اور جس مسئلے کو حل کرنا ہے اس مسئلے کی واضحیت ہونی چاہیے اور پھر اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ایک واضح لائحہ عمل ہونا چاہیے اور اس مسئلے کے حل کے لیے سمت اور جہت بھی واضح ہونی چاہیے اور اس مسئلے کے حل کے لیے متعلقہ معلومات ہونی چاہئے اور وہ تحقیق ایسی ہونی چاہیے جو کسی نئے علم کے ایجاد کا باعث ہو، یہ سارے عوامل مل جائیں تو اس کو ایک جامع اور قابل عمل تحقیق کہتے ہیں۔

(شہناز عارف اللہ، تحقیقی طریقہ کار، ص۵۹)

غرضیکہ آپ کا اسلوب تصنیف محققانہ ہے آپ کا طرز زیست قلندرانہ ہے اور انداز تکلم ساحرانہ ہے۔

غرضیکہ تحقیق، علم کی توسیع اور وسعت کا نام ہے، نامعلوم کو معلوم کرنے کا نام ہے معلوم کی نئی تشریح و توضیح اور توجیہہ کا نام ہے، تحقیق میں تنقیدی شعور بھی ہونا چاہیے۔ تحقیق میں تخلیقی رنگ بھی ضروری ہے، تحقیق ایک دھن، ایک لگن اور ایک تمنا کا نام ہے، تحقیق ایک ہمہ وقت متجسس اور متلاشی وصف کا نام ہے جو ہر شخص کے مزاج اور طبع میں نہیں پایا جاتا۔ تحقیق ایک ایسا عمل ہے جس کے لیے بہت سے ماخذ دیکھنا پڑتے ہیں اور ڈھیروں کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے اور مواد کی تلاش کے لیے مسلسل جستجو کرنا پڑتی ہے، تحقیق بے حد صبر آزما کام کا نام ہے۔

غرضیکہ تحقیق سچائی کی تلاش کا ایک طریقہ اور نام ہے۔ تحقیق ایسے افکار اور حقائق کو جاننے کا نام ہے جن کو انسان پہلے نہ جانتا ہو، تحقیق کسی بھی موضوع پر معلومات حاصل کرنے کی جستجوئے مسلسل کا نام ہے، تحقیق مسائل کے حل کرنے کی ایک منظّم کاوش کا نام ہے۔ تحقیق فکری اور عملی کاوشوں کو تیز تر کرنے کا نام ہے۔ یہ ایک ایسی کوشش کا نام ہے جو پہلے تلاش کے عمل سے گذرتی ہے پھر اس کاوش کی تصدیق چاہتی ہے اور پھر اس کوشش کی تشہیر چاہتی ہے۔

عصر حاضر میں اسلام کی تحقیق کا مصداق کامل:

تحقیق کا لفظ اپنی تمام تر تعریفات، تاویلات، تخصیصات، تعینات اور تفہیمات میں عصر حاضر میں جس شخصیت

پر اپنے مصداق اتم اور اطلاق کامل کے ساتھ صادق آتا ہے وہ شیخ الاسلام، محقق الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کی ذات اقدس ہے۔ آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ہی ایک ایسے سوال سے کیا جس کا جواب پوری قوم جاننے کے لیے منتظر تھی۔ وہ سوال اہل صحافت کی مجلسوں میں اٹھتا تھا اور عدالت کے ایوانوں میں بلند ہوتا، اہل سیاست کی باہمی ملاقاتوں میں ایک استفسار بنتا اور اہل قلم کی تحریروں سے چھلکتا تھا اور خطیبوں کی شعلہ نوائیوں اور ان کے خطابت کے پُرزور لہجوں سے بھی تقاضا کرتا تھا۔ عوام بھی جس کے الفاظ کلمات پر اپنی جانوں کے نذرانوں کے لیے ہر لمحہ تیار رہتے تھے اور طالب علموں کی طلب علم بھی جس کو جاننے کی مسلسل کھوج میں لگی ہوئی تھی۔ وکیلوں کی نکتہ آفرینی کی صلاحیتیں بھی جس کو پانے کے لیے بے تاب تھیں، مگر کہیں سے کوئی موثر آواز بلند ہوتی ہوئی، سنائی نہ دیتی تھی، وہ سوال سب کے ذہن و دماغ اور سوچ وفکر کا مرکز و محور یوں بنا ہوا تھا کہ آخر 1977ء کی تحریک میں نظام مصطفیٰ کیا ہے، اس کا معنی کیا ہے اس کا مفہوم کیا ہے اور اسی کا نفاذ کیونکر ضروری ہے اس سوال کا سب سے پہلے علمی اور تحقیقی جواب آپ کی قلم نے دیا اور اپنی سب سے پہلی تحقیقی اور تصنیفی کاوش کے طور پر دیا تھا۔ بایں عنوان، نظام مصطفیٰ ایک انقلاب آفریں پیغام۔

محقق الاسلام کا عمومی تعارف:

علم وتحقیق سے شروع ہونے والا آپ کا یہ سفر اپنی پوری جولانیوں اور بے تابیوں کے ساتھ مسلسل آگے بڑھتا رہا ہے اور ہر دور میں ایک نئے جہان تحقیق سے ہمیں آگاہ کرتا رہا اور آپ کے افکار تازہ سے تحقیق کے جہاں تازہ آباد ہوتے رہے اور آپ کے فہم اسلام سے زمانہ کو قابل عمل دین اسلام کا فہم ملتا رہا، آپ کے علم سے ہمعصروں کو حقیقی علم اسلام میسر آتا رہا، آپ کے نظریات سے اسلام کے آفاقی نظریات سمجھ میں آتے رہے، آپ کی فکر سے اسلام کا چودہ سو سال کا غالب فکر اور قرآنی فلسفہ انقلاب امت کے فہم وتفہیم کے دروازوں پر دستک دیتا رہا اور وہ ذات جس کا تحقیقی سفر اور کردار ہر لحظہ مومن کی نئی شان اور نئی آن کا استعارہ بنا رہا، جس نے اپنی گفتار اور اپنے کردار کو اللہ کی برہان بنایا جس نے زندگی کے جمود اور تعطل کا خاتمہ کیا اور ہر مسلمان کی زندگی کو مسلسل تحرک، متواتر تغیر اور مستقل تبدل کی طرف راغب کیا، مگر اُس کے ارادوں اور عزم میں استقامت و مستقل مزاجی کے رنگ بھرے، جس نے امت کا عصر حاضر میں میر کارواں بن کر اپنی نگاہ کی بلندی اور اپنی سخن کی دلنوازی سے ساری امت کو بالعموم اور نوجوان نسل کی جان کو بالخصوص جان پُرسوز کیا اور جنہوں نے اپنے افکار ونظریات کے چراغ جلا کر امت کے ذہنوں کی تہذیب اور روحوں کی تطہیر کی ہے۔ جنہوں نے اپنے حسن بیان اور حسن تکلم وحسن خطابت کی صلاحیتوں سے امت کو مایوسیوں سے نکال کر اسلام کے روشن مستقبل سے وابستہ کیا ہے جنہوں نے عہد زوال میں امت کی تاریک راہوں میں چراغ جلانے کی اسلاف کی سنت کو زندہ کیا ہے۔ جنہوں نے اپنی فصاحت و بلاغت کی قوت سے شریعت وطریقت کی راہوں کو دلکش اور جاذب نظر بنایا ہے۔ جنہوں نے اپنی سحر انگیز آواز کے ذریعے لوگوں کو دین اسلام کا ایسا مجاہد بنایا ہے جن پر یخ بستہ ہواؤں کا اور نہ برفانی راتوں کا اور نہ موسلا دھار بارشوں کا اور نہ اہل زمانہ کی شدت اور سختیوں کا کوئی اثر باقی رہا، وہ اسلام کے لیے سربکف ہوئے اور ہر باطل سے لڑنے اور ٹکرانے کے لیے عازم سفر ہوئے، آپ کی آواز نے یورپ کے نہاں خانوں میں پڑے ہوئے نوجوانوں کو بدل ڈالا، اُن کی سوچ وفکر کے دھارے تبدیل کردیئے، اُن کی جبینوں کو لذت آہ سحرگاہی کی آشنائی دی، اُن کی آنکھوں کو مکین گنبد خضریٰ کی یاد میں اشکبار کیا اور ان کی نسلوں کی اٹھتی ہوئی جوانیوں میں حیاء کے رنگ بھرے آپ نے زمانے کے ہر فرعون اور ہر قارون کو اسلام کی خاطر للکارا اور اقبال کا مرد مومن بن کر ہر دشمن کی ہر چال اور ہر مزاحمت کا عزیمت کے ساتھ مردانہ وار مقابلہ کیا، قوم کے ایسے رہبر بنے جنہوں نے قوم کو صرف ترقی و کمال اور علم و تحقیق کی طرف راغب کیا ہے۔

غرضیکہ آپ کا اسلوب تصنیف محققانہ ہے آپ کا

طرز زیست قلندرانہ ہے اور انداز تکلم ساحرانہ ہے۔ آپ اپنے ہمعصروں اور اہلِ زمانہ میں سے اُن کی طرح نہیں ہیں جیسے اگر اُن میں سے کوئی دینی رنگ رکھتا ہے تو دنیوی آہنگ سے بے خبر دکھائی دیتا ہے اگر کوئی قدیم سے جڑا ہوا ہے تو جدید سے کٹا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر کوئی صرف خبر رکھتا ہے تو دوسری طرف نظر سے محروم محسوس ہوتا ہے۔ اگر کوئی رازی کا فلسفہ جانتا ہے تو رومی کے لہجے سے بے بہرہ معلوم ہوتا ہے کوئی سیاست زمانہ کو جانتا ہے تو مذہب کی حقیقت سے نابلد دکھائی دیتا ہے۔ باری تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کے صدقے انہیں اپنے فضل و کرم کی عصر حاضر میں عظیم نشانی بنایا ہے، زمانے کے سارے علوم کا آپ کو مہبط اور مظہر بنایا ہے۔ ہر علم کے اظہار کے وقت آپ اس علم کے امام زمانہ کی صورت میں جلوہ گر دکھائی دیتے ہیں اور وہ ان سارے کمالات کی حقیقت فقط اتنی بتاتے ہیں کہ

بخشے ہیں مجھے حق نے جوہر ملکوتی

ان ساری عطاؤں اور نوازشوں اور عنایتوں اور کرم نوازیوں کا دوسرا راز یہ بتاتے ہیں کہ

جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے

میدان تحقیق کا شہسوار:

اس عظیم جوہر ملکوتی کے عمومی تذکرے کے بعد اب ہم اُن کو تحقیق کے میدان میں کارہائے نمایاں کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔

وہ اپنی تحقیقی روش اور اس عظیم خصلت کی بنا پر ہی پاکستان ٹیلی ویژن کی فہم القرآن کی سکرین پر 9 سال تک بڑے تفوق کے ساتھ چھائے رہے اس سکرین سے جب وہ علم وتحقیق کی آواز گونجتی تھی تو ہزاروں اور لاکھوں افراد کی سماعت بنتی تھی اور وہی آواز سننے والوں کی بھی خلوتی اور جلوتی آواز بن جاتی تھی۔ جس نے اُن کی تحقیقی آواز کو صرف ایک بار سنا اور سمجھا وہ اب تک اس آواز کے سحر میں گرفتار ہے اور ان کی گفتار کا اب تک اسیر ہے بلکہ اُن کے مشن کا مسلسل سفیر ہے۔

پاکستان کی عدالتوں نے 1984ء میں قادیانی مسئلہ میں اُن کی عبادت گاہوں کے تناظر میں اسلام کی تحقیقی بولیاں بولنے والوں کو عدالت کے ایوانوں میں جمع کیا اُس وقت نوجوانی کے حجابوں اور شباب کے دریچوں سے بلند ہونے والی اور اپنے زمانے کی موثر اور محققانہ آواز عدالت میں گونجی تو اس مسئلے کو اسلام کی تعلیمات اور مسلمانوں کے جذبات کے عین مطابق فیصلہ کرا کے ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا، پھر مسئلہ رجم پر آپ نے اپنی تحقیقی آواز کو عدالتوں میں بلند کیا اس مسئلہ کا قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں ''حد'' ہونا ثابت کیا، آپ نے اپنے اجتہادی استدلال اور قرآنی اور نبوی دلائل کی روشنی میں مسئلہ رجم کی سزا کا بطور حد ہونا ثابت کیا اور اس حوالے سے وارد ہونے والے اعتراضات کا بھی مدلل اور مسکت جواب دیا، اس کے بعد پاکستانی عدالتوں نے امت مسلمہ کے ایک اور بہت بڑے مسئلے پر اہل علم اور اہل تحقیق کو متوجہ کیا کہ گستاخی و اہانت رسول ﷺ کے مرتکب کی سزا شرعی حوالے سے کیا ہونی چاہیے، اس مسئلے پر آپ نے 1987ء میں تین دن تک مسلسل عدالت میں اپنے دلائل دیے۔ قرآن و حدیث سے اس مسئلے پر خوب تحقیق کی اور ائمہ کے مذاہب اور اقوال کو تحقیقی بنیادوں پر پرکھا گیا اور قرآن و سنت کی صریح اور محکم اور نصوص پر اپنے دلائل کو قائم کیا اور اپنے موقف کو مسلمہ تحقیق سے آراستہ کیا اور عدالت میں بھرپور علمی، تحقیقی انداز میں مسئلہ کا حل پیش کیا۔ آپ کے مدلل اور محقق دلائل و براہین کو سننے کے بعد عدالت عالیہ نے پاکستان میں گستاخ رسول کی سزا بطور حد موت، قانون کی صورت میں تشکیل سازی کی منظوری دی، جس کو بعد ازاں پارلیمنٹ نے اس کے عملی نفاذ کی صورت میں منظور کیا۔ اس قانون پر مشتمل آپ کی کتاب تحفظ ناموس رسالت کا اگر مطالعہ کیا جائے تو اس مسئلے میں آپ کی عرق ریزی اور تحقیقی کاوش کی گہرائی اور مختلف علمی و فنی اور تحقیقی وتنقیدی نکتہ آرائی کا پتہ چلتا ہے۔ بعد ازاں آپ کی متعدد تحقیقی مجالس نے بھی بہت زیادہ باریک بینی کے ساتھ اس مسئلے کی تمام جہتوں کو تحقیقی انداز میں پرکھا اور جانچا ہے۔

قومی سطح کا تحقیقی چیلنج اور اس کا موثر جواب:

شیخ الاسلام کی زندگی کے مختلف مراحل میں علمی و تحقیقی چیلنجز بھی بڑی قوت کے ساتھ سر اٹھاتے رہے ہیں آپ نے ہر تحقیقی چیلنج کا جواب اتنے بھرپور علمی اور تحقیقی اسلوب کے ساتھ دیا ہے کہ وہ چیلنج خود ہی بے وزن اور بے معنی ہوکر رہ گیا ہے۔ 90ء کی دہائی میں حکومتی سطح پر تمام دینی حلقوں اور اہل علم کو چیلنج کردیا گیا کہ سود کا متبادل بینکاری نظام ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس لیے ملک سے سودی بینکاری نظام کا خاتمہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک قابل عمل اسلامی بینکاری کا نظام تشکیل نہیں پاجاتا۔ آپ نے اس سلسلے میں حکومت کو TV پر علمی و تحقیقی مباحثے اور متبادل اسلامی بینکاری نظام کے موجود ہونے کا چیلنج کیا اور ذرائع ابلاغ اور اخبارات و جرائد کے ذریعے قابل عمل اسلامی نظام بینکاری کے خدوخال بیان کیے اور اس سلسلے میں اسلامی بینکاری نظام کا عبوری خاکہ موچی دروازہ لاہور میں عوامی جلسہ عام میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جس کو زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں ماہرین معیشت، بینکار حضرات اور تاجر حضرات اور عامۃ الناس کے لیے پیش کیا گیا۔ آپ نے اس عبوری اسلامی بینکاری نظام کے ذریعے واضح کیا کہ یہ نظام دنیا کے متعدد اسلامی ملکوں میں اب بھی رائج ہے اور عملاً جاری و ساری ہے۔ یقیناً آپ کی یہ تحقیق بھی ایک بہت بڑے چیلنج کے طور پر حکومت کے سامنے رکھی گئی تھی اور حکومت کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ دنیا بھر کے معاشی ماہرین، بینکوں کے افسران و محققین اور متخصصین کو جمع کرلے اور پینل کی صورت میں TV سکرین پر بٹھا دے اور اگر وہ اُن کو اسلامی بینکاری کے نظام پر مطمئن نہ کرسکے تو عمر بھر اسلامی دعوت کا نام لینا چھوڑ دیں گے۔ اتنا بڑا اعلان یقیناً اُن کی اپنی تحقیق پر بہت بڑے اعتماد کا مظہر تھا، اتنے بڑے چیلنج کے بعد حکومت نے درپردہ اپنی شکست تسلیم کرلی اور آج پاکستان میں جاری اسلامی بینکاری کا نظام آپ ہی کی تحریر، ترغیب اور تحقیق کا تسلسل ہے۔

بین الاقوامی سطح کا چیلنج اور اس کا بے مثل جواب:

اس قومی سطح کے تحقیقی چیلنج کے بعد بین الاقوامی سطح کا چیلنج بھی آپ کی زندگی میں آیا اور وہ ساری دنیا میں دہشت گردی کی جنگ تھی جس نے دنیا کے نظام امن کو تہ و بالا کردیا اور امن کا لفظ پوری دنیا میں اپنا مفہوم کھو گیا۔ ملک در ملک اور براعظم در براعظم دہشت گردی کی جنگ، ایک خوفناک جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی دنیا کا کوئی بھی خطہ ایسا نہ تھا جو اس سے متاثر نہ ہوا ہو اس جنگ کا سب سے زیادہ نقصان اسلامی ممالک کو ہوا اور دنیا بھر کے مسلمانوں سے نفرت آمیز سلوک کیا جانے لگا۔ مغربی ممالک میں اُن کو دوسرے درجے کے شہری کے طور پر دیکھا جانے لگا اور اس جنگ میں سب سے زیادہ خون مسلمانوں کا ہی بہایا گیا ہر جگہ خودکش حملے ہونے لگے اور خودکش بمبار ہر طرف گھس گھس کر سینکڑوں اور ہزاروں جانوں کو ختم کرنے لگے دنیا بھر کے اس فتنے کی نرسری اور افرادی قوت کے لیے زیادہ تر مسلمانوں کو استعمال کیا گیا مسلم لیبل اور اسلام کے عنوان کو ہر دہشت گرد پر چسپاں کیا گیا چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو اور اسلام کو بدنام کرنے کے لیے اور دنیا بھر میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو روکنے کے لیے خودکش بمباروں کو اسلام کے ساتھ نتھی کیا گیا دنیا بھر میں ہر خودکش حملے کے تانے بانے مسلمانوں سے جوڑے گئے۔ پوری دنیا میں 2001ء سے لے کر 2015ء تک مسلسل ہر روز دہشت گرد حملے ہوتے رہے اور ہر خودکش حملے کو اسلام کے ساتھ جوڑ کر اسلام کو خوب بدنام کیا جاتا رہا۔

اب پوری دنیا میں اس عالمی جنگ، جو ہر ملک میں خانہ جنگی کی صورت اختیار کرچکی تھی، اس کو روکنے کے لیے حکومتی سطح پر موثر اقدامات کی ضرورت تھی اور دوسرا فکری و علمی سطح پر بھی اس کا مضبوط انسداد کیا جانا تھا، مگر اس دوسرے محاذ پر جب ساری اسلامی دنیا خاموش تھی اُس وقت ساری مسلم دنیا سے ایک بہت ہی موثر آواز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کی لندن کی سرزمین سے فضا میں بلند ہوئی کہ دہشت

گردی کے ساتھ اسلام کا سرے سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے، دہشت گردی کا عمل اسلام میں فعل حرام کا ہے، اس کا مرتکب خارج از اسلام ہے۔ یہ آواز عالمی میڈیا سے دنیا بھر میں سنی گئی اور یہ آواز پوری دنیا میں ایک اسلامی فتویٰ کی صورت میں بعنوان ''دہشت گردی اور فتنہ خوارج'' (مبسوط تاریخی فتویٰ) کی شکل میں بلند ہوئی۔ اس فتویٰ کو انگریزی، عربی، اردو اور دنیا کی دیگر زبانوں میں ترجمہ کرکے بڑی تعداد میں ہر جگہ پہنچایا گیا یوں اسلام کی پرامن تعلیمات پر جو حملہ ہوا تھا اس کا موثر سدباب کرنے کا اعزاز شیخ الاسلام مدظلہ کو حاصل ہوا۔

آج پاکستان میں جاری اسلامی بینکاری کا نظام آپ ہی کی تحریر، ترغیب اور تحقیق کا تسلسل ہے۔

آپ نے اس فتنے کو پاکستان اور دنیا بھر سے ختم کرنے کے لیے 25 کے قریب کتابوں پر مشتمل نصاب تشکیل دیا جسے دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے لیے تیار کیا گیا اور انہیں فراہم کیا گیا، دہشت گردی کے خلاف اس موثر آواز کے بلند ہونے کے بعد دنیا بھر سے اس فتنے کی جڑیں کٹ گئیں اور رفتہ رفتہ یہ فتنہ دہشت گردی یہ کمزور ہوتا ہوگیا اور دنیا بہت بڑی ہلاکت خیزیوں اور معصوم انسانی جانوں کے ضیاع سے محفوظ ہونے لگی۔

اس فتنے کو علمی و تحقیقی اور فکری و نظریاتی سطح اپنی موثر ترین تحقیق کے ذریعے روکنے اور اس کا کلی انسداد کرنے کا انعام باری تعالیٰ نے محقق الاسلام مدظلہ العالی کو عطا کیا۔ اس فتویٰ کی ایک ایک سطر آپ کی تحقیقی قلم کا شاہکار ہے اور آپ کی اس تاریخ ساز تحقیق نے دنیا کو امن و آشتی کا گہوارہ بنایا اور اسلام کا پُرامن اور سلامتی والا چہرہ ساری دنیا میں متعارف کرایا اور آپ نے اسلام میں دہشت گردی کے فعل کے حرام ہونے کا فتویٰ جاری کیا، دہشت گردوں اور خودکش بمباروں سے اسلام کے لاتعلق ہونے کا اعلان کیا اور اس فعل کا غیر اسلامی اور غیر انسانی ہونا بیان کیا ہے۔

اسلام کے خلاف ہر چیلنج کا جواب شیخ الاسلام:

آپ نے اپنی تحریک کے آغاز سے لے کر اب تک قرآن و سنت کی عظیم فکر کو اپنی زبان و قلم سے فروغ دیا ہے کبھی آپ کی دعوت بالتقریر ہے اور کبھی آپ کی دعوت بالتحریر ہے، نہ کبھی آپ کی تقریر کا عمل زمانے بھر کی سختیوں کے باوجود رُکا ہے اور نہ تحریر کا عمل شدائد زمانہ کے ساتھ کبھی معطل ہوا ہے۔ ان دونوں کی رفتار اور مقدار میں حالات کے تناسب سے تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ اگر شروع میں دعوت باللسان کو غلبہ رہا ہے اور اب دعوت بالقلم کا تغلب ہے جس میدان کا بھی آپ نے رخ کیا ہے اس میں بے مثل، بے مثال اور بے نظیر ہوئے ہیں اور باکمال و لاجواب ہوئے ہیں، انسانی عقیدت ہمیشہ ہی ایسے ہی گوہر نایاب کی طرف متوجہ ہوتی رہی ہے اور اس کی عقیدت و رفاقت میں ڈھل کر اپنے اندر موجود فطرتی حُب کے جذبے کو تقویت دیتی رہی ہے۔

شیخ الاسلام مدظلہ کی قلم تحقیق نے تصنیف و تالیف کی دنیا میں علمی شہ پاروں کو تخلیقی وجود دیا ہے اور اُن کے تحقیقی قلم نے علم کے سمندر سے بڑی ہی گہرائی میں غواصی کرتے ہوئے ہیرے اور موتی چُنے ہیں کسی اور اہلِ قلم نے وہ کمالات نہ دکھائے جن کا ظہور ان کی قلم نے کیا ہے، ان کی استخراجی اور استدلالی قوت بسا اوقات انسان کو سراپا تعجب بنادیتی ہے اور ان کی تحریر و تحقیق پڑھتے پڑھتے اپنے قاری کو حیرت سے ساکت و جامد کردیتی ہے اور انسان کیفیات استعجاب میں گم ہوجاتا ہے کہ مولا یہ نکتہ، یہ تصور، یہ تخیل، یہ فکر، یہ نظریہ، یہ جملہ کہاں سے آیا اور کدھر سے آیا اور کیسے اور کیونکر آیا تو پھر ہر کسی کو اس سوال کا جواب حسبِ حال مل جاتا ہے۔ یہ ساری کیفیات ان کی ہر تصنف میں اسی رنگ کے ساتھ نظر آتی ہیں۔ بطور مثال سمجھنا چاہیں تو ان کی اولین تصانیف میں سے ''مناہج العرفان فی لفظ القرآن'' کا ہی مطالعہ کرلیں۔ ''سورہ فاتحہ اور تعمیر شخصیت'' کے صفحات کی ورق گردانی کرلیں اور ''اسلامی فلسفہ حیات'' کے

صفحات اُلٹ پلٹ کرلیں۔حقیقت منکشف ہوجائے گی۔

شیخ الاسلام مدظلہ کے تحقیقی قلم نے اب تک 1000 کے قریب کتب کو اپنی تحقیقات سے مزین کیا ہے جس میں سے 600 کے قریب طباعت کی صورت اختیار کرچکی ہیں جبکہ 400 کے قریب مسودات کی ہیت میں ہیں۔ ہر کتاب اپنی اہمیت اور افادیت میں دوسری سے بڑھ کر ہے یقیناً یہ بہت بڑا علمی اور تحقیقی اثاثہ ہے جو موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لیے صدیوں تک کار آمد ہے اور اسی طرح آپ کی زبان ولسان نے بھی آج تک کوئی بات بغیر تحقیق اور حوالہ کے نہیں کہی ہے۔آپ اپنے 6000 لیکچرز سننے والوں کو علم وتحقیق کے سمندروں میں غوطہ زنی اور غواصی کراتے ہیں اور اپنے سننے والوں کے ذہن ودماغ کو پختہ وثقہ اور بصیرت وفراست اور فقاہت وثقاہت سے معمور علمی وتحقیقی روشنی سے منور کرتے ہیں اور اپنے ان لیکچرز کے ذریعے اپنے سننے والوں کو اسلام کی روشن، قابل عمل اور اعتدال وتوازن والی تعلیمات سے آگاہ کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام:

اسلام کو ہر دور میں ایک نئے محاذ اور نئے چیلنج کا سامنا رہا ہے۔ باری تعالیٰ ہر زمانے میں اپنے محبوب ومقرب بندوں کے ذریعے اسلام کا دفاع کرتا رہا ہے۔ اکیسویں صدی علم وتحقیق کا ایک بہت بڑا چیلنج ہر شعبہ ہائے حیات میں لے کر آئی ہے۔ اسلامی تعلیمات کو بھی عصر حاضر کے قالب میں قابل عمل بنانا ہے اور علم وتحقیق سے مزین اور عصر حاضر کی موثر زبان سے آراستہ کرنا ہے اور انسانی نفسیات کے مطابق اور عصری حالات سے موافق تحقیقات کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا ہے۔ باری تعالیٰ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے عصر حاضر میں شیخ الاسلام مدظلہ کی ذات وشخصیت کو جامع الصفات بنایا ہے جنہوں نے ہر ہر میدان علم وتحقیق میں اپنے تحقیقی شہ پارے اس امت کو ہدیہ کیے ہیں۔آپ نے جس موضوع پر بھی تحقیق کی ہے خوب کی ہے اور تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔آپ نے اسلام کو من حیث الکل لیتے ہوئے ہر موضوع پر تحقیق کی ہے اور ایک مسلمان کی عصر حاضر میں اسلام کے حوالے سے تحقیقی ضروریات کی کفالت کی ہے۔

آپ اپنی حیات مبارکہ کی 70 بہاریں دیکھ چکے ہیں اور آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر وقت علم وتحقیق کے میدانوں میں صرف کیا ہے اب بھی آپ کے اوقات حیات میں سے کثرت کی نسبت میدان تحقیق کو ہی حاصل ہے۔آپ اپنے تحقیقی کام کی انفرادیت، جامعیت اور ہمہ گیریت کی بنا پر ساری امت مسلمہ میں بجا طور پر محقق الاسلام کے منصب کا اعزاز رکھنے والے ہیں، آپ کے تحقیقی کام کی یہ وہ فضیلت ہے جس پر اپنے اور غیر سبھی شاہد اور گواہ ہیں اور اسی حوالے سے کہا جاتا ہے:

الفضل ماشهدت به الاعداء.

کسی کی فضیلت اور علو مرتبت وہ ہے جس کی گواہی وشہادت غیر بھی دیں۔

آپ کی تحقیق نے اسلام کے ماننے والوں کے اذہان وقلوب میں یقین کے چراغ جلائے ہیں اور نوجوانوں کی اسلام کے ساتھ وابستگی میں پختگی پیدا کی ہے اور ہر عمر کے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات پر ثابت قدم کیا ہے۔ اسلام کے روشن اور معتدل چہرے کو ساری دنیا میں متعارف کرایا ہے، اسلام کی امن وسلامتی والی تعلیمات کو کل عالم میں فروغ دیا ہے، اسلام کو ہر دور کا قابل عمل دین بنایا ہے اور ہر معاشرے کی مذہبی ضروریات کی کفالت کرنے والا بنایا ہے اور ہر انسان کی ظاہری وباطنی تسکین دینے والا بنایا ہے، اسلام کی تعلیمات کی بابت پیدا ہونے والے تمام شکوک وشبہات کا خاتمہ کیا ہے، ہر پڑھے لکھے اور جدید ذہن کو اسلام کی تعلیمات کی طرف والہانہ طریق پر راغب کیا ہے حتی کہ اُن کا جینا مرنا اسلام کے ساتھ وابستہ کیا ہے اور اپنے ہر ایک سننے، پڑھنے اور جاننے والے کو ایسا کیا ہے کہ وہ علی الاعلان یہ کہتا پھرتا ہے کہ

؎ میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی

☆☆☆☆☆

علم و ہنر سے دامن ہر اک کا بھر دیا ہے
عزم و عمل پہ اس نے ہر شخص کو ابھارا

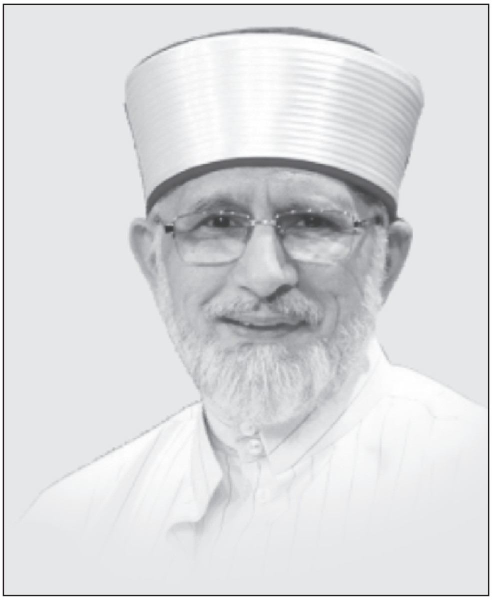

ہم

شیخ الاسلام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی

70 ویں سالگرہ پر

مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جنہوں نے دنیا بھر میں علمی، فکری، مذہبی و اعتقادی، اصلاحی و فلاحی اور سیاسی و معاشرتی حوالے سے تجدیدی خدمات سرانجام دیں۔

اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمر خضر عطا فرمائے اور وہ یوں ہی امن عالم کے لیے کوشاں رہیں۔

منجانب: طیب نجم الثاقب اینڈ فیملی ناروے

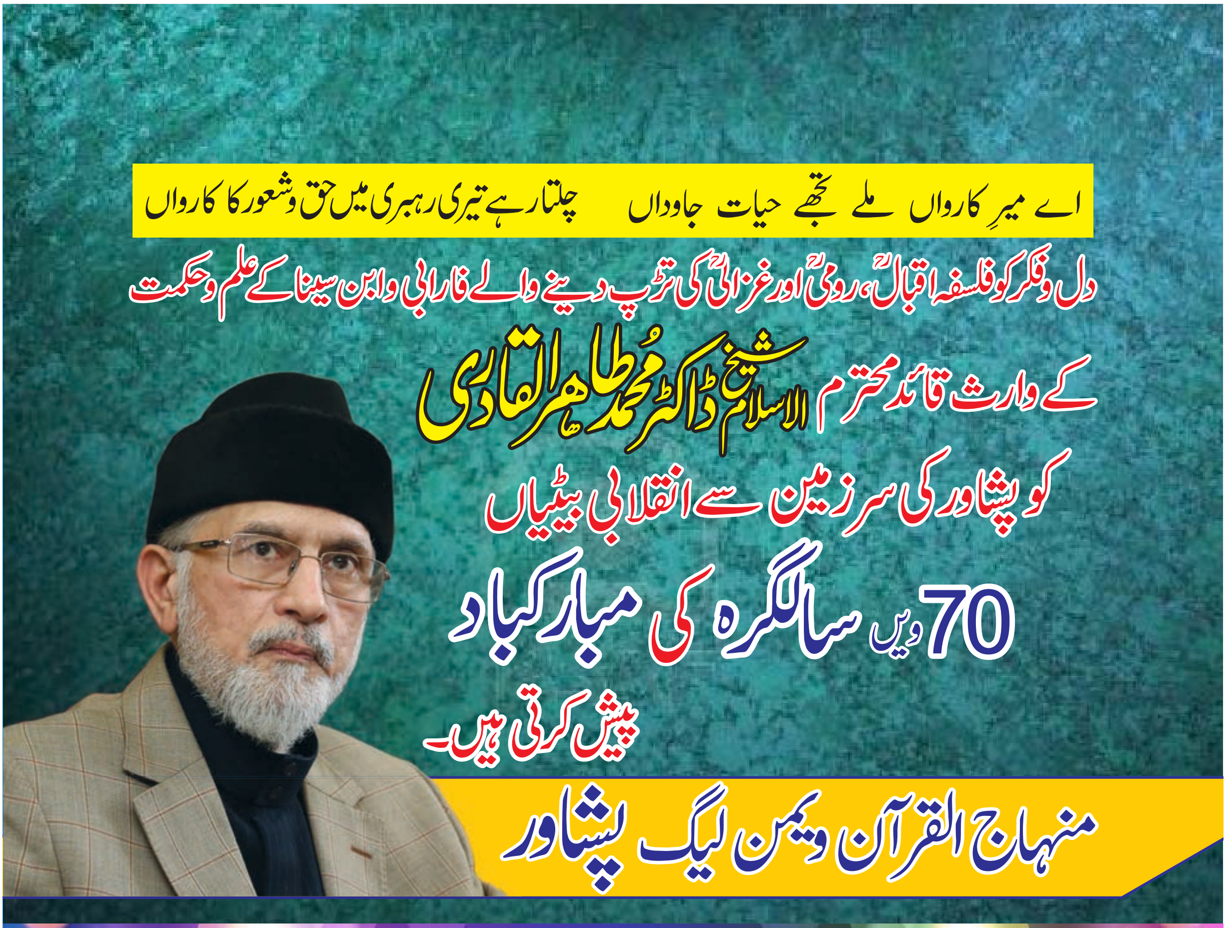

اے میرِ کارواں ملے تجھے حیات جاوداں چلتا رہے تیری رہبری میں حق وشعور کا کارواں
دل وفکر کو فلسفہ اقبالؒ، رومیؒ اور غزالیؒ کی تڑپ دینے والے فارابی و ابن سینا کے علم وحکمت
کے وارث قائد محترم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو پشاور کی سرزمین سے انقلابی بیٹیاں
70 ویں سالگرہ کی مبارکباد
پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ پشاور

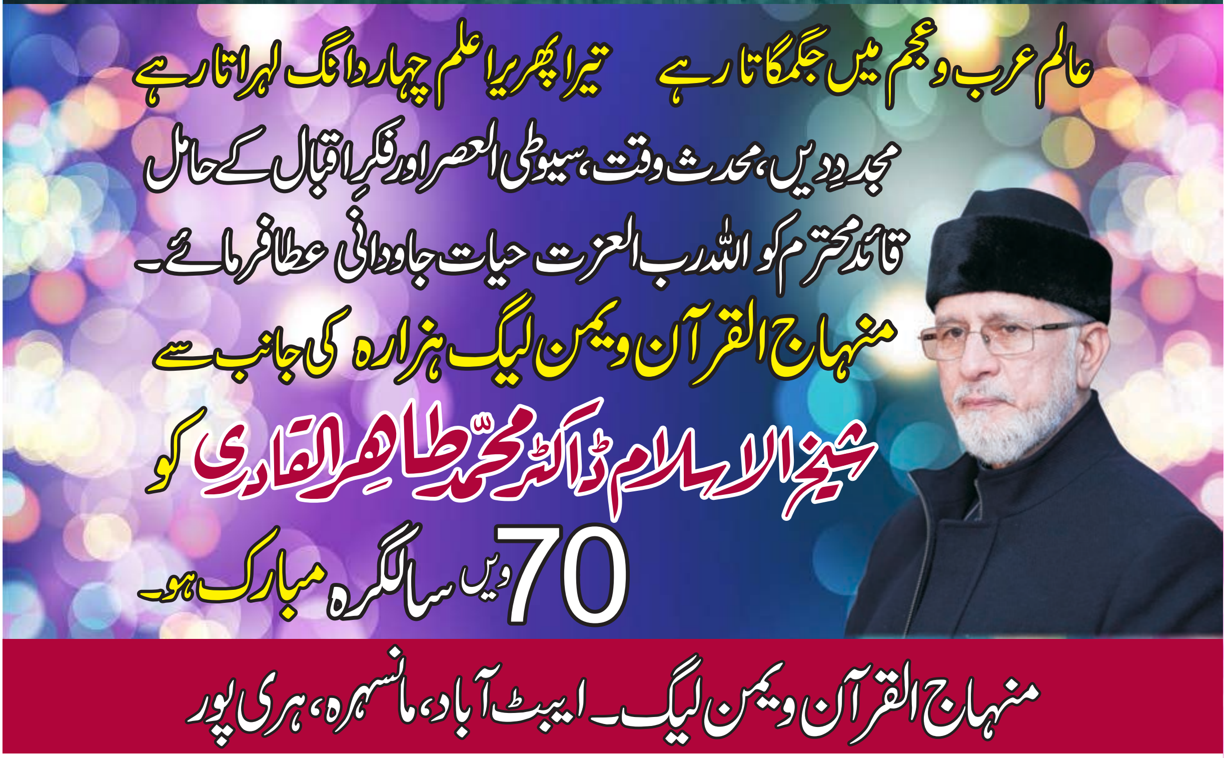

عالم عرب وعجم میں جگمگاتا رہے تیرا پھریرا علم چہار دانگ لہراتا رہے
مجددِ دیں، محدث وقت، سیوطی العصر اور فکرِ اقبال کے حامل
قائد محترم کو اللہ رب العزت حیات جاودانی عطا فرمائے۔
منہاج القرآن ویمن لیگ ہزارہ کی جانب سے
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو
70 ویں سالگرہ مبارک ہو۔
منہاج القرآن ویمن لیگ۔ ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہری پور

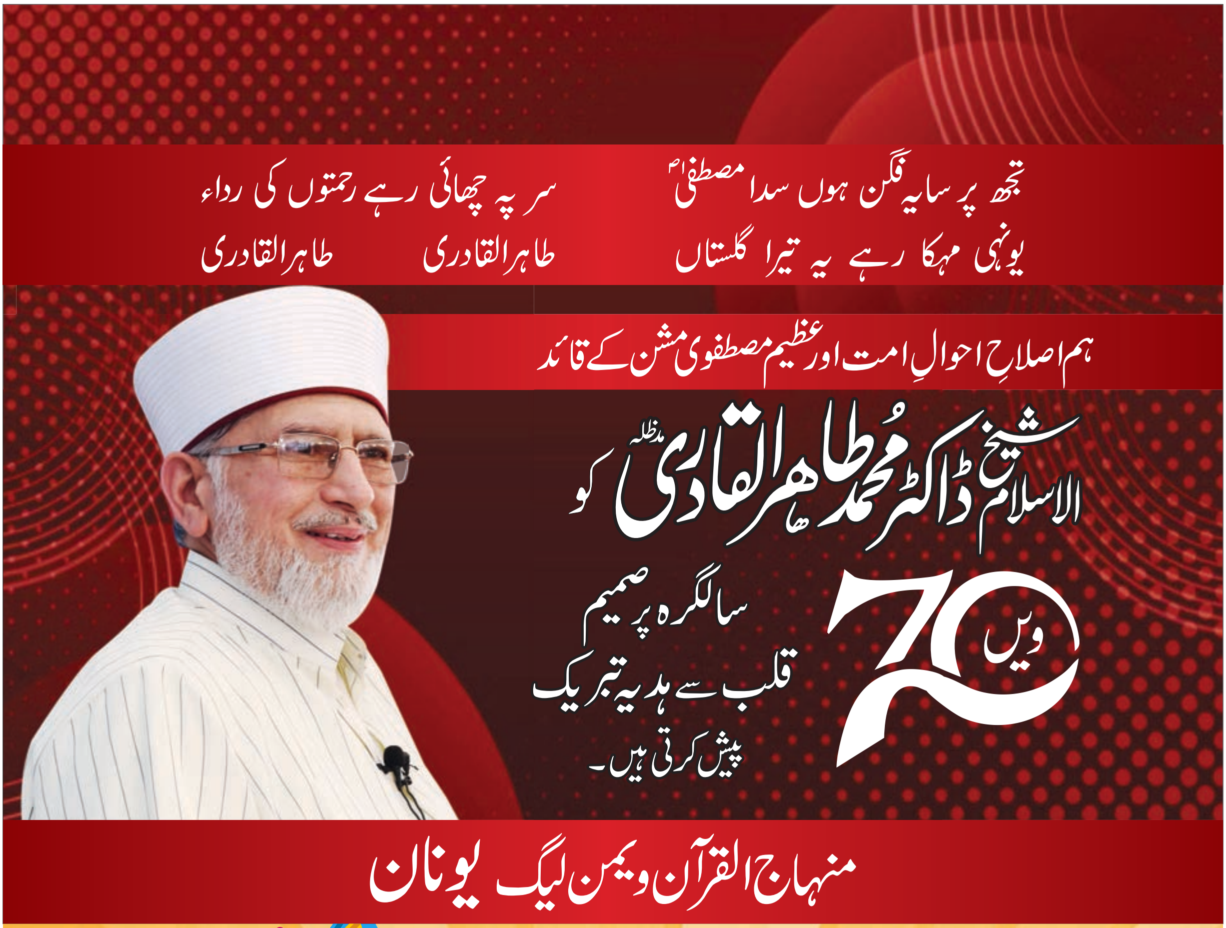

تجھ پر سایہ فگن ہوں سدا مصطفیٰ ﷺ
سر پہ چھائی رہے رحمتوں کی رداء
یونہی مہکا رہے یہ تیرا گلستاں
طاہرالقادری طاہرالقادری
ہم اصلاحِ احوالِ امت اور عظیم مصطفوی مشن کے قائد
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو
70 ویں
سالگرہ پر صمیم قلب سے ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ یونان

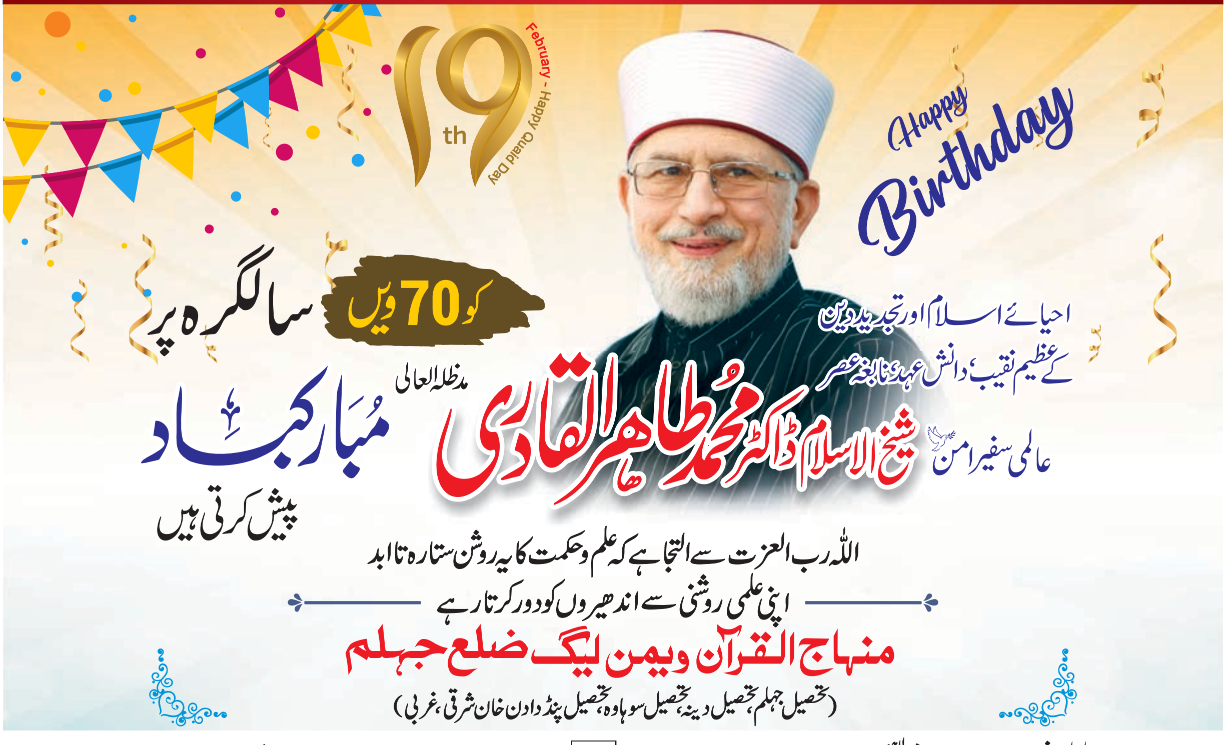

19th February - Happy Quaid Day
Happy Birthday
احیائے اسلام اور تجدید دین
کے عظیم نقیب، دانشِ عہد، نابغہ عصر
عالمی سفیر امن
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی
کو 70 ویں سالگرہ پر
مبارکباد
پیش کرتی ہیں
اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ علم و حکمت کا یہ روشن ستارہ تا ابد
اپنی علمی روشنی سے اندھیروں کو دور کرتا رہے
منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع جہلم
(تحصیل جہلم، تحصیل دینہ، تحصیل سوہاوہ، تحصیل پنڈ دادن خان شرقی، غربی)

بھٹک رہی تھی اندھیرے میں ملت بیضا نظر کرم کو تیرے دم نے روشنی بخشی
ہم سرمایہ ملت اسلامیہ، مفسرِ قرآن اور مفکرِ اسلام
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی
70 ویں سالگرہ
کے پرمسرت موقع پر دل کی گہرائیوں سے
مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمارے قائد کا سایہ تادیر ہم پر قائم رہے۔ آمین
مختار احمد ساھی۔ رضوان ساھی۔ سویرا ساھی۔ حسن ساھی۔ فاطمہ ساھی (کویت)

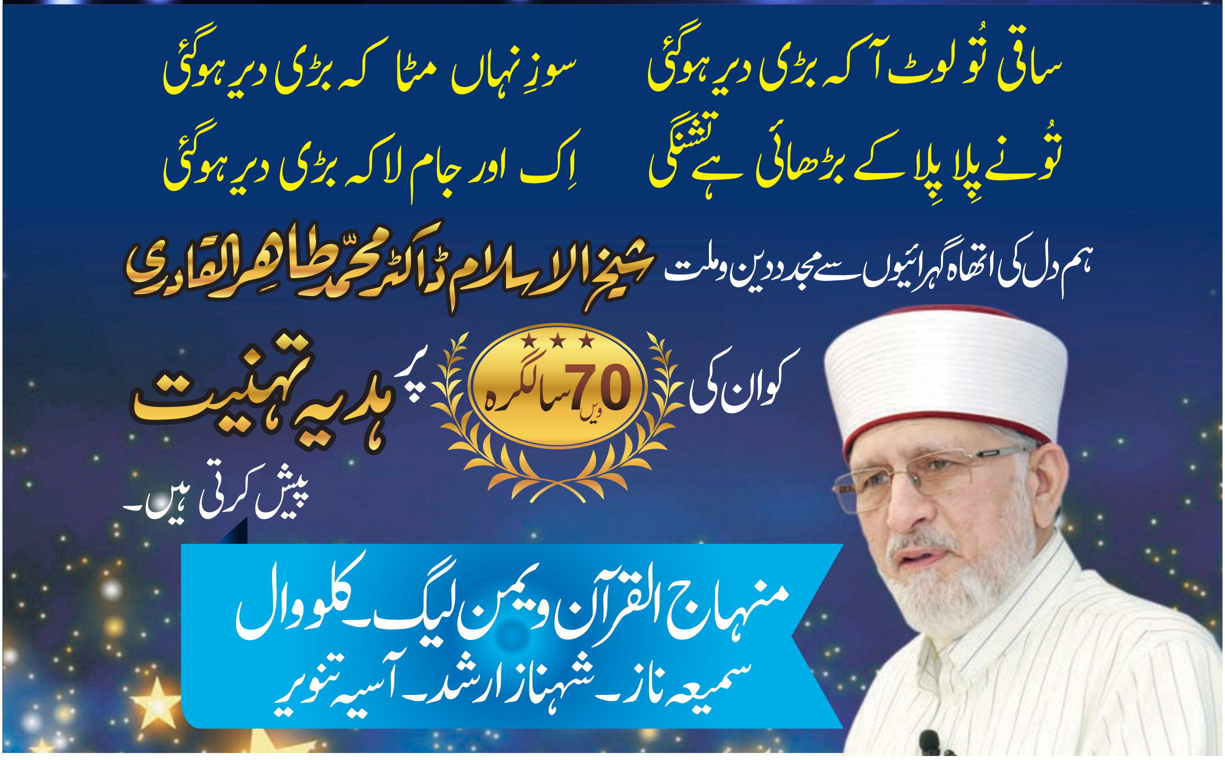
ساقی تو لوٹ آ کہ بڑی دیر ہوگئی سوزِ نہاں مٹا کہ بڑی دیر ہوگئی
تُو نے پلا پلا کے بڑھائی ہے تشنگی اِک اور جام لا کہ بڑی دیر ہوگئی
ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مجدد دین وملت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو ان کی 70 ویں سالگرہ پر ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ۔ کلووال
سمیعہ ناز۔ شہناز ارشد۔ آسیہ تنویر

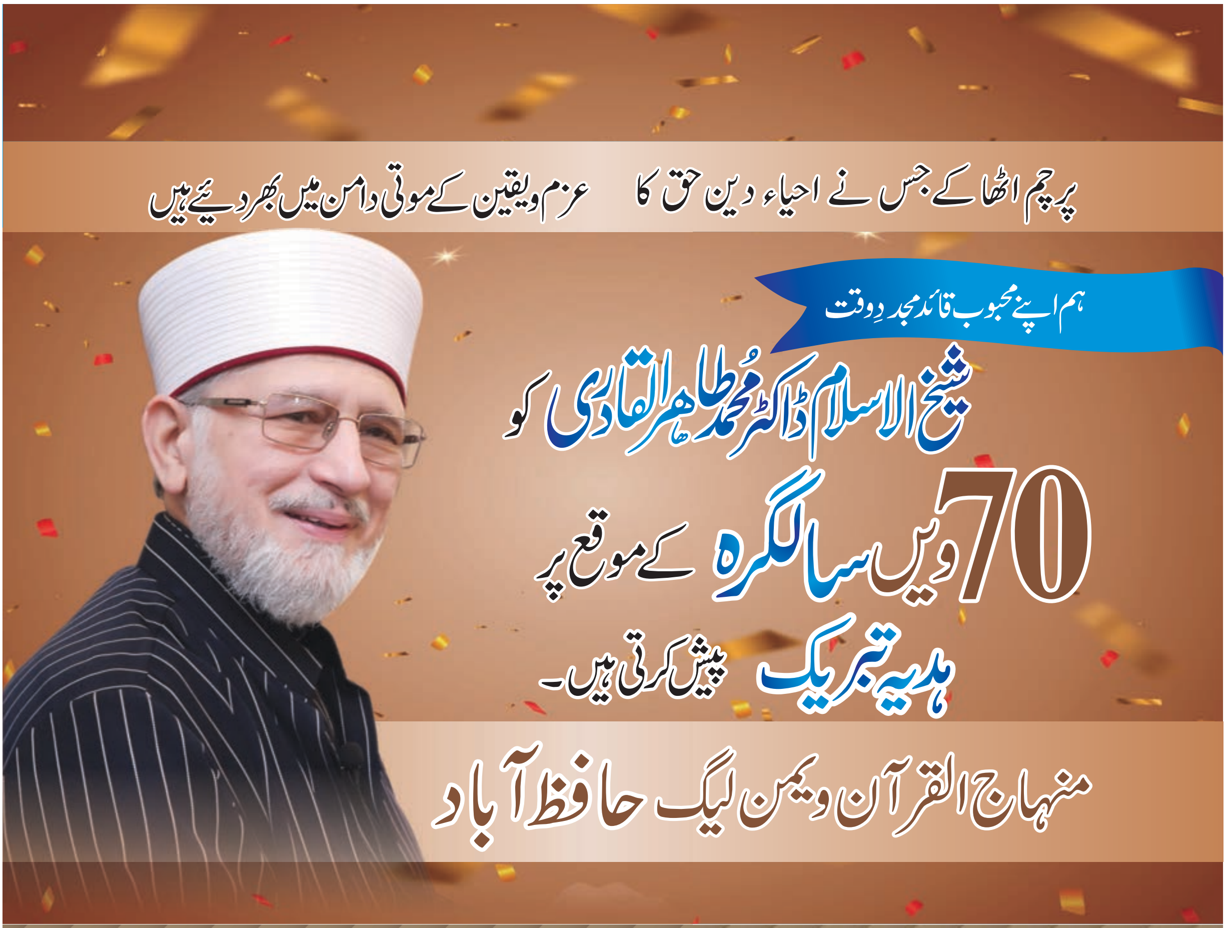
پرچم اٹھا کے جس نے احیاء دین حق کا
عزم و یقین کے موتی دامن میں بھر دیئے ہیں
ہم اپنے محبوب قائد مجددِ وقت
شیخ الاسلام ڈاکٹر مُحمد طاہرالقادری کو
70 ویں سالگرہ کے موقع پر
ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ حافظ آباد

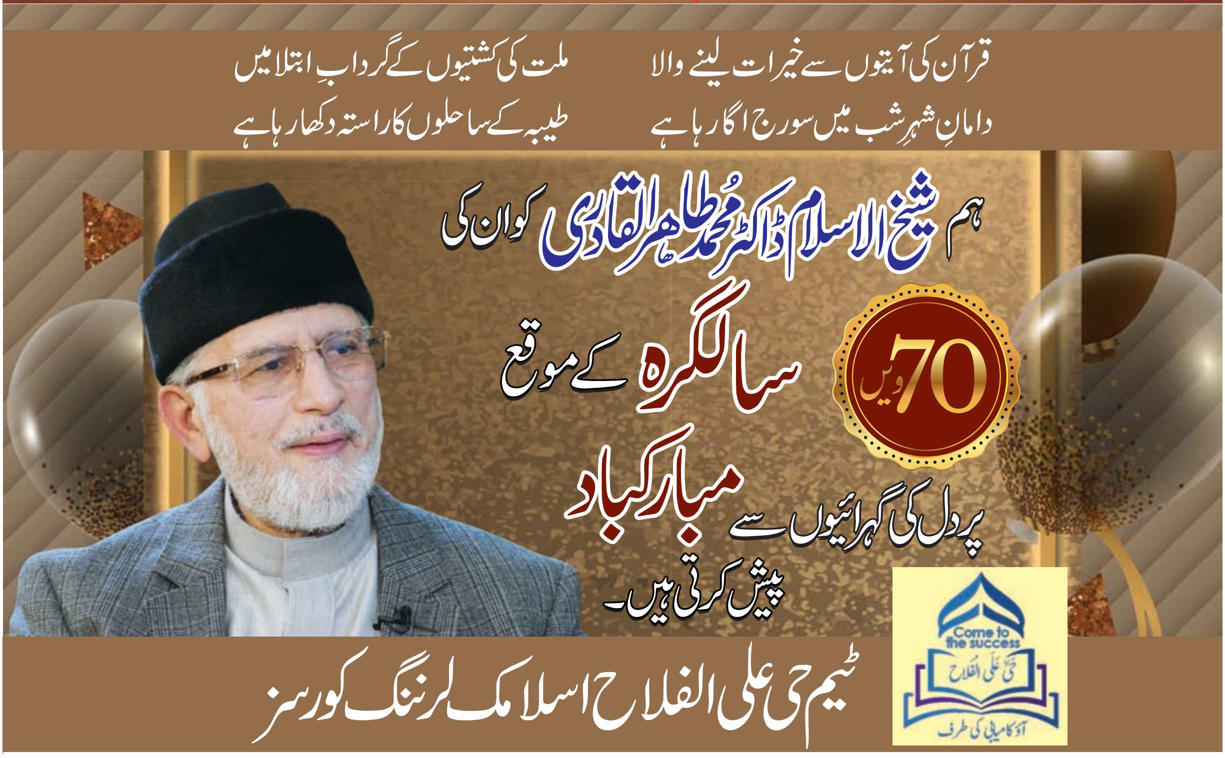
قرآن کی آیتوں سے خیرات لینے والا
ملت کی کشتیوں کے گردابِ ابتلا میں
دامانِ شہرِ شب میں سورج اگا رہا ہے
طیبہ کے ساحلوں کا راستہ دکھا رہا ہے
ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر مُحمد طاہرالقادری کو ان کی
70 ویں سالگرہ کے موقع
پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد
پیش کرتی ہیں۔
Come to the success
حی علی الفلاح
آؤ کامیابی کی طرف
ٹیم حی علی الفلاح اسلامک لرننگ کورسز

تم سلامت رہو ہزار برس، ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

شیخ الاسلام اُفقِ عالم پر اسلام کا معتبر حوالہ ہیں

آپ نے ملتِ اسلامیہ کو نئے علمی، تحقیقی رجحان سے روشناس کروایا

دہشت گردی کے خلاف ڈاکٹر طاہر القادری کی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے

(مسز مصباح عثمان، ریسرچ سکالر Fmri)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کی ہستی کے بارے میں قلم اٹھانے کی ادنیٰ سی کاوش ایسے ہی ہے کہ گویا وہ معطر ومعنبر خوشبوؤں کا باغ ہیں اور یہ نذرانہ عقیدت مثلِ غُنچہ، وہ ایک سورج ہیں ان کے لیے یہ تحریر ایک ہلکی سی کرن، وہ سمندر ہیں اور یہ الفاظ مانندِ قطرہ؛ کیوں؟ اس لیے کہ وہ ایک عظیم تحفہ خداوندی، عطائے مصطفیٰ ﷺ اور دعائے فرید کا ایسا نادر و نایاب ثمر ہیں جو اپنی ہستی میں اک جہاں بسائے ہوئے ہیں۔ آپ کی عظیم شخصیت کے بارے میں کچھ لکھنا، آپ کی عالمگیر جدوجہد اور احیائے اسلام کی کاوشوں کو احاطہ تحریر میں لانا گویا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ راقمہ کی یہ تحریر اس دعا کہ ساتھ کہ اے ہمارے شیخ، سیدی و مرشدی قبلہ حضور!

آپ سلامت رہیں ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

آپ کی خدمت میں ایک ہدیہ تبریک ہے اور بارگاہِ الٰہی میں نذرانہ تشکر ہے کہ جس نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مجددِ رواں صدی، مردِ باصفا، شیخ کامل کی سنگت و صحبت نصیب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس سنگت وصحبت کو دونوں جہانوں میں دوام نصیب کرے۔ امین ثم امین

کسی بھی عظیم شخصیت کی عظمت کا ادراک اس کے فکر ونظریہ کی بلندی سے ہوتا ہے۔ فکر و نظریہ جتنا بلند اور وسیع ہو گا اس ہستی کا کام بھی اُسی نوعیت کا ہو گا۔ گویا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ کسی شخصیت کے کام کی نوعیت کو جاننے کے لیے اس کے فکر، سوچ، نظریہ اور ویژن کو دیکھ کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کی جدو جہد کا دائرہ کار کیا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عصرِ حاضر میں اسلام کا ایک ماڈریٹ ویژن دیا جو فرقہ واریت، تعصب، انتہاپسندی اور تنگ نظری سے بالاتر وسیع پیمانے پر خدمتِ دین کا استعارہ ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری انسانی تاریخ میں اُفقِ عالم پر اسلام کا معتبر حوالہ ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات اور اسلام کے پُر امن چہرے کو اقوامِ عالم کے سامنے لائے۔ آپ نے اپنی تحریک کے آغاز سے ہی اپنی کاوشوں کو صرف ملکی سطح تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے ایک عالم گیر تحریک قرار دیا اور اس کے پلیٹ فارم سے آپ نے دنیا کے ہر کونے میں اسلام کی حقیقی تعلیماتِ امن کو عام کیا۔ اردو، انگریزی، عربی ہر بین الاقوامی زبانوں میں تحریر وتقریر کے ذریعے اسلام کے پیغام کو عام کیا۔ دنیا کی ایک درجن سے زائد زبانوں میں آپ کی کتب کے تراجم موجود ہیں۔

آپ نے ملتِ اسلامیہ کو ایک نئے رجحان سے روشناس کرایا اور عوام الناس کی ایک کثیر تعداد جو عبادات و اعتقادات کو ہی مکمل دین سمجھ بیٹھے تھے ان کے سامنے دین کا ایک وسیع تصور پیش کیا۔ جس میں آپ نے اس حقیقت کو باور کروایا کہ دیگر شعبہ حیات مثلاً معیشت، معاشرت، سیاست و

سیادت، تہذیب و ثقافت، قانون و اخلاق وغیرہ نہ صرف دینِ اسلام کا حصہ ہیں بلکہ معاشرتی امن و امان کا قیام تعلیماتِ اسلام کی روح ہے۔ آپ نے دینِ اسلام کو دلائل کے ساتھ امن و سلامتی والا دین ثابت کیا۔

آپ کی زیرِ قیادت چلنے والے تعلیمی ادارے قدیم و جدید علوم کا حسین امتزاج ہیں۔ وہاں زیرِ تعلیم طلبہ و طالبات کی تربیت اس نہج پر کی جاتی ہے کہ وہ معاشرے کا پر امن شہری بنیں۔ آپ نے ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے کو اپنے شعور و آگہی کے فیض سے نوازا۔ خواتین، علماء، نوجوان، اساتذہ، طلباء، تجارت پیشہ احباب اور صاحبان طریقت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہے اور انہیں ایک بامقصد زندگی کی طرف دعوت دی۔ قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہوئے اسلام کی اساس تصوف کو نوجوانوں میں بیدار کر کے ایک نئی روح پھونکی۔ دلوں کی ویران بستیوں میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمعیں فروزاں کیں، اسلاف کے نقوشِ قدم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس دور میں رومی، رازی، بلالی رنگ ڈھنگ دیا۔ آپ امت کا سرمایہ افتخار ہیں۔

دہشت گردی کے مسئلے نے اکیسویں صدی کے آغاز پر دنیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی اور عالمی سطح پر war on terror کے نام سے اس سے نبٹنے کے لیے تدابیر کی جانے لگیں۔ انسانیت سے ہمدردی کا دم بھرنے والوں نے اس ناسور کے خلاف عملی، تحریری و تقریری کاوشیں کیں اور اس کی مذمت اور تردید کی۔ دہشت گردی کے خلاف بلند ہونے والی بے شمار آوازوں میں ایک توانا آواز امتِ مسلمہ کے پلیٹ فارم سے بھی بلند ہوئی اور وہ آواز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہے۔ جنھوں نے بغیر وقت کے ضیاع کے اپنا فرضِ منصبی ادا کرتے ہوئے اس کے خلاف تاریخی فتویٰ لانچ کیا۔

دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے رہنما اصولوں میں نمایاں اور لازمی اصول پیغمبرِ اسلام ﷺ کی ذات سے عشق و محبت اور اطاعت و اتباع کے تعلق کو مضبوط کرنا اور سیرت و تعلیماتِ مصطفوی ﷺ سے خود کو آشنا کرنا ہے کیوں کہ اطراف و اکناف میں پھیلی ہوئی دہشت گردی، قتل وغارت گری اور فتنہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری امنِ عالم کے نگہباں، اخوت کا بیان، محبت کی اذاں، وفا کا کارواں، جہدِ مسلسل کی لازوال داستاں، اور عظمت و رفعت کا عظیم نشاں ہیں۔ آپ کی فکری اور عملی کاوشیں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اسلام کے حقیقی پیغامِ امن و محبت کی خوشبو پھیلا رہی ہیں

وفساد کی اصل وجہ تعلیماتِ اسلام اور پیغمبر امن ورحمت ﷺ کی ذات سے دوری ہے۔

علامہ اقبال کے اس شعر

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

کی مصداق بلاشبہ شیخ الاسلام کا ہر اقدام چاہے وہ امن کا قیام ہو، انتہا پسندی و تنگ نظری کا خاتمہ ہو، مسالک کے مابین اتحاد کی کاوشیں ہوں، بین المذاہب رواداری کا فروغ ہو، دنیا کو عالمی امن کا گہوارہ بنانا ہو، دہشت گردی کو ختم کرنا ہو یا دہشت گردوں کے خلاف احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اعلانِ جنگ ہو؛ ہر اقدام آپ ﷺ کی ذاتِ مقدسہ سے عشق و محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ محبت و عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے سرشار، سنتِ مصطفیٰ ﷺ کا آئینہ دار، دینِ مصطفیٰ ﷺ کی سربلندی میں مصروفِ کار ہے۔ گویا آپ کی حیات

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی

کے مصداق بسر ہو رہی ہے۔ آپ کی قائم کردہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری انسانی تاریخ میں اُفقِ عالم پر اسلام کا معتبر حوالہ ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات اور اسلام کے پُر امن چہرے کو اقوامِ عالم کے سامنے لائے

تحریکِ منہاج القرآن اس دور میں ایک رسول نُما تحریک ہے، رسول ﷺ کا راستہ دکھانے والی، رسول ﷺ کے قریب کرنے والی، رسول ﷺ سے تعلقِ غلامی بحال کرنے والی، رسول ﷺ کی سیرت و سنت کو عام کرنے والی، اسلام کی مٹتی ہوئی اخلاقی اقدار کا از سرِ نو احیاء کرنے والی ہے۔ یہ تحریک بلاشبہ خاتم النبیین حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے کیے گئے اس خدائی فرمان:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. (الانشراح، 4:94)

اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا o

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ. (الضحیٰ، 4:93)

اور بے شک (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلے سے بہتر (یعنی باعثِ عظمت و رفعت) ہے o

کے فیض سے سیراب ہو رہی ہے۔ یہ تحریک اپنے عظیم قائد کی قیادت میں لحہ بہ لحہ اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں ہے۔ جس کا ہر اقدام تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ یہ اسی تسلسل کی ایک کڑی ہے جو امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام نے میدانِ کربلا سے شروع کیا۔

الغرض شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری امنِ عالم کے نگہبان، اخوت کا بیان، محبت کی اذاں، وفا کا کارواں، جہدِ مسلسل کی لازوال داستاں، اور عظمت و رفعت کا عظیم نشاں ہیں۔ آپ کی فکری اور عملی کاوشیں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اسلام کے حقیقی پیغامِ امن و محبت کی خوشبو پھیلا رہی ہیں۔ یورپ کی چکا چوند اور مادیت زدہ ماحول میں بھی لاکھوں نوجوان مردوں عورتوں بوڑھوں اور بچوں کو آپ نے صاحبِ گنبدِ خضراء کی دہلیز پر لا کھڑا کیا ہے۔ شاعرِ انقلاب اسی محبوب قائد کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ آپ وہ عظیم قائد ہیں۔

جس کی گردن نہ باطل کے آگے جھکی
جس کی آواز بُنتی رہی روشنی
علم سے جس کے بٹتی رہی آگہی
فکر سے جس کے تاباں رہی زندگی
جو تقدس کا عظمت کا مینار ہے
گلشن زندگی کی جو مہکار ہے
بے مثال و جریح جس کا کردار ہے
کاروان وفا کا جو سالار ہے
یہ تصور بس اک خوش گمانی نہی
لفظ میرے فقط مدح خوانی نہی
یہ حقیقت ہے لوگوں کہانی نہی
میرے قائد کا کوئی بھی ثانی نہی
وہ جو بولے تو موتی کئی رول دے
وہ جو بولے تو اسرار دیں کھول دے
حکم جس کا محبت کی برسات ہے
علم جس کا محمد ﷺ کی خیرات ہے
بے کسوں بے نواؤں کا قائد ہے یہ
دل سے نکلی صداؤں کا قائد ہے یہ
انقلابی اداؤں کا قائد ہے یہ
رہبر و رہنماؤں کا قائد ہے یہ

المختصر شیخ الاسلام شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال کی امامت کے تقاضے پر کماحقہ پورے اترتے ہیں جو امامِ برحق کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے مری طرح صاحب اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

☆☆☆☆☆

"بہترین امور وہ ہیں جن میں میانہ روی ہے"

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا نظریہ اعتدال و توازن

حضور نبی اکرم ﷺ نے اُمتِ محمدی کو روزمرہ کی زندگی میں اعتدال کا نظریہ عطا فرمایا

عبادات و معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا تعلیماتِ اسلام کا اہم باب ہے

ڈاکٹر شفاقت علی البغدادی الازہری

اسلام اعتدال و توازن اور فطرت و وسطیت کا دین ہے۔ شریعت اسلامیہ اور اس کی جملہ تعلیمات متعدل و متوازن ہیں۔ امت مسلمہ سے عقیدہ وفکر ہو یا عمل ہو ہر سطح پر اعتدال توازن اور تناسب کا مطالبہ و تقاضا کیا گیا ہے چونکہ یہ امر اسلامی معاشرے کی خاصیات میں شمار ہوتا ہے۔

اعتدال اور وسطیت سے مراد ہے وہ امور جن میں افراط و تفریط نہ ہو۔ جو روح اور جسم کے مابین متوازن ہو۔ بلاشک و شبہ وسطیت منہج اسلامی کے اہم اوصاف میں سے میں شمار ہوتی ہے۔ امت مسلمہ امت وسط اور صراط مستقیم امت ہے جو اپنی تمام مساعی و قدرات افراط و تفریط، تربیتی و ثقافتی اور علمی تعمیر و ترقی کو پروان چڑھانے میں صرف کرتی ہے۔

اسی بنا پر اللہ رب العزت نے امت مسلمہ کو امت وسط قرار دیا ہے:

اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (البقرة ،۲:۱۴۳)

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

اللہ تعالٰی نے وسطیت کی تعلیم عطا فرمائی۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے امت محمدی کو اپنی روزمرہ کی زندگی عبادات و معاملات میں اعتدال کا نظریہ عطا فرمایا بلکہ آپ نے انسانی زندگی کے جملہ امور میں توازن و اعتدال کی اہمیت کو صراحت کے ساتھ یوں بیان فرما دیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

خیر الامور أوسطها

بہترین امور وہ ہیں جن میں میانہ روی ہے۔

اللہ رب العزت نے عبادات میں اعتدال کو برقرار رکھنے کا امر دیا ہے، جیسے کہ دوران نماز اپنی آواز میں بلندی اور پستی میں اعتدال کا حکم دیا ہے۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا (بنی اسرائیل :۱۱۰)

اور نہ اپنی نماز (میں قرات) بلند آواز سے کریں اور نہ بالکل آہستہ پڑھیں اور دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار فرمائیں۔

عبادت میں میانہ روی رکھنا بھی تعلیم اسلام کا اہم باب ہے لہذا حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما احسن القصد فی العبادة (کنز العمال)

عبادت میں میانہ روی کتنی اچھی ہے۔

اسی طرح اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرنے میں اعتدال کی تعلیم ہے اور بے اعتدالی و عدم اعتدال کو سخت ناپسند کیا گیا ہے اس لیے کہ ظلم وتشدد، افراط و تفریط، غلو، عدم مساوات وسطیت شریعت اسلامیہ کے خلاف اور منافی ہے۔ اسی لیے خرچ کرنے اور انفاق میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم فرمایا گیا ہے:

اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ (اسراء :۲۹)

اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھا ہوا رکھو (کہ کسی کو کچھ نہ دو) اور نہ ہی اسے سارا کا سارا کھول دو (کہ سب کچھ ہی دے ڈالو)۔

اگر ہم اپنے زمانے میں احوال الناس پر غور و فکر کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں ہر شعبہ حیات میں امت مسلمہ کی تباہی اور بے سروسامانی کا سب سے اہم سبب عدم توازن اور بے اعتدالی ہے۔ مذہب ہو یا معاشرت ہر طرف بے اعتدالی و عدم تناسب کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ شیخ الاسلام نے اس نقصان اور ضرر کے خاتمے کے لیے شبانہ روز جدوجہد اور مساعی سرانجام دیں۔ مذہب ہو یا معاشرت سیاست حتی کہ حیات انسانی کے ہر میدان میں توازن کو برقرار کرنے کی آپ کی کاوشیں نتیجہ خیز ثابت ہوئیں۔

آپ عالم باعمل، دوراندیش اور اپنے زمانے کے احوال پر گہری اور عمیق نظر رکھتے ہیں۔ آپ نے دینِ اسلام کی خدمت مختلف میدانوں میں سر انجام دی ہے۔ تربیت و تعلیمی امتزاج آپ کی تعلیمات کا امتیاز ہے۔ جدت و دوراندیشی آپ کی شخصیت کے دو نمایاں پہلو ہیں۔ تدبر و تفکر، حکیمانہ اسلوبِ دعوت آپ کا خاصہ ہے۔ اسی طرح آداب گفتگو، شستہ انداز تخاطب، جدید علوم اور قدیم کے امتزاج میں میانہ روی کو فروغ دینے بلکہ آپ نے دینی و اخلاقی اقدار کو پروان چڑھانے، اسلامی فکر و آئیڈیالوجی کی صحیح تعبیر پیش کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

دور حاضر میں امت مسلمہ کو اکثر محاذوں پر چیلنجز اور تحدیات درپیش تھیں، علمی وفکری محاذ پر تعصب وشدت، تفرقہ پرستی، افراط وتفریط اور غلو زیادہ نمایاں عناصر تھے۔ امت مسلمہ کا شیرازہ بکھر چکا تھا، ایک مسلمان اپنے ہی مسلمان بھائی کا دشمن نظر آتا تھا۔

انتہا پسندی اور دہشت گردی کے گہرے بادل ہر طرف چھائے تھے، جہالت عام نظر آتی تھی۔ دین کی صحیح تعبیر مفقود ہوگئی تھی، حق گوئی چھپ چکی تھی، دین فروشی عام تھی، مختلف مسالک اور گروہوں کے مابین ایک جنگ جاری تھی۔ شیخ الاسلام کا نظریہ یہ ہے کہ دین اسلام نے عقیدہ و عمل، تعلیم و تربیت، خدمت دین کے تصور اور سوچ وفکر میں الغرض ہر شعبہ ہائے زندگی میں اعتدال و توازن کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ کے طرز عمل کا جائزہ ذیل میں پیش خدمت ہے:

عقیدہ و عمل میں میں اعتدال:

دور حاضر میں فرد کو عقیدہ اعمال و افعال میں افراط و تفریط کا عنصر واضح طور پر شامل ہو چکا تھا، کچھ طبقات عقیدہ میں مضبوط اور عمل میں پہلو تہی برتتے تھے۔ شیخ الاِسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ایسا مضبوط اور پختہ منہج اختیار کیا کہ عقیدہ و عمل کو جمع کیا۔ عقیدہ و عمل کے مابین افراط وتفریط کے ظواہر کو ختم کرنے میں اہم کاوشیں سرانجام دیں۔

خدمت دین میں تصور اعتدال:

شیخ الاسلام نے خدمت دین کے تصور میں موجود بے اعتدالی اور عدم توازن کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ کے زمانہ میں مسلکی و علاقائی بنیادوں پر کام ہو رہا تھا بعض دینی جماعتیں مسلک پروری اور گروہی مفادات کے تحفظ میں مصروف عمل تھیں جس کی وجہ سے معاشروں میں نزاع و جھگڑے، طعن و تشنیع کا نہ ختم ہونے والا طویل سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ خدمت دین کا حقیقی تصور ہمارے معاشرے میں کمزور ہو چکا تھا۔ کچھ طبقات اور گروہ اپنی جماعت اور مسلک کی ترویج کو ہی خدمت گردانتے تھے اور دوسرے مسلک و گروہوں کے افراد کے ساتھ باہم میل جول، گفت وشنید اور اتحاد و اتفاق تو دور کی بات بلکہ ان کو کافر و غیر مسلم ثابت کرنے میں ساری قوت صرف ہو رہی تھی۔ فکری جمود نے معاشرے کو اپنے چنگل میں لے رکھا تھا۔ شیخ الاسلام نے اپنے معتدل طرز عمل، متوازن رویہ اور حکیمانہ پالیسی کے ذریعے اس فکری جمود کو توڑنے میں مساعی جلیلہ پیش کیں دین کے وسیع تصور کو پیش کیا۔ علمی و عملی اور فکری و تربیتی سطح پر آپ نے دین کے صحیح اور حقیقی تصور کو پیش کیا۔

بعض طبقات دین کے ایک پہلو پر کاوشیں مرکوز کیے ہوئے تھے انسانی زندگی کے دیگر شعبوں سے اس کا کوئی تعلق دکھائی نہیں دیتا تھا۔ چنانچہ معاشرے کی سیاسی و اقتصادی، سماجی و معاشرتی، تہذیبی و ثقافتی اور فکر و عملی زندگی کے ساتھ اس کا تعلق دور تک نظر نہ آتا تھا۔ شیخ الاسلام نے دینی زندگی کا جامع تصور دیا اور اس عدم تناسب کی صورت کو ختم کرنے میں اہم

کردار ادا کیا۔ دین کو زندگی کے ہر شعبہ میں قابل عمل اور اس کی تعلیمات میں موجود تصور اعتدال کو اجاگر کیا۔

تعلیم و تربیت :

انسانی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں ایسے تعلیمی ادارے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں جو بیک وقت تعلیم اور تربیت کا انتظام و انصرام کرتے ہیں بدقسمتی سے ہمارے تعلیمی نظام و نصاب میں اس گوشے کو مکمل طور پر اوجھل رکھا گیا ہے۔ ہمیں اپنے معاشرے میں ایسے ادارے نظر آتے ہیں جو ماڈرن تعلیم تو دیتے ہیں لیکن جدت و ماڈرنزم کے نام پر دینی اقدار، اخلاق اور تربیتی امور سے بے بہرہ افراد تیار کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ماضی قریب میں کثیر ایسے تعلیمی ادارے نظر آتے ہیں جن میں دینی علوم تو پڑھائے جا رہے ہیں لیکن عصر علوم سے طلبہ مکمل طور پر لاعلم نظر آتے ہیں ان اسباب کی بنا پر معاشرے میں افراط و تفریط پیدا ہوا رہا ہے شیخ الاسلام نے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے ساتھ ساتھ ملکی، بین الاقوامی سطح پر ہزاروں تعلیمی مراکز قائم کیے۔ جن میں آپ نے ایسا متعدل تعلیمی نظام متعارف جو عصریت و قدیمیت کا حسین مرقع ہے جہاں پر متعدل و باوقار افراد کی تیاری ہو رہی ہے۔

سوچ و فکر میں اعتدال:

معاشرتی و سماجی زندگی میں سوچ و فکر میں اعتدال کا ہونا بہت ضروری ہے۔ سوچ و فکر میں اعتدال سے ہی تحمل و برداشت کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ حضور شیخ الاسلام کی سوچ میں نہ صرف وسعت ہے بلکہ آپ کی معتدل افکار کے مالک ہیں۔ موجودہ زمانے میں مختلف مکاتب فکر میں اس چیز کی کمی نے انتشار و افراتفری کی راہ کو ہموار کیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس آپ نے ہمیشہ مسلکی و گروہی تعصب سے بالاتر ہو ہر ایک کو اپنے ساتھ شانہ بشانہ ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر یکجا صورت میں نظر آتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے کثیر علمی ورثہ عطا فرمایا۔

خوش طبعی میں اعتدال:

انسان کے اندر جہاں دوسرے امور میں اعتدال ہونا ضروری ہے وہاں پر مزاج میں اعتدال بھی انسان کی شخصیت کو نکھارنے کا سبب بنتا ہے۔ خوش طبعی اور مزاح فطرتاً ہر شخص کے موجود ہوتا ہے۔ اسلام قطعاً ایسے طرز حیات کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا کہ انسان خشک طبیعت بن کر ہر وقت دوسرے سے سختی اور کرختگی سے پیش آتا رہے۔ اسلام میں تو کسی دوسرے مسلمان کی طرف مسکرا کر دیکھنا بھی صدقہ ہے۔ لیکن دوسری طرف بے جا ہنسی مزاق کی بھی ممانعت کی گئی اور ہروقت کے ہنسے کو دل کے مردہ ہوجانے کا سبب قرار دیا۔ چنانچہ حضور شیخ الاسلام کی طبیعت اور مزاج میں اس حد تک ہے کہ آپ اپنی نجی مجالس میں ہلکا پھلکا ہنسی مزاق بھی فرماتے ہیں۔ آپ کی مجلس میں بیٹھنے والے کبھی بھی بوریت محسوس نہیں کرتے۔ اکثر اوقات آپ دوست احباب سے خوش طبعی فرماتے ہیں۔ لیکن آپ نے اعتدال اور میانہ روی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا کہ کسی دوسرے کو آپ کی بات سے دکھ پہنچے۔

کھانے پینے میں اعتدال:

ہر شخص کو زندگی کی بقا اور صحت کے حصول کے لیے کھانے پینے کی ضرورت و حاجت درپیش رہتی ہے۔ لیکن اسلام نے کھانے پینے میں بھی اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا۔ حد سے زیادہ کھانا انسان کی صحت کے لیے نہ صرف مضر ہے بلکہ خلاف سنت بھی ہے۔ ہمارے لیے حضور علیہ السلام کا طرز عمل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی غذا سادہ اور متعدل تھی۔ اگر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زندگی کو دیکھیں تو آپ کھانے پینے میں حد درجہ احتیاط برتتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ہمیشہ کھانے پینے میں اعتدال رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں۔

الغرض اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو استقامت و اعتدال کا حکم دیا ہے اور غلو و انحلال سے منع فرمایا ہے۔ شریعت اسلامیہ انتہا پسندی اور تعصب کو رد فرماتی ہے اور مختلف ثقافتی و دینی صورتوں کا احترام کرتی ہے۔ اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں اعتدال و توازن کو برقرار رکھنے اور اس پر چلنے کی تعلیمات عطا فرمائیں ہیں کیونکہ اعتدال و توازن دین اسلام کی خاصیت ہے۔ ☆☆☆☆☆

شیخ الاسلام نے ترقی کے لیے تعلیمی انقلاب کا ویژن دیا

بین المذاہب مکالمہ کی بنیاد رکھ کر امنِ عالم کی راہ ہموار کی

آپ مجدد، عظیم محقق اور مصطفوی انقلاب کے داعی ہیں

ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنی دینی، تعلیمی اور تربیتی مساعی سے شرق و غرب میں اسلام کا پیغام پہنچایا

مسز پروین بھٹہ

ایک ہستی، ایک شخصیت، ایک محقق، ایک مجدد بوستانِ دہر کا گل، افقِ عالم کا تابندہ ستارا لاکھوں دعاؤں کا حاصل، تمناؤں کا مرکز و محور مصطفوی انقلاب کا داعی، امید کی کرن، لاکھوں دلوں کی دھڑکن، جذبوں کا سمندر، جرات کا پیکر، عاشقِ ساقیِ کوثر، محبِ آلِ رسولؐ، عظمت کا عنوان، مستقبل کا وجدان، دھرتی کا ناز، غریبوں کا ہمنوا، جوانوں اور مزدوروں کا عزم، کربلا کا مسافر، ارے یہ کون ہستی ہے؟ جس کا روشن چہرہ جو ماحول کو منور کردے۔

عقابی آنکھیں جن میں ایمان کی چمک، نور بکھیرتی پیشانی جس پہ سجدوں کے نشان، خاموشی میں آب رواں کا ترنم، مسکراہٹ میں کلیوں کا تبسم بولنے میں غنچوں کی چٹک، باتوں میں پھولوں کی مہک خوشی میں گلاب کے اس پھول کی مانند جسے باد صبا گدگدا رہی ہو، غمی میں دریا کا سکوت، غصے میں سمندر کا تلاطم، سادگی میں بنارس کی صبح۔

ان کی سٹیج پر آمد طلوعِ آفتاب کا منظر، ان کی سٹیج سے رخصتی بلبل کا گلوں سے بچھڑنا، سامعین میں ان کی موجودگی ستاروں میں چودھویں کا چاند، ان کا سٹیج کی جانب چلنا کوئل کا سوئے گلستان جانا الفاظ جگنوؤں کا چراغاں ان کے فقرے ستاروں کی قندیلیں ان کے اشارے شمشیر مومن کی کاٹ، ان کی خطابت بحرِ جوش کا مدوجزر، ان کے خطاب کا تسلسل رنگین تتلیوں کا بادل، ان کے دل میں امت کا غم ان کے دماغ میں عظمت رفتہ کی بازیابی کے منصوبے، ان کے خون میں جذبہ جہاد کے شرارے، ان کی نظروں میں نشانِ منزل یعنی مدینہ منورہ۔

ان تمام اوصاف کو جب ہم یکجا اور اکٹھا کرتے ہیں تو جو شخصیت ان تمام خوبیوں سے مزین ذہن کے اوراق پر ابھرتی ہے زمانہ اسے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نام سے جانتا اور پہچانتا ہے۔

میرا قائد اوصاف کا سمندر ہے ان کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ غلام مصطفی ﷺ ہیں وہ اس غلامی کو کائنات کا سب سے بڑا اعزاز سمجھتے ہیں وہ اپنے آقا ﷺ کی اک اک ادا پر سو جان سے قربان ہیں انہوں نے آقا ﷺ کی محبت میں بڑا حساس دل پایا ہے پیارے آقا کا کہیں ذکر آجائے تو ان کی آنکھیں ساون کی برکھا بن جاتی ہیں اور ان کی آنکھوں سے عشقِ رسول ﷺ کی بارش شروع ہوجاتی ہے۔

یہ آپ کا دیا ہوا درس ہے کہ ۱۲ ربیع الاول پر تمام سرکاری عمارتوں اور عاشقِ رسول ﷺ لوگ اپنے گھروں پر بھی چراغاں کرتے ہیں۔ مسجدوں اور محلوں میں محافل میلاد کا انعقاد ہورہا ہے۔ حاضرین کے لیے عمرے کے ٹکٹوں کی قرعہ اندازیاں ہوتی ہیں۔ گلیوں کے نام میلاد سٹریٹ اور چوکوں کے نام میلاد چوک رکھے جاتے ہیں۔ معصوم بچے اور بچیاں نعت خوانی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری وہ نابغۂ عصر ہیں کہ آپ کسی ایک محاذ پر ہی نہیں بلکہ کثیرالجہات پہلوؤں سے اسلامی تعلیمات کے فروغ اور عالمی سطح پر اسلامی تعلیمات کے دفاع میں مصروف عمل ہیں۔

19 فروری کا دن وہ تاریخی دن ہے جس دن مجدد رواں صدی ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جھنگ میں جنم لیا اور اس دن کو PAT اور منہاج القرآن کے جملہ فورمز کے لاکھوں کارکنان قائد ڈے کے حوالے سے سیمینارز اور مختلف قسم کی تقریبات میں اپنے قائد کی سیاسی، علمی، تجدیدی، مذہبی، روحانی، اخلاقی، فلاحی اور انسانیت کو امن دینے کے لیے گرانقدر خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور انفرادی اور اجتماعی طور پر کیک کاٹتے ہیں۔ دعائیہ تقاریب میں اپنے محبوب قائد کی درازیٔ عمر اور ان کی فکر ان کے نظریے کے ساتھ تجدید و وفا کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے تحریک منہاج القرآن کے نام سے انقلابی اور تجدیدی جدوجہد کا آغاز کیا اور مذہبی و روحانی تعلیمی اور فلاحی میدانوں میں گرانقدر کامیابیاں سمیٹیں۔ شدید سردی میں لانگ مارچ اور حبس کی گرمی میں 70 دن کا دھرنا دینا ان کی سیاسی تاریخ میں اپنی حیثیت منوا گیا۔ آئین اور دستور کی بحالی کے لیے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے آرٹیکل 62، 63، 213اور 218 اور دیگر آرٹیکلز کا جو شعور عوام کو دیا وہ آج زبانِ زد عام ہے۔ ”ڈاکٹر طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے“ کا جملہ سیاست کے ایوانوں اور گلی کوچوں میں گونج رہا ہے۔

شیخ الاسلام تعلیمی انقلاب کو قوم کی ترقی کے لیے ناگزیر سمجھتے تھے۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے تحت منہاج یونیورسٹی اور سینکڑوں کالجز اور سکولز کا قیام ان کے وژن کا عملی ثبوت ہے۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت آغوش آرفن ہاؤس، ہسپتال، دیہاتوں میں صاف پانی کی فراہمی اور غریب خاندان کی لڑکیوں کی شادی جیسے پراجیکٹ قائم کیے۔ تجدید دین کے لیے ان کی خدمات تاریخی نوعیت کی ہیں۔ ہزارہا کتابوں کے مصنف ہیں اور پورے عالم میں لاکھوں لوگ ان کتابوں سے اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف ان کا 2010ء میں جاری ہونے والا فتویٰ ایک ایسا ڈاکومنٹ ہے جس نے پوری دنیا میں امن پسندوں کو حوصلہ اور عزم دیا ہے اور خاموش امن پسند اب متحرک ہونا شروع ہوگئے ہیں۔

ان ہی خدمات کے پیش نظر انہیں امن کا سفیر کہا جاتا ہے۔ مذاہب کے درمیان مکالمے کے لیے مشترکات پر اکٹھے ہوکر انسانیت کو محبت اور امن کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے آپ کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں لندن ویمبلے کانفرنس، انسانیت کو محبت اور امن کی دوڑ میں باندھنے کی تاریخ تھی۔ جس میں دنیا کے چھ بڑے مذاہب کے بارہ ہزار افراد نے ایک چھت تلے جمع ہوکر امن کے اجتماعی دعا میں شرکت کی اور پوری انسانیت کو امن اور محبت کا پیغام دیا۔ گلوبل پیس اور یونٹی کے تحت لندن میں ہونے والی کانفرنسز میں ڈاکٹر طاہرالقادری کا پیغام امن و محبت انٹرنیشنل میڈیا کے ذریعے کروڑوں افراد تک پہنچا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا صحافی کہنے پر مجبور ہوگیا کہ دنیا کے کسی کونے میں چلے جاؤ اور کچھ ملے نہ ملے طاہرالقادری کا نام ضرور ملے گا۔

آپ نے پاکستانی عوام کو یہ شعور دیا ہے کہ پاکستان کی ترقی راز سیاسی نظام کی تبدیلی میں چھپا ہے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ دلوں میں جذبہ عشق مصطفیٰ ﷺ کو راسخ اور پختہ کرنے اور عالمی سطح پر اس کا فروغ اور احیاء ہے۔ افریقہ سے لے کر مشرق بعید کے ممالک اور یورپ سے لے کر لاطینی امریکہ، آسٹریلیا، مشرقِ وسطیٰ اور دنیائے انسانیت کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ نے محبتِ مصطفیٰ ﷺ کا آفاقی پیغام نہ پہنچایا ہو اور کئی مسلم اور غیر مسلم ممالک میں اب یہ فریضہ ان کے شاگرد خاص اور منہاج یونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلبہ و طلابات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کی شخصیت اندھیری غار کے دوسرے کنارے پر امید کا نشان دکھائی دے رہی ہے اسلام کے روشن چہرے پر پڑ جانے والی گرد کو صاف کرنے اور اپنے وجدان، فکروعمل اور خداداد صلاحیتوں کے ذریعے آپ پوری دنیا میں ہر پلیٹ فارم پر اسلام کے دفاع کے لیے فکری ونظریاتی اور علمی و عملی محاذوں پر مصروف جدوجہد ہیں۔

شیخ الاسلام نے اپنی دینی، تنظیمی، انتظامی، تعلیمی، تحقیقی، تبلیغی اور روحانی خدمات کے ذریعے شرق تا غرب اسلام کے پیغام محبت و امن کو کامیابی کے ساتھ پہنچا رہے ہیں اور اس پیغام نے یورپ کی چکا چوند میں مادیت کے بتوں کے سامنے سربسجود لاکھوں نوجوان، مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو اٹھا کر صاحب گنبد خضریٰ کی دہلیز پر لا کھڑا کیا ہے۔

قرآن کی آیتوں سے خیرات لینے والا
دامانِ شہرِ شب میں سورج اگا رہا ہے
ملت کی کشتیوں کے گرداب ابتلاء میں
طیبہ کے ساحلوں کا راستہ دکھا رہا ہے

شیخ الاسلام کی تعلیمات اور تبلیغ ان کی کتب لٹریچر اور کارہائے نمایاں دیکھتے ہوئے کثیر تعداد میں یورپ اور دیگر غیرمسلم ممالک کے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوچکے ہیں۔

ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ پاکستان ہو یا دیگر ممالک عموماً فلم ٹیلی ویژن کے اداکاروں، گلوکاروں اور کھلاڑیوں وغیرہ کے بال، لباس کو کوئی خاص انداز (Style) نوجوان طبقے میں مشہور ہوجاتا جبکہ آج تک کسی مذہبی لیڈر کا کوئی انداز اس طرح پسند نہیں کیا گیا مگر ڈاکٹر طاہرالقادری وہ شخصیت ہیں کہ جس نے ایک خاص انداز کی ٹوپی سر پر رکھی تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹوپی لاکھوں سروں پر نظر آنے لگی دوسرے لفظوں میں وہ ٹوپی جس نوجوان کے سر پر رکھی ہوئی نظر آجائے تو سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ نوجوان اپنے لیڈر کی ایک صدا پر مصطفوی انقلاب کے لیے اپنا سر پیش کرسکتا ہے۔

مجھ سے اگر کوئی پوچھے کہ قائد کسے کہتے ہیں تو میرا جواب ہوگا کہ قائد وہ ہندسہ ہوتا ہے جس کے بغیر جینے بھی صفر ہوں وہ صفر ہی رہتے ہیں ان کی کوئی قیمت نہیں ہوتی حقیقت یہ ہے کہ مجدد رواں صدی شیخ الاسلام اپنے عہد کا وہی ہندسہ ہے جس کے ساتھ لگنے سے لاکھوں بے جہت لوگ منزل آشنا ہوکر مقصد حیات پا رہے ہیں۔

شیخ الاسلام نے اپنی دینی، تنظیمی، انتظامی، تعلیمی، تحقیقی، تبلیغی اور روحانی خدمات کے ذریعے شرق تا غرب اسلام کے پیغام محبت و امن کو کامیابی کے ساتھ پہنچا رہے ہیں

الغرض ڈاکٹر محمد طاہرالقادری وہ نابغۂ عصر ہیں کہ آپ کسی ایک محاذ پر ہی نہیں بلکہ کثیرالجہات پہلوؤں سے اسلامی تعلیمات کے فروغ اور عالمی سطح پر اسلامی تعلیمات کے دفاع میں مصروف عمل ہیں۔

19 فروری کی خوش نصیب ساعتیں مبارک ہوتمہیں کہ جس کے تاریک آنگن میں چراغِ مصطفوی کی کرنوں نے طاہرالقادری کے روپ میں جنم لیا کون ہے جو زمان و مکان کی پیشانی سے ان کرنوں کی ضیاء کو مٹا سکے جو پیشانی ہر گھڑی اور ہمہ وقت اپنے خالق و مالک اور عظیم پروردگار کے حضور سجدہ ریز ہے۔

ے ایک مدت سے سلگتے چیختے ماحول میں
ابر رحمت کی طرح برسے گا طاہر قادری
گونجنے کو ہے فضا پھر نعرۂ تکبیر سے
کفر کے لات و ہبل توڑے گا طاہر قادری
ظلمتِ آفاق میں چمکے گا طاہر قادری
اک نئی تاریخ پھر لکھے گا طاہر قادری

ان شاء اللہ

ہم اپنے قائد کو ان کی 70ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کی قیادت میں اسلام کو سپر پاور بنائے آمین۔ ☆☆☆☆☆

شہرِ ظلمات میں ہاں اک دیا ہے روشن
اپنے فیضان سے تاباں یہ اجالے رکھنا
تندیٔ بادِ مخالف نہ بجھانے پائے
میرے قائد میرے طاہر کو سلامت رکھنا

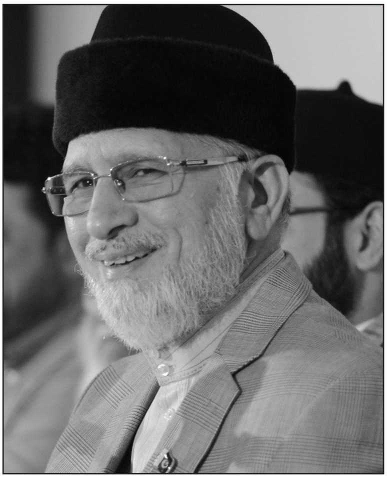

عصرِ حاضر میں اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ
ملتِ اسلامیہ کے مسیحا اور مجدد وقت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی 70 ویں یوم ولادت پر
صمیمِ قلب سے مبارکباد اور
سلامِ عقیدت و تحسین پیش کرتی ہیں۔

بارگاہِ خدائے لم یزل میں ان کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لیے دعا گو ہیں

منجانب: منہاج القرآن ویمن لیگ کراچی زون

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شیخ الاسلام کی 70 ویں سالگرہ کے موقع پر مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے تاثرات

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری (صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی و تحقیقی اور تجدیدی خدمات کا دائرہ ہمہ جہتی ہے۔آپ نے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے اپنے علمی و تربیتی کردار کے ذریعے ہر عمر اور ہر طبقۂ فکر کے افراد کو فکری و نظریاتی سطح پر رہنمائی مہیا کی ہے۔آپ کی تعلیمی و تربیتی مساعی کے مرکز و محور نوجوان رہے ہیں۔عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوانوں کو مستقبل کا معمار اور قوموں کی علمی، فکری، ثقافتی، سیاسی، معاشی، سماجی اقدار کا وارث قرار دیا جاتا ہے اور گزشتہ کئی دہائیوں سے مختلف دانشور حضرات فخر کے ساتھ یہ اعداد و شمار شیئر کرتے ہیں کہ پاکستان کی کل آبادی کا 65 فیصد طبقہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ دوسری طرف آبادی کے اس غالب طبقہ کو ایک اچھا انسان، باعمل مسلمان اور حقیقی معنوں میں مستقبل کا معمار بنانے کے لئے تسلی بخش اقدامات نظر نہیں آتے۔شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ادارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھنے سے پہلے اور بعد میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں کو فوقیت دی۔افراد معاشرہ اسی وقت معاشرے کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں جب ان کو عصری علوم سے بہرہ مند اور ان کی اسلامی تعلیمات اور اقدار کے مطابق اخلاقی تربیت کی جائے۔الحمدللہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تعمیرِ کردار کے اس اہم فریضہ کو احسن انداز میں انجام دیا ہے اور ان کی تعلیمی، تربیتی مساعی سے لاکھوں خواتین و حضرات کی زندگیاں مصطفوی انقلاب سے ہم آہنگ ہوئی ہیں۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے 70 ویں یوم پیدائش پر اندرون اور بیرون ملک تنظیمات و کارکنان مسرت کا اظہار کر رہے ہیں۔بہترین خراج تحسین یہ ہے کہ شیخ الاسلام کی زندگی کو اپنے لئے ماڈل بنایا جائے۔انہوں نے جس طرح اسلام اور انسانیت کی خدمت اور علم سے محبت کی، اسی راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنے قائد کے ساتھ حقیقی معنوں میں تجدیدِ عہدِ وفا کیا جائے۔

Mrs. Fizzah Hussain Qadri

Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri has inspired the generations through his personality, knowledge, wisdom, contributions and unmatched efforts throughout his life under the aegis of Minhaj-ul-Quran International. Alhamdullilah his 70 years life is no more than a blessing of Allah Almighty as he has been a mentor and spiritual guide in this era. I pray for his long and healthy life and would urge everyone to seek inspiration from him in every sphere of life.

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان (نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل)

اللہ کا کروڑ ہا شکر کہ ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 70 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو صحت و تندرستی کے ساتھ سلامت رکھے اور وہ اسی طرح دین اور انسانیت کی خدمت کا فریضہ ادا کرتے رہیں۔ بہت کم شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو خواب دیکھتی ہیں اور اللہ انہیں انکی زندگی میں ہی تعبیر کے رنگ عطا کر دیتا ہے۔ اللہ کی عطائیں اور فضل کی بارش ہر کس و ناکس پر نہیں ہوتی۔ ذات اور خواہشات کی نفی کر کے مخلوق خدا کی خدمت کرنے والوں سے اللہ راضی ہو جاتا ہے اور پھر اپنی نعمتوں کے خزانوں کے در کھول دیتا ہے۔ شیخ الاسلام بھی انہیں چنیدہ بندگان خدا میں سے ہیں کہ جنہیں اللہ نے دین اسلام کی خدمت کیلئے چنا اور پھر استقامت بھی عطا کی۔ آج شیخ الاسلام کے سینکڑوں موضوعات پر کئے جانیوالے ہزاروں خطابات اور طبع ہونیوالی سینکڑوں کتب سے شرق و غرب میں لاکھوں نفوس مستفید ہو رہے ہیں۔ بالخصوص نوجوان شیخ الاسلام کی امن فلاسفی کے باعث ایمان کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ میں بار دگر اپنے قائد کو 70 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ رب العزت کے حضور بصد عجز و نیاز دعا گو ہوں کہ انکا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہمہ جہت شخصیت کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ شیخ الاسلام نے اپنے فکر و فلسفہ کی بنیاد قرآن پر رکھی ہے اور امت مسلمہ کو اپنے کھوئے ہوئے مقام کے حصول کی لگن سے جوڑا ہے۔ آپ کی علمی مساعی ہر عمر اور ہر طبقہ فکر کے افراد کے لیے ہیں۔ دور حاضر میں امت مسلمہ کو جن مسائل کا سامنا ہے ان کے حل کا شعور بیدار کرنا آپ کی جدوجہد کا نمایاں پہلو ہے۔ میں آپ کے 70 ویں یوم پیدائش کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ علم و آگہی کا یہ بحرِ بیکراں ہمیشہ تشنگان علم کو یونہی فیض یاب کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا کرے اور آپ کا سایہ ہمیشہ ہم پر قائم و دائم رکھے۔

سدرہ کرامت (ناظمہ منہاج القرآن ویمن لیگ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دین کی مٹی ہوئی اقدار کے احیاء کے لیے تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی اور یہ تحریک اپنے قائد کی قیادت میں سوئے منزل رواں دواں ہے۔ آپ نے ہر شعبہ زندگی میں کامیابی کے ساتھ خدمتِ دین اور خدمتِ انسانیت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ آپ اسلاف کی علمی روایات کے امین ہیں اور عصرِ حاضر کے مجدد ہیں۔ میں آپ کو 70 ویں یوم ولادت پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آپ کے علمی، تحقیقی اور تجدیدی کام پر خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے۔

ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ پنجاب)

ڈاکٹر طاہرالقادری ایک بلند پایہ علمی شخصیت ہیں، انہوں نے تعلیم اور ویلفیئر کے شعبے میں بے مثال ادارے قائم کیے اور پسماندہ اضلاع کے عوام پر علم کے دروازے کھولے، علم اور امن کی خدمت کے حوالے سے ان کی خدمات قابل تعریف ہیں۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پاکستان کا فخر اور ایک بین الاقوامی شخصیت ہیں، انہوں نے اسلام کا پرامن چہرہ پوری دنیا میں متعارف کروا کر اسلام اور عالم اسلام کی بے مثال خدمت کی، میں دعا گو ہوں کہ وہ صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے درمیان رہیں۔ میں انکو انکی 70 ویں سالگرہ مبارکباد اور ڈھیروں دعائیں دیتی ہوں۔

پروین سرور، بیگم گورنر پنجاب (چیئرمین سرور فاؤنڈیشن)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک بین الاقوامی شہرت یافتہ علمی, مذہبی، فلاحی شخصیت اور بین المذاہب رواداری کے فروغ کی ایک معتبر اور موثر آواز ہیں فی زمانہ مشرق اور مغرب کے درمیان فکری رابطہ کا ایک قابل بھروسہ ذریعہ ہیں ان کے ادارہ منہاج القرآن نے نوجوان نسل کو امن اور علم سے محبت کرنا سکھایا ہے اور یہ ان کی ایک قابل تقلید دینی اور انسانی خدمت ہے، میں انھیں ان کی 70 ویں سالگرہ پر مبارک باد دیتی ہوں اور ان کی صحت و تندرستی کے لیے دعا گو ہوں۔

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

(ڈائریکٹر فارن افیئرز حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک محبِّ وطن، نامور مذہبی سکالر، بلند پایہ علمی شخصیت اور ایک ہزار سے ذائد کتابوں کے مصنف ہیں، انہوں نے اپنے علمی، تحقیقی، اصلاحی، سیاسی کردار اور جدوجہد سے اہل پاکستان کی خدمت کی، بالخصوص خواتین اور نوجوانوں کی کردار سازی کیلئے ان کی مساعی قابل تقلید اور قابل رشک ہیں، منہاج القرآن اسلام کی انتہا پسندی سے پاک تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کر رہا ہے، اس کا سہرا ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے سر ہے، میں ان کی انکی درازی عمر اور صحت و عافیت کے لیے دعا گو ہوں۔

شعوانہ بشیر (ممبر صوبائی اسمبلی PTI)

میں ڈاکٹر طاہر القادری کو مبارکباد پیش کرتی ہوں ان کی خدمات پر جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے ان کا اس ملک وقوم پر بڑا احسان ہے انہوں نے اپنے ادارے کے ذریعے طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا بالخصوص خواتین کو معاشرے میں خود مختار حیثیت دی۔ جس کی وجہ سے وہ اشاعتِ دین کے شعبہ سے وابستہ ہیں جو مختلف حصوں میں جا کر کانفرنسز کرتی ہیں۔ گھریلو ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں ادا کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے ملک وقوم کی بیٹیوں کو ایک راہِ ہدایت دکھائی ہے کہ دین کے تقاضوں کے مطابق زندگی کیسے گزاری جاتی ہے۔ اس پر علامہ صاحب کی خدمات کو جتنا سراہا جائے کم ہے۔ جس طرح سے انہوں نے امن وسلامتی اور دین کا پیغام عام کیا ہے وہ آج کے دور کے مجدد میں شامل ہوتے ہیں۔ جس طرح ہمارے وزیراعظم عمران خان نے پاکستان کو ریاست مدینہ بنانے کا عزم کیا ہے ہمیں علامہ صاحب کی صلاحیتوں اور علم کے خزانوں سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ وہ ملک پاکستان کو ریاست مدینہ بنانے میں بھرپور کردار ادا کر سکتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تحریک کو کامیاب کرے۔ اللہ ان کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ ہمیں اور اس ملک وقوم کو ان کی بہت ضرورت ہے۔

بشریٰ رحمٰن (نامور ادیبہ، شاعرہ، دانشور، کالم نویس اور سیاستدان)

شیخ الاسلام جیسے لوگ تقویٰ، طہارت اور سلوک وتصوف کے تمام اسرار و رموز اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کے آزمائے ہوئے چنیدہ مقبول، منظور اور محبوب بندے ہیں جو آفتاب نبوت ﷺ سے علم اور عمل کی خیرات لے کر پوری انسانیت میں بانٹ رہے ہیں۔ ان کا علمی، تحقیقی اور تجدیدی کام نسل در نسل قیامت تک ذہنوں کو زندگی، آنکھوں کو نور اور ہاتھوں کو توانائی عطا کرتا رہے گا۔ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور ان کے ادارہ منہاج القرآن کے لیے میری دعائیں ہیں۔ اللہ پاک انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ یونہی تشنگان علم کو بہرہ ور کرتے رہیں۔

صاحبہ افضل (اداکارہ، اینکر پرسن)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دین اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جن پر ہمیشہ فخر کیا جاتا رہے گا، اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کی توفیقات میں مزید اضافہ کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ میں انکوسترہویں سالگرہ مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پرسوز، یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے

قیادت کے اوصاف سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

قیادت کے فرائض انجام دینے والے شخص کا علم وحکمت سے متصف ہونا لازمی ہے

شیخ الاسلام نے حصولِ علم کے لئے شرق وغرب کے ممتاز علماء سے اکتساب فیض کیا

سُمیہ اسلام

قیادت عربی زبان کا لفظ ہے جو قود سے لیا گیا ہے یعنی کسی کے آگے چلنا، رہبری اور راہنمائی کرنا وغیرہ، حکمران اوررہبر ایک قسم کا قائد ہے جو پوری قوم کی کشتی کو سعادت اورخوش بختی کے ساحل پر بھی لاسکتا ہے اور قوم کی بدبختی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

تاثیر وکردار کے مجموعہ کوقیادت کہتے ہیں اور قائد سے مراد ایک ایسا شخص ہوتا ہے جب اسے کوئی ذمہ داری یا عہدہ عطا کیا جائے تووہ اسے اپنے منصب کے شایان شان انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ قیادت کوئی آسان اور معمولی کام نہیں ہے کہ جس کی انجام دہی کی ہرکس و ناکس سے توقع کی جائے۔قیادت کا ہردم اندرونی و بیرونی چیلنجز سے سامنا ہوتا رہتا ہے ۔ان چیلنجز سے عہدہ براں ہوکر ہی قیادت اعتماد ،استحکام اور قبولیت کا درجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔گوناں گوں مسائل اور چیلنجز کے باعث قیادت کی باگ ڈور ہمیشہ اہل افراد کے ہاتھوں میں ہونا بے حد ضروری ہے۔ معاشرے کو درپیش تمام مسائل کا حل ایک فرد واحد سے خواہ وہ کتنی ہی اعلیٰ صلاحیت وکردار کا حامل کیوں نہ ہوممکن نہیں ہے۔اکیلے انسان کا قیادت کی ذمہ داریوں سے عہدہ براں ہونا بھی ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

چندخصوصیات ایسی ہیں جو انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز ونمایاں کرتی ہیں جن میں قیادت (لیڈرشپ) بھی شامل ہے۔قیادت کا بنیادی مقصد انسانوں کی درست رہنمائی اور ان کے مسائل کا آسان حل فراہم کرنا ہوتا ہے۔ باشعور، باصلاحیت اور دیانت دار قیادت نہ صرف انسانی مسائل کے حل میں ہمیشہ مستعدو سرگرم رہتی ہے بلکہ معاشرے کی خوشحالی امن اور ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔قیادت متعین مقاصد کے حصول کے لئے عوام کو بلاجبر و اکراہ ایک طئے شدہ سمت پر گامزن کرنے کا نام ہے۔

نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل دنیائے انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ ہر طرف ظلم وستم کا بازار گرم تھا، رقص وسرور میں ڈوبے عیش پسند ناعاقبت اندیش رہ نماؤں اور بادشاہوں کوعوام کی ذرہ برابر بھی فکر نہ تھی بلکہ وہ وقتا فوقتا انھیں اپنے عتاب کا شکار بناتے رہتے تھے۔مگر یہ بادل چھٹا اور آفتاب کی شکل میں ایک عظیم رہ نمانمودار ہوا جس نے لوگوں کو معرفت خداوندی کے ساتھ قیادت وسیادت کے اصول سمجھائے۔ لوگوں کے دکھ درد بانٹ کر انھیں حقیقی زندگی جینا سکھایا اور بتایا کہ بہترین انسان ہی بہتر قائدانہ کردار پیش کرسکتا ہے۔حقیقی قائد وہ ہے جو امانت دار، امن وامان کا خواہاں اور انسانوں کی ضروریات پوری کرنے والا ہو نہ کہ عیش وعشرت کا خواہاں ہو۔ یہ بہتر قیادت عملی طور پر کیسے ممکن ہے۔آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی سے اس سوال کا جواب فراہم کیا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

تم میں کا ہر شخص ذمہ دار ہے، ہرایک سے اس کی

رعیت کے سلسلے میں میں باز پرس ہوگی۔

بلاشبہ قیادت ایک عظیم الشان اور جلیل القدر منصب ہے لیکن اس کی عظمت وجلالت کی وجہ سے قیادت کے کسی بھی حکم پراندھا دھند عمل نہیں کیا جاسکتا۔قیادت کے احکامات ونظریات کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔ اگر وہ قرآن وسنت کے اصولوں پر پورے اترتے ہوں تب ہی قابل قبول اور واجب العمل ہوں گے ورنہ یک لخت انھیں نامنظور کردیا جائے گا۔

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُواْ أَطِیعُواْ اللّهَ وَأَطِیعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِی الأَمْرِ مِنكُمْ (النساء : 59)

اے ایمان والو !اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اوراپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی۔

سورۃ النساء کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی ایک مستقل اطاعت کا درجہ رکھتی ہے۔ اولوالامر کی اطاعت مستقل اطاعت کے درجے میں نہیں آتی بلکہ یہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ (قرآن وسنت کے احکامات) کی اطاعت کے ساتھ مشروط ہے۔قیادت (الوالامر) کے احکامات ونظریات قرآن کے قطعی نصوص و احادیث رسول ﷺ سے متضاد نہ ہوں۔ صاحبان امر (قیادت) کے نظریات ، اقوال و اعمال اگر قرآن اور سنت رسول ﷺ سے ٹکرائیں تب یہ ہرگز لائق اتباع و قابل اطاعت نہیں ہوں گے اوراس کا انکارکرنے والے نہ تو غلطی پر ہوں گے اور نہ ہی باغی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حکام ہوں گے جو نیک بھی ہوں گے اور فاسق بھی،تم ان کے احکام سننا جو حق کے موافق ہوں،ان کی اطاعت کرنا اوران کی اقتدا میں نماز پڑھنا اور اگر وہ نیک کام کریں تو اس میں ان کا بھی نفع ہے اور تمہارا بھی اور اگر وہ برے کام کریں تو ان کو ضرر اور تمہیں فائدہ ہوگا۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ گویا قیادت مطلق العنان نہ ہو بلکہ احکامات خداوندی ،سنت رسول ﷺ کی روشنی میں متقی ،باشعور اور اہل علم افراد کی مشاورت سے خلق خدا کی درست رہنمائی کے فرائض انجام دیتی ہو۔اللہ رب العزت نے انسان کے پیکر خاکی میں قیادت و سیادت ،رہنمائی اور ہدایت کے ظاہری و باطنی بیش بہا قوتیں ودیعت فرمائی ہیں جن سے انسان کی قدر ومنزلت میں اضافہ ہوا ہے۔ اساتذہ اپنے تلامذہ کو،اکابر اپنے اصاغر ،راعی اپنی رعیت ،بڑے اپنے چھوٹوں کو زندگی کے راز ہائے سربستہ اور زندگی بسر کرنے سلیقے وطریقے سکھاتے آئے ہیں اور یہ علم وفن انسانی زندگی کے آغاز سے ہی نسل درنسل منتقل ہوتا چلاآرہا ہے۔ قیادت کے منصب جلیلہ پر فائز ہونے کے لئے قرآن وسنت کی روشنی میں صراحت کردہ شرائط کی تکمیل لازمی ہے۔کسی بھی فرد کو اپنا قائد منتخب کرنے سے قبل قرآن وسنت کی بیان کردہ شرائط کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ بات ہمیں ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ قائد بنے بنائے نازل نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان کی صورت گری میں تربیت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔

آج انسان کوایک ایسے قائد وآئیڈیل کی ضرورت ہے جو زندگی کے ہرشعبے میں اس کی رہنمائی و رہبری کرسکے جس کی زندگی میں اعتدال وتوازن ہو۔قائد کے بیان کردہ اصول وقوانین انسانی فطرت کے عین مطابق ہوں۔قیادت و سیادت پر لکھی گئی ہزاروں کتابوں اور دنیا کی نامور شخصیات کے حالات زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اثر کا دائرہ بہت ہی محدود ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے اثر کا دائرہ بسیط ومحیط ہے۔

اخلاص:

قیادت کی کامیابی و کامرانی میں اخلاص کا کلیدی کردار ہوتا ہے۔قیادت یقیناً ہمیشہ وقتی مصلحتوں اور تقاضوں کے گھیرے میں رہتی ہے لیکن قائد کا اخلاص وللّٰہیت اسے وقار و مرتبہ عطا کرتا ہے۔عبادات میں اگر اخلاص شامل نہ ہوتو فرض تو ادا ہوجائے گا لیکن عرفان الٰہی کی دولت سے انسان محروم رہے گا۔سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دعوت حق پر آپ ﷺ کو مکہ کے بت پرستوں نے کتنی اذیتیں نہ دیں ،کیسے کیسے لالچ آپ ﷺ کونہیں دیئے گئے لیکن آپ ﷺ کے پائے استقامت واخلاص میں کوئی فرق نہیں آیا۔آپ ﷺ

نے ہر طرح کی اذیتیں برداشت کیں اور ہر قسم کی لالچ کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔ دنیا گواہ ہے کہ یہ مشقتوں اور آزمائشوں کا دور ختم ہوگیا اور صرف 23 سالوں میں صفحہ ہستی پر ایک ایسا عظیم انقلاب رونما ہوا جس نے ہر ظلم، ہر باطل کو خس و خاشاک کی طرح بہادیا۔کسی بھی تحریک انجمن اور تنظیم کے قائد اور کارکنان میں خلوص نیت کا پایا جانا اہم ہے۔جب قائد وقوم اخلاص سے متصف ہوجاتے ہیں تو ان کے قدموں تلے عظمتوں اور رفعتوں کے پرچم سرنگوں ہوجاتے ہیں۔

علم:

علم ملک و ملت کے لئے قلعہ اور ذرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔علم میں انسانوں کی بھلائی،بہتری،ترقی ،استقامت ،تزکیہ ،رشد و ہدایت ،سعادت مندی اورنسلوں کا تحفظ پنہاں ہے۔علم سے ذہن و دل روشن ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کوعلم کے ذریعے فرشتوں پر برتری عطا فرمائی۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (البقرہ:31)

اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا، اور فرمایا: مجھے ان اشیاء کے نام بتا دو اگرتم (اپنے خیال میں) سچے ہو۔

قیادت کے تقاضوں میں علم وحکمت کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔علم سے آدمی میں خیر وشر کی تمیز پیدا ہوتی ہے۔ قائد میں عام افراد سے زیادہ علم کا ہونا ضروری ہے۔علم انسان میں عدل وتوازن پیدا کرتا ہے۔علم کی وجہ سے انسان میں خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر:28)

بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔

علم کی وجہ سے اعمال میں حسن وخوبی پیدا ہوتی ہے۔انسان کا عقیدہ ،اخلاص اور سنت کی پیروی علم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات عیاں ہے کہ قیادت کے فرائض انجام دینے والے شخص کا علم وحکمت سے متصف ہونا لازمی ہے۔قیادت کا ضروری علوم سے لیس ہونا لازمی ہے تاکہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی درست طریقے سے انجام دے سکے اور وقت ضرورت دوسروں کی تربیت کے فرائض بھی بہتر طور سے انجام دے سکے۔قائد کے علم میں اتنی وسعت ہو کہ دوسرے مشورے اور رہنمائی کے لئے اس کی طرف دوڑے چلے آئیں۔

حکمت:

عقل وحکمت قیادت کی تیسری شرط ہے ۔ایک عام انسان کے بہ نسبت قائد کا زیادہ عقل مند ہونا بہت ضروری ہے تاکہ وہ اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآں ہوسکے اورعوام کی رعایت کرسکے۔عقل وحکمت اور دانشوری سے قائد میں تجربہ،فکر اور تدبیر کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔قائد میں عقل وحکمت جیسے اوصاف کو لازمی گردانا جاتا ہے ۔قائد اپنی دانشوری کو بروئے کار لاتے ہوئے بہت احتیاط سے گفتگو کرتا ہے۔ دانش مندی اور حکمت مظاہرعقل میں سے ایک عظیم مظہر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ (البقرہ: 269)

جسے چاہتا ہے دانائی عطا فرما دیتا ہے، اور جسے (حکمت و) دانائی عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہوگئی، اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں۔

قیادت کے فرائض انجام دینے والے اشخاص کے لئے قرآن اور سیرت رسولﷺ کا مطالعہ لازمی ہے ۔قرآن مجید ایک کتاب انقلاب ہے۔قرآن نہ صرف عصر حاضر کے فتنوں اور چیلنجز کا سامنا کرنے کی طاقت رکھتا ہے بلکہ تمام مسائل کا کامیاب حل بھی فراہم کرتا ہے۔علم وحکمت ،دانش و بینائی کے لئے قائدین کواس کتاب الٰہی سے رجوع کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ امن وانصاف کو دنیا میں رائج کیا جاسکے۔

یقین واعتماد:

قیادت کے تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ قائد کو اپنی ذات پر کامل اعتماد ہو اور قوم کو اپنے قائد کی صلاحیتوں پر۔ اعتماد قیادت کی اعلیٰ، اساسی اور گراں قدر خصوصیت ہے۔ قائد جتنا پراعتماد ہوگا اسی قدر وصائب رائے ہوگا۔

عوام میں اعتماد پیدا کرنے سے پہلے قائد کا اللہ کے بعد اپنی ذات پر کامل یقین و اعتماد ضروری ہے۔ اعتماد جرأت کو جنم دیتا ہے۔ ایک پر اعتماد قیادت اپنے پیروکاروں میں اعتماد و یقین کی ایسی فضا پیدا کردیتی ہے کہ گدا بھی بادشاہوں کے جاہ و جلال کو خاطر میں نہیں لاتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اللہ کی ذات پر کامل یقین اورخود اعتمادی ہی تھی کہ وہ دہکتی آگ کے شعلوں میں کود پڑے اور ان کے پائے استقامت میں ذرہ برابر بھی لغزش نہیں آئی۔ بہ زبان علامہ اقبالؒ

بے خطر کود پڑا آتش نمرو د میں عشق
عقل ہے محوئے تماشہ لب بام ابھی

اللہ پر یقین اور اپنی ذات پر جب اعتما د ہوتو نصرت الٰہی مدد کے لئے پہنچتی ہے۔جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں ارشادفرمایا:

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ (الانبیا:69)

ہم نے فرمایا :اے آگ !تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سراپا سلامتی ہو جا۔

مقصد سے آگہی / نصب العین:

قائد کا نصب العین اس کی قوم کا نصب العین ہوتا ہے۔ دوراندیش ولائق قیادت اپنے ملک وقوم کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مقاصد کو وضع کرتی ہے۔قائد کا فرض ہے کہ وہ متعین مقاصد کو صاف اور شفاف انداز میں پوری قوم کے آگے پیش کرے اور خیال رہے کہ مقاصد کے متعلق قائد اورقوم میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔مقاصد واضح ہوں اور مقاصد کے ادراک وتفہیم میں کسی کو بھی کسی قسم کی دشواری نہ پیش آئے ۔ اللہ تعالیٰ نے واشگاف الفاظ میں زندگی کا مقصد و مدعا بیان کردیا ہے۔

میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔ (الذاریات)۔

اگر ایک جگہ اللہ نے حسن عمل کومقصد زندگی قرار دیا ہے:

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (الملك:02)

جس نے موت اور زندگی کو (اس لئے) پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے۔

قرآن کی ان آیات سے جہاں انسان کے مقصد حیات اور زندگی کی کامیابی کے راز سے پردہ اٹھا جاتا ہے وہیں قیادت کے مقاصد بھی بڑے واضح انداز میں ہمارے سامنے آجاتے ہیں لوگوں میں بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے۔مقاصد پوری قوم کی آرزؤ ں اور تمناؤ ں کا مرکز ہو تے ہیں اسی لئے قائد مقاصد کے تعین میں اپنے ملک وقوم کے معاشی، سیاسی، معاشرتی، اخلاقی، مذہبی، دینی اورعلمی حالات کو پیش نظر رکھے۔

قوانین واصولوں کی پاسداری:

قائد اگر پابند ڈسپلن ہوتو اس کا خوش گوار اثر معاشرے ،ماحول اورعوام پربھی مرتب ہوتا ہے۔قائد کی ذات اصول وقوانین سے بالاترنہیں ہوتی ہے۔عوام کے ساتھ قائد کی اصول وقوانین پرعمل پیرائی لازمی ہے۔ قیادت کی اصول پسندی سے اس کے رعب، دبدبے اورمقبولیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔نبی کریمﷺ نے اپنی حیات طیبہ سے ہم کو قانون کی پاسداری اور اصول پسندی کی تعلیم دی ہے۔ نبی کریمﷺ نے چوری کی مرتکب عرب کی ایک معزز وبا اثرخاتون کے ہاتھ کاٹ دینے کا جب حکم جاری فرمایاتو اس کے قبیلے والوں نے رسوائی اور سزا سے بچنے کے لئے آپﷺ سے سفارش کی۔ آپﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلی قومیں اس لئے تباہ ہوگئیں کہ جب کوئی بڑا غلطی کا ارتکاب کرتا تو مختلف حیلوں،بہانوں سے سزا سے بچ جاتا اور جب کوئی عام انسان کسی فعل قبیح کا مرتکب ہوتا تو سزا پاتا۔ آپﷺ نے فرمایا اگر فاطمہؓ بنت محمدﷺ بھی

چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ یہ حدیث مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اصولوں کی پاسداری اور حدود کے نفاذ میں تعلقات اور قربت داری کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ قائد میں جب اصولوں پسندی کا یہ جذبہ بیدار ہوجاتا ہے تو ہر طرف امن و امان کا دور دورہ رہتا ہے۔ امیر غریب الغرض معاشرے کے ہر فرد کے حقوق محفوظ ہوجاتے ہیں۔

اعتدال:

ہر کام کو عمدگی سے انجام دینے کے لئے اعتدال و توازن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام زندگی کے ہر شعبے میں ہمیں اعتدال کی راہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا (سورہ البقرۃ:143)

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا۔

اللہ رب العزت نہ صرف امت کے ہر فرد کو اپنی زندگی میں اعتدال و توازن برقرار رکھنے کا حکم دیتے ہیں بلکہ ہادی اعظم ﷺ کو بھی اعتدال والی روش اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ قیادت کے مطلوبہ اوصاف میں اعتدال اور توازن کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ہر شخص کو اور بالخصوص قائد کو اپنی زندگی میں شدت پسندی، افراط و تفریط اور غلو سے اجتناب کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنا چاہئے۔

شجاعت:

قائد میں شجاعت کا ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر امارت، قیادت و سیادت ممکن نہیں ہے۔ سیرت طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سے زیادہ حسین اور بہادر تھے۔ نبی ﷺ کا شجاعت، بہادری اور دلیری میں بھی مقام سب سے بلند اور معروف ہے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ دلیر تھے۔ نہایت کٹھن اور مشکل موقع پر جبکہ اچھے اچھے جانبازوں اور بہادروں کے پاؤں اکھڑ جاتے آپ ﷺ اپنی جگہ برقرار رہتے، پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے ہی بڑھتے چلے جاتے اور کبھی پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے شعلے خوب بھڑک اٹھتے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی آڑ لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی دشمن کے قریب نہ ہوتا۔ (الرحیق المختوم)

سخاوت:

سخاوت ایک عبادت اور اللہ کی نعمتوں کے شکر کا نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سخاوت کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی ہے۔ آپ ﷺ نے ہر چیز کو اللہ کی راہ میں لٹا دیا اور جتنا بھی تھا سارا کا سارا اللہ کی راہ میں قربان کردیا اور اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ رکھا۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی نے مانگا تو آپ نے انکار نہیں کیا، حتیٰ کہ ایک آدمی نے بکریوں سے بھری وادی کا سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ بھی دے دی۔ امت سے آپ ﷺ کی محبت بھی آپ ﷺ کی جود و سخا کی ایک مثال ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حاجتمندوں، ضرورتمندوں اور محتاجوں پر خرچ کرتے تھے۔ آپ کے خرچ کرنے اور سخاوت کرنے کی شان ایک تیز ہوا کی طرح تھی جو کچھ مال آپ کے پاس آتا اسے فوراً مستحقین تک پہنچا دیتے۔ قیادت سخاوت کے وصف سے آراستہ ہونی چاہئے۔ قیادت کو معلوم ہونا چاہئے کہ مال و اسباب کا بانٹنا ہی سخاوت نہیں بلکہ سخاوت کے کئی طریقے ہیں؛ مال خرچ کرنا، ظالم کو معاف کر دینا، زیادتی کرنے والے سے درگزر کرنا، قطع تعلق کرنے والے سے تعلق جوڑنا، مسلمانوں کی اصلاح کرنا، غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینا، کسی کا عذر قبول کرنا وغیرہ۔

قوت فیصلہ:

عام حالات کی طرح مشکل اور ہنگامی حالات

میں ہر شخص کے پاس فیصلہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ ایک با اثر قائد مشکل اور کٹھن وقت میں بھی اپنی دانش و بینش کے بل پر اہم فیصلے لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بہتر قائد ہمیشہ فیصلہ سازی میں جماعت کے تجربہ کار اہل علم افراد کو نہ صرف شامل رکھتا ہے بلکہ ان تجاویز و آرا پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ آرا وتجاویز کو رد کرتے وقت ان کی عزت نفس کا بھی خاص خیال رکھتا ہے۔ اگر قائد ان امور پر توجہ مرکوز نہیں کرے گا تو اپنے ماتحتوں کے مشوروں اور تجاویز سے وہ محروم ہوجائے گا اور وہ اسے ایک آمریت پسند قائد کے طور پر دیکھنے لگیں گے۔

تجربہ و مہارت:

قیادت کسی چھوٹے گروہ کی بھی ہوسکتی ہے یا پھر ایک بڑی جماعت کی بھی۔قیادت ادنیٰ درجے کی بھی ہوسکتی ہے اور اعلیٰ درجے کی بھی۔قائد کو جب کوئی قیادت سونپی جائے وہ اس میں مہارت رکھتا ہو یا کم از کم اس کی مبادیات اور اساسیات کا اسے علم ضرور ہو بصورت دیگر وہ اپنے عہدے سے انصاف نہیں کرسکے گا۔

اسلام نے اپنے نظام اطاعت میں قائدین کو بلند منصب اس لیے دیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تشریعی حاکمیت کے زمین میں نفاذ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس منصب کا بدیہی تقاضا یہ ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے قانون کی اطاعت کریں اور اس کے بندوں کے اندر اسی کے قانون کو جاری و نافذ کریں۔آج کے اس پرفتن دور میں ایسی صفات کی حامل قیادت کا ملنا مشکل تو ضرور ہے لیکن محال بھی نہیں ہے۔ آج قیادت بدترین شخصیت پرستی اور آمریت کے دور سے گزر رہی ہے۔قیادت و سیادت آج احساس ذمہ دار اور اپنے فرض منصبی سے عاری ہے۔ قیادت عیاری ومکاری کا دوسرا نام بن کر رہ گئی ہے۔قوم کے مال پر قائدین اپنی زندگی شاہانہ ٹھاٹ باٹ اور کروفر سے بسر کررہے ہیں۔معصوم عوام قیادت کے ظلم وستم سہہ رہے ہیں۔ ایسا نہیں کہ یہ قیادت کی عیاری سے واقف نہیں ہے۔ یہ بالکل واقف ہیں لیکن ان کے پاس جرات نہیں ہے کیونکہ ان کے پاس علم نہیں ہے۔ اگر علم ہوتو بھی یہ قرآن و سنت کی تعلیمات سے لاعلم ونابلد ہیں۔علم آدمی میں اعتماد پیدا کرتا ہے پھر اعتماد آدمی میں جرات پیدا کرتا ہے۔شخصی و موروثی قیادت کی موجودگی میں نوجوان نسل کی قائدانہ تعلیم وتربیت کا انتظام کیے بغیر اس منظر نامے کو نہ تو ہم بدل سکتے ہیں اور نہ ہی ترقی ،خوشحالی اور امن واستحکام کی توقع کرسکتے ہیں۔

اسلام نے قیادت کا فریضہ ہرکس و ناکس کے حوالہ نہیں کیا اور نہ ہی خاندان، برادری، قبیلہ، زبان، رنگ اور نسل کی بنیاد پر کسی شخص کو قیادت کا استحقاق عطا کیا ہے بلکہ ایمان، علم، عمل، تقویٰ، حکمت، دانائی، بصیرت و بصارت، جہاں بینی، بہادری، اخلاص، امانت، دیانت، صداقت اور مسلمانوں کے اجتماعی معاملات سے وفاداری جیسے اوصاف کو قائد کے لیے لازم قرار دیا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان اوصاف کا ہر شخص میں پایا جانا بہت مشکل ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کے تاریخ کے ہر دور میں مسلمان معاشروں میں ایسے افراد ہمیشہ پائے جاتے رہے ہیں جو عوام و خواص کے لیے مرجع لیکن ملوک وسلاطین کے لیے ناقابلِ قبول رہے ہیں۔عصر حاضر میں سیرت طیبہ کی روشنی میں اوصاف قیادت پڑھ کر جس شخصیت کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں، آپ نے اپنے اوصاف قیادت کی بدولت بہت مختصر عرصہ میں دنیا میں اپنے علم وتحقیق کی بدولت نمایاں مقام حاصل کرلیا ہے، آج تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل دنیا کے 100 ممالک میں اپنا موثر وجود رکھتی ہے جو یقیناً شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قائدانہ صلاحیتوں کی منہ بولتی تصویر ہے۔ یہی وہ درِ نایاب ہیں جنہیں گوہرِ حقیقی جان کر آج اُمت مسلمہ اپنا سر تاج بنالے تو اُمت کا تنزل و ادبار،رفعت و شوکت سے بدل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کومخلص قیادت کو ڈھونڈنے اور اُن کی قیادت کوتسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین) ☆☆☆☆☆

شیخ الاسلام بحیثیت سیرت نگار

ڈاکٹر طاہر القادری نے سیرت نگاری کی تاریخ میں دو جلدوں پر مشتمل سب سے طویل مقدمہ سیرت الرسول ﷺ تحریر کیا

آپ کا اسلوبِ تصنیف محققانہ، طرزِ زیست قلندرانہ اور انداز نگارش ساحرانہ ہے

محمد سجاد فیضی

تاریخ کی کہکشاں میں بہت سی لافانی شخصیات ستاروں کی مانند جھلملا رہی ہیں ان میں سے کسی کے فکر و نظر نے لوگوں کو نئی راہ سجھائی، تو کسی کے عزم و ہمت نے افراد میں دلولہ پیدا کیا۔ کسی نے ایجادات سے دنیا کو نفع پہنچایا تو کسی نے اپنے علم سے لوگوں کو فیض یاب کیا، کسی کے عشق و جنون نے اسے لافانی بنایا تو کوئی اپنی قوت بیان کی بناء پر امر ہوا ،کسی کو اس کی شاعری نے دوام بخشا تو کسی نے روحانیت کے ذریعے ہمیشہ کی زندگی پائی، کوئی اپنے قائدانہ اوصاف کے باعث تاریخ کے اوراق میں محفوظ رہا تو کسی کی فتوحات نے اسے لوگوں کے ذہنوں میں زندہ رکھا۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا شمار ان عبقری شخصیت کے حامل افراد میں ہوتا ہے جنھوں نے تھوڑے ہی عرصے میں دین کے ہر شعبہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی خدمات کا لوہا نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں مانا جاتا ہے۔ آپ کی گرانقدر خدمات کا اعتراف صرف اسلامی حلقوں میں ہی نہیں ہوتا بلکہ غیر مسلم محققین بھی آپ کی خدمات کے معترف ہیں۔

آپ کا اسلوب تصنیف محققانہ، طرز زیست قلندرانہ اور انداز نگارش ہمیشہ ساحرانہ رہا۔ بعض کتابی عبارتوں سے آشنا ہوتے ہیں زمانی ضرورتوں سے آگاہ نہیں ہوتے۔ بعض مجادلے میں مگن رہتے ہیں مطالعے سے لگن نہیں رکھتے۔ بعض شعلہ بیانی سے کام چلاتے ہیں تلقین غزالیؒ کو نہیں آزماتے اور بعض دیوان و مکتب کے محض دربان ہوتے ہیں بزم کے محرم اور رازدان نہیں ہوتے۔ اسی طرح کچھ صوفی تسبیح کے دانے پلٹنے کے ماہر تو ہوتے ہیں دل کی دنیا بدلنے پر قادر نہیں ہوتے کچھ اوراد و وظائف میں لگے رہتے ہیں تاہم معارف و لطائف سے پرے رہتے ہیں، کچھ شعبدے تو نہیں رکھتے۔ کچھ وجدو رقص کا پرچار کرتے ہیں تزکیہ نفس پر اصرار نہیں کرتے۔ کچھ لمبی عباؤں میں ملبوس رہتے ہیں قلندرانہ اداؤں سے محروم ہوتے ہیں، کچھ ویرانوں کو جا کر بساتے ہیں انسانوں سے نباہ نہیں کر پاتے، اور کچھ فقط مزاروں پر چراغ جلاتے ہیں دلوں کی جوت نہیں جگاتے اور ایسے ہی ادیبوں کا معاملہ ہے ان میں ایسے بھی ہیں جو لفظ و حرف تو رکھتے ہیں ان کا صحیح مصرف نہیں جانتے۔ جو لفظوں کا ابلاغ تو کر سکتے ہیں دلوں کا سراغ نہیں پا سکتے جو قلم تو زوردار رکھتے ہیں۔ موضوعات بیکار چنتے ہیں۔ جو کاغذی تصویر تو اچھی بناتے ہیں روحانی تاثیر سے محروم رہتے ہیں اور نظم و نثر سے ہنگامہ تو اٹھا دیتے ہیں لیکن اسرار حیات اور رموز کائنات سے پردہ اٹھانے کی صلاحیت سے عاری ہوتے ہیں لیکن اسرار حیات اورر موز کائنات سے پردہ اٹھانے کی صلاحیت سے عاری ہوتے ہیں۔ شیخ الاسلام کی شخصیت ہمہ صفت موصوف ہے۔ وہ بیک وقت عالمانہ جلال، صوفیانہ جمال اور ادیبانہ کمال کے حامل و وارث ہیں۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے حضور شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو بہت سی خوبیوں کا مرقع بنایا ہے۔ مگر یہاں پر شیخ الاسلام کی سیرت نگاری کے چند پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی کوشش کروں گا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی اور سیرت نگاری زمانہ ازل سے جاری اور تاقیامت جاری رہی گی۔ اس موضوع پر جس کسی نے قلم اٹھایا کمال خوبی کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو اپنے نگینوں میں پرویا۔

مدحت رسول ﷺ میں فارسی شاعر کا یہ مصرعہ:

بعد از خدابزگ توئی قصہ مختصر

ضرب المثل بن چکا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ نصیت و منقب کا عنوان اور مدحت رسول کا موضوع اختصار و اجمال نہیں بلکہ زیادہ شرح و اطناب کا تقاضا کرتا ہے۔ اس ذکر کو زیادہ طول دینے کے بعد بھی دل کی سیری نہیں ہوتی اور جی یہ چاہتا ہے کہ یہ مقدس داستان دراز تر ہوتی چلی جائے زبان و قلم کی سب سے بڑی سعادت ہی یہ ہے کہ سیرت النبی ﷺ کے اعلان و اظہار کے ذریعے قرار پائیں اور سالہا سال کی زمزمہ خوانی اور ہزاروں صفحوں کی کتابت و املاء کے بعد وجدان وضمیر اس عجزو درماندگی کا اعتراف کریں:

ماہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

غالب نے روح القدس کی تائید کے بعد ہی اتنا سچا شعر کہا ہے:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

کسی کی مجال ہے جو خلاصہ کائنات، فخر موجودات علیہ الصلوۃ والتحیات کی مدحت سرائی اور سیرت نگاری کا حق ادا کر سکے۔ یہ غلط دعوی نہ کسی زبان سے نکل کر فضاء میں پھیلا اور نہ کسی قلم نے اسے صفحہ قرطاس پر ثبت کیا۔ اس بارگاہِ اقدس میں جس نے بھی لب کشائی کی تو اس کا مقصود حصول سعادت کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

برصغیر میں سیرت نگاری پر اس سے پہلے مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النبی معروف اور متداول ہے۔ لیکن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سیرت الرسول جو کہ دس جلدوں میں ہے، جس کا صرف مقدمہ دو جلدوں پر مشتمل ہے جس میں سیرت نبوی ﷺ کیمطالعہ کی ضرورت و اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

موجودہ دور کے چیلنجوں میں سے ایک اہم چیلنج اسلام کی احیاء و اصلاح اور غلبہ و تمکن کا چیلنج درپیش ہے۔ لہٰذا اس دور میں سیرت نگاری کا تقاضا یہ ہے کہ ماسبق کتب سیرت کی طرح حالات و واقعات کو ہی نہ بیان کیا جائے بلکہ سیرت کی روشنی میں مذکورہ چیلنجوں سے عہدہ برآمد کی سبیل تلاش کی جائے۔

مفکر اسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عصر حاضر کے انہی چیلنجوں سے عہدہ برآمد کے لیے سیرۃُ الرسول ﷺ کی تصنیف کا آغاز فرمایا۔ اور اردو زبان کی اس ضخیم ترین سیرۃُ الرسول ﷺ کا آغاز مقدمہ سے کیا جو صرف اردو بلکہ سیرت پر لکھی گئی عرب و عجم اور مسلم و غیر مسلم کی تمام کتب میں اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے اس سے قبل اسلامی دنیا میں تفسیر، حدیث اور تاریخ کی کتب کے مقدمے لکھے گئے۔ تاہم سیرت نگاری کی تاریخ میں کسی بھی مصنف نے اصولِ سیرت پر مشتمل مقدمہ اس قدر تفصیل کے ساتھ تصنیف نہیں کیا۔ یہ امتیاز شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو حاصل ہے کہ آپ نے علمی دنیا میں اس باب کا اضافہ کیا۔

دوجلدوں پر مشتمل مقدمہ سیرت الرسول ﷺ شیخ الاسلام کی ایک عہد آفریں تصنیف ہے جس میں آپ نے سیرت الرسول ﷺ کی حکمت و فلسفہ و سائنس اور معاصر مسائل حل کرنے کے حوالے سے دور حاضر میں ہماری انفرادی اور قومی زندگی کے لیے سیرت کی معنویت کو بیان کیا ہے۔ اس میں سرفہرست سیرت کے مطالعے کے منہاج کا تذکرہ کیا پھر سیرت کی تہذیبی، ثقافتی، معاشی، سائنسی، سیاسی و ریاستی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور اس امر کی پورے وثوق کے ساتھ نشاندہی فرمائی ہے کہ دور حاضر میں سیرت کے فہم میں حائل ایک سبب نہ صرف سیرت کا ادھورا فہم ہے بلکہ اس میں ہماری انفرادی اور قومی زندگی کے مختلف مسائل سے دو چار ہے۔ اس امر کو بھی واضح کیا کہ ان تمام مسائل کا حل بھی سیرت مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اپنا قلبی تعلق استوار کرنے میں ہے اور حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پر

عمل پیرا ہونے میں ہی دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

شیخ الاسلام کی تحریر کی سب سے نمایاں صفت قوت اور جوشِ بیان ہے جو ان کے احساس عظمت اور احساس کمال کا آئینہ دار ہے۔ وہ اپنے قاری کو ایک بلند سطح سے مخاطب کرتے ہیں۔ ان کے طریقہ خطاب میں خود اعتمادی اور برتری کا احساس ہر جگہ نمایاں ہے۔ انہیں زمانہ کی جہالت کا پورا پورا احساس ہے۔ وہ موقع کے لحاظ سے کسی جگہ خطیب بن کر کہیں مدرس بن کر کہیں واعظ بن کر اور کہیں فلسفی بن کر قاری سے مخاطب ہوتے ہیں۔ ان کی تحریر پڑھ کر قاری کی طبیعت میں ایک جوش اور ہیجان پیدا ہوجاتا ہے۔ ان کا اسلوب ان کے موضوع کا تابع ہے۔ ان کی تحریروں میں جوش اور ولولہ اپنے شباب پر نظر آتا ہے۔ مثلاً سیرت النبیﷺ کی ولادت کے موقع پر انہوں نے جو انداز تحریر اختیار کیا ہے اس سے نہ صرف شیخ الاسلام کا دلی جوش اور ولولہ نظر آتا ہے بلکہ یہ تحریر پڑھ کر قاری کے دل کی دھڑکنیں بھی تیز ہوجاتی ہیں۔ ذرا اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

ولادت کی رات سرشام ہی سے اجرام کائنات کو الہام ہوگیا تھا کہ وہ سرور وانبساط کے ترانے گائیں اور آنے والی ذات کا مسرتوں کے ہجوم میں استقبال کریں۔ ساکنانِ عرش کی آمد و رفت میں اضافہ ہوگیا وہ نورانی پروں کے ساتھ ہواؤں اور فضاؤں میں اداب و احترام سے کھڑے ہو گئے۔ حوران بہشت نے کاشانہء آمنہ کو گھیرے میں لے لیا اور ہر سو خدمت کیلیے مستعد ہوگئیں۔ فرشتوں نے مشرق و مغرب میں آمدو استقبال کے پرچم لہرا دیئے۔ ستاروں اور بہاروں نے آگے بڑھ کر قدم چومے۔

حضرت عبدالمطلب اسی صبح نور کے تڑکے صحن کعبہ میں رونق افروز تھے کہ ایک دم انقلاب آ گیا، بت درہم برہم ہو گئے، اوندھے منہ ایسے گر پڑے جیسے نظر نہ آنے والے ہاتھوں نے انہیں زمین پر پٹخ دیا اور ساتھ ہی دیوار کعبہ سے ایک دلکش آواز گونجی۔

ولد المصطفی المختار الذی تھلك بیدہ الكفار (السیرۃ النبویہ)

وہ مختار و مصطفیٰﷺ پیدا ہو گئے ہیں کفار جن کے ہاتھوں شکست کھائیں گے۔

ابھی وہ صورت حال پر غور ہی کر رہے تھے اور اس انقلاب آفریں واقعہ پر حیرت زدہ تھے کہ اتنے میں حضرت آمنہ کا فرستادہ ان کے پاس پہنچ گیا پیغام تھا کہ قدرت نے آپ کو پوتا عطا فرمایا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جس صبح ولادت با سعادت ہوئی، علماءِ یہود کی صفوں میں ہلچل مچ گئی اور وہ بے قرار ہو کر گلی کوچوں میں گھومنے اور پوچھنے لگے کہ آج کس کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے دھوم مچا دی کہ وہ نجم طلوع ہو گیا ہے جس کی موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی وہ محمد مصطفیٰﷺ پیدا ہو گئے ہیں۔

سیرت الرسولﷺ میں شیخ الاسلام کے قلم کی طہارت، فکر کی پاکیزگی، دل کا سوز اور دین شفف پوری طاقت کے ساتھ ابھرتا دکھائی دیتا ہے، ایک ایک سطر محبت رسولﷺ کی خوشبو میں بسی ہوئی اور ایک ایک ورق پر عقیدت کے لعل و گُہر جگ مگ کرتے نظر آتے ہیں۔ حضور شیخ الاسلام نے جب اپنے محبوب آقاﷺ کی مدینہ میں آمد کا تذکرہ کرتے ہوئے الفاظ کو ایسا پرویا کہ قاری آپ کی تحریر پڑھ کر گویا ایک سحر میں ڈوب جاتا ہے۔ ہجرت مدینہ کی چند سطور ملاحظہ کیجئے۔

جان نثاران مصطفیٰ ہر روز قبا میں اپنے آقاﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے، دامن آرزو کو دیدار مصطفیٰ کی تجلیوں سے بھرتے، کشت ایمان و ایقان میں جذبوں کے پھول سمیٹتے، آرزوؤں کے سکے کشکول دیدہ و دل میں سجاتے وہ ایک ایک لمحہ گن رہے تھے کہ کب حضورﷺ ان کے شہر کو اپنی قدم بوسی کا شرف بخشیں، کب ان کی روحوں کو قرار آئے، کب ان کے دلوں کو سکون کی دولت نصیب ہو، پیمانہ صبر تھا کہ لبریز ہوا جاتا تھا، انتظار کی گھڑیاں تھیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتی تھیں۔ اب ہر دل میں یہ ارمان مچلنے لگا کہ حضورﷺ اسے میزبانی کا شرف بخشیں، جذبے سینوں میں مچل رہے تھے، آرزوئیں چشم تمنا میں سلگ رہی تھیں، ایک عجیب کیف کے عالم میں شب و روز گزر رہے تھے، عورتیں اور بچے بھی ہادی برحقﷺ کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف تھے، جس روز فصیلِ شہر پر آفتاب رسالت طلوع ہوا۔ تو ضبط کے سارے

بندھن ٹوٹ گئے، وہ دیوانہ وار حضورﷺ کے جلوس کی پیشوائی کے لئے گلیوں اور سڑکوں میں نکل آئے، ان کے چہرے خوشی سے ٹمٹما رہے تھے۔ مرد اپنے جسم پر ہتھیار سجا کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر جلوس مصطفےٰ میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہے تھے، مشتاقان دید سڑک کے دونوں طرف صفیں باندھے احترام کی تصویر بنے اپنے آقاﷺ کے جلوس پر دیدہ و دل نثار کر رہے تھے عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر کھڑی اظہار تشکر کے پھول برسا رہی تھیں، دختر حوا کا نجات دہندہ ان کے شہر کو عزت افزائی کی خلعت فاخرہ سے نواز رہا تھا اور وہ سلاموں کی ڈالیاں اپنے آقاﷺ کی نذر کر رہی تھیں۔

تتلیوں نے ادب سے ان کی نورانی پیشانیوں کو بوسہ دیا جگنوؤں نے جھک کر ان کی پلکوں پر ستارے سجا دیئے اور خوشبوؤں نے عالم وارفتگی میں ان بچیوں کے ہاتھوں میں عشق مصطفیٰ کی قندیلیں تھما دیں، وفور جذبات سے ان بلند بخت بچیوں کے ہاتھوں میں عشق مصطفیٰ کی قندیلیں تھما دیں، وفور جذبات سے ان بلند بخت بچیوں کی آنکھیں چھلک پڑیں وہ کب سے مہان ذی حشم کی راہ میں آنکھیں بچھائے کھڑی تھیں دف کی آواز پر حروف سپاس گلاب بن کر مہک اٹھے کائنات کا ذرہ ذرہ بنونجار کی ان بچیوں کا ہم زبان بن گیا۔ آمد مصطفیٰ مرحبا، مرحبا، پوری وادی گونج رہی تھی۔

لما قدم رسول الله ﷺ المدينه جعل النساء والصبيان والولائد يقلن.

جب رسول اللہﷺ مدینہ تشریف لائے تو عورتوں اور بچوں نے گانا شروع کیا۔

طَلَعَ البَدرُ عَلَينَا مِن ثَنِيَّاتِ الوَدَاع
وَجَبَ الشُّكرُ عَلَينَا مَا دَعَا لله دَاع
أَيُّهَا المَبعُوثُ فِينَا جِئتَ بِالأَمرِ المُطَاع
جِئتَ شَرَّفتَ المَدِينَة مَرحَباً يَا خَيرَ دَاع

آج بھی شہر حضورﷺ کی معطر، معتبر اور مقدس فضاؤں میں انصار کی بچیوں کے نغمات سرمدی کی گونج سنائی دے رہی ہے آج ان فضاؤں میں ان معصوم بچیوں کے انفاس کی خوشبو رچی بسی ہے چشم تصور آج بھی ان بچیوں کے قدموں سے اٹھنے والی دھول سے اپنے دامن صد چاک کو منور کرتی ہے، عشاق مصطفیٰ آج بھی اس منظر کو دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو ان کی پلکوں پر ستارے سے جھلملاتے لگتے ہیں سانسوں میں درودوں کی تتلیاں سی اڑنے لگتی ہیں اور عنائی خیال کے پیکر وادی ذہن میں قطار اندر قطار اترنے لگتے ہیں۔

ذات نبوی کیساتھ تعلق کے باب میں فہم سیرت کے حوالے سے صرف بنیادی قواعد وضوابط تک ہی بات کو محدود نہیں رکھا گیا بلکہ شیخ الاسلام نے اس کی توضیح براہ راست سیرت صحابہ کے عمل سے فرمائی ہے۔ صحابہ کرامؓ جو حضور نبی اکرمﷺ کی صحبت میں بیٹھنے والے اولین خوش نصیب افراد تھے جنہوں نے صرف براہ راست بارگاہ نبوت سے فیض پایا بلکہ انہوں نے اس نمونہ مثالی پر بھی اپنے آپ کو ڈھالا۔

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

میں نے حضورﷺ کو دیکھا کہ حجام آپﷺ کے سرمبارک کی حجامت بنا رہا ہے اور صحابہ کرامؓ آپﷺ کے گرد حلقہ باندھے ہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ حضورﷺ کا جو بال بھی گرے وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

سیرت الرسولﷺ لالہ وگل کی طرح رنگین، آبشاروں کی مانند مترنم اور کہکشاں کی طرح روشن اور تابناک ہے۔ اس کی زبان میں بڑی سلاست و روانی پائی جاتی ہے اور اسلوب نگارش بہت دلکش اور بعض مقامات پر دیدہ زیب ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سیرت مقدمہ کے واقعات کے انتخاب میں بڑی دیدہ ریزی اور احتیاط سے کام لیا ہے۔ انہوں نے اپنے امکان بھر پور کوشش کی ہے کہ سچے موتیوں کے ساتھ حزف ریزے نہ آنے پائیں جو واقعہ بھی آپ کی کتاب میں درج ہے وہ روایت و روایت کی کسوٹی پر پورا اُترتا ہے۔

اردو زبان میں ہی نہیں بلکہ دوسری زبانوں میں بھی جن اہل فکر ونظر اور ارباب علم و دانش کی نگاہ سے سیرت پر کتابیں گندی ہیں وہ سیرت الرسولﷺ کو پڑھ کر اس کی انفرادیت کو ضرور محسوس کرتے رہیں گے۔

☆☆☆☆☆

غوثِ اعظمؓ کا وا ہے میخانہ وہ عطا تجھ کو جام کرتے ہیں
دنیائے انسانیت کو دہشت گردی، انتہا پسندی اور بدامنی سے نکال کر محبت وامن کی
شاہراہ پر گامزن کرنے والی عظیم شخصیت
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو ان کے 70 ویں یوم ولادت پر
مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ سیالکوٹ۔ جڑانوالہ

عزم واقرار کا، تجدید وفا کا دن ہے آج کا دن جو تری سالگرہ کا دن ہے
ہم اپنے عظیم قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو صمیمِ قلب سے
70 ویں یوم پیدائش پر سالگرہ کی مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
اور رب العزت کے حضور دعا گو ہیں کہ آپ کو صحت وتندرستی والی عمر خضر عطا ہو آمین۔
ڈاکٹر نگہت
(صدر ویمن لیگ نواب شاہ)
بشریٰ مجیب
(ناظمہ ویمن لیگ نواب شاہ)
نسیم گل
(ناظمہ دعوت ویمن لیگ نواب شاہ)
زریں بلال
(ناظمہ شب بیداری ویمن لیگ نواب شاہ)
سائرہ ثناء اللہ
(ناظمہ تربیت ویمن لیگ نواب شاہ)
قرۃ العین میمن
(ڈائریکٹر وائس ویمن لیگ نواب شاہ)
منہاج القرآن ویمن لیگ نواب شاہ (سندھ زون)

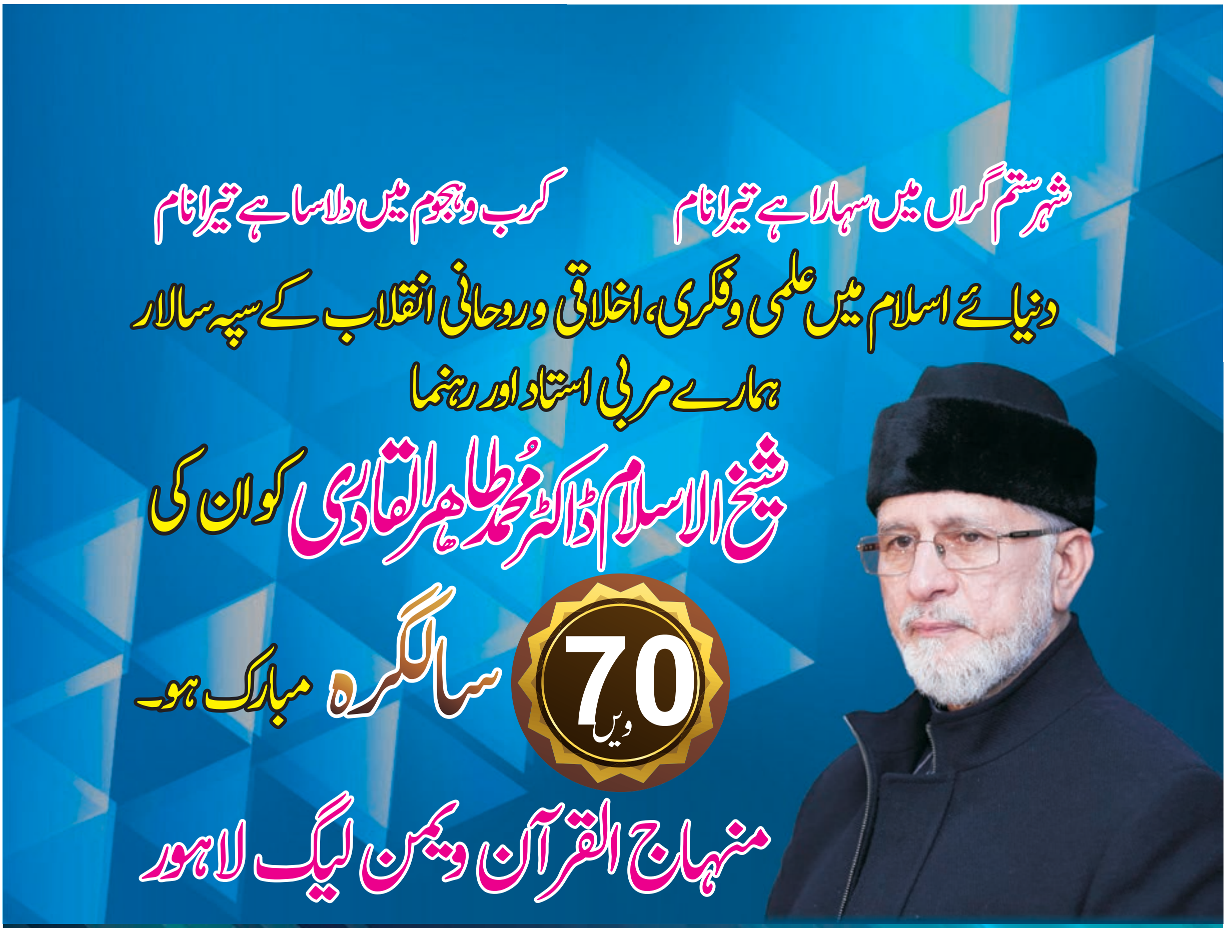

شہر ستم گراں میں سہارا ہے تیرا نام
کرب و ہجوم میں دلاسا ہے تیرا نام
دنیائے اسلام میں علمی و فکری، اخلاقی و روحانی انقلاب کے سپہ سالار
ہمارے مربی استاد اور رہنما
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی
70 ویں
سالگرہ مبارک ہو۔
منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور

رفعتیں اور بلندی بھی تجھ پہ ناز کرے
تیری یہ عمر خدا اور بھی دراز کرے
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو ان کی
70 ویں
سالگرہ کے پرمسرت موقع پر
دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
عطیہ بنین
(سابقہ زونل نگران منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور)

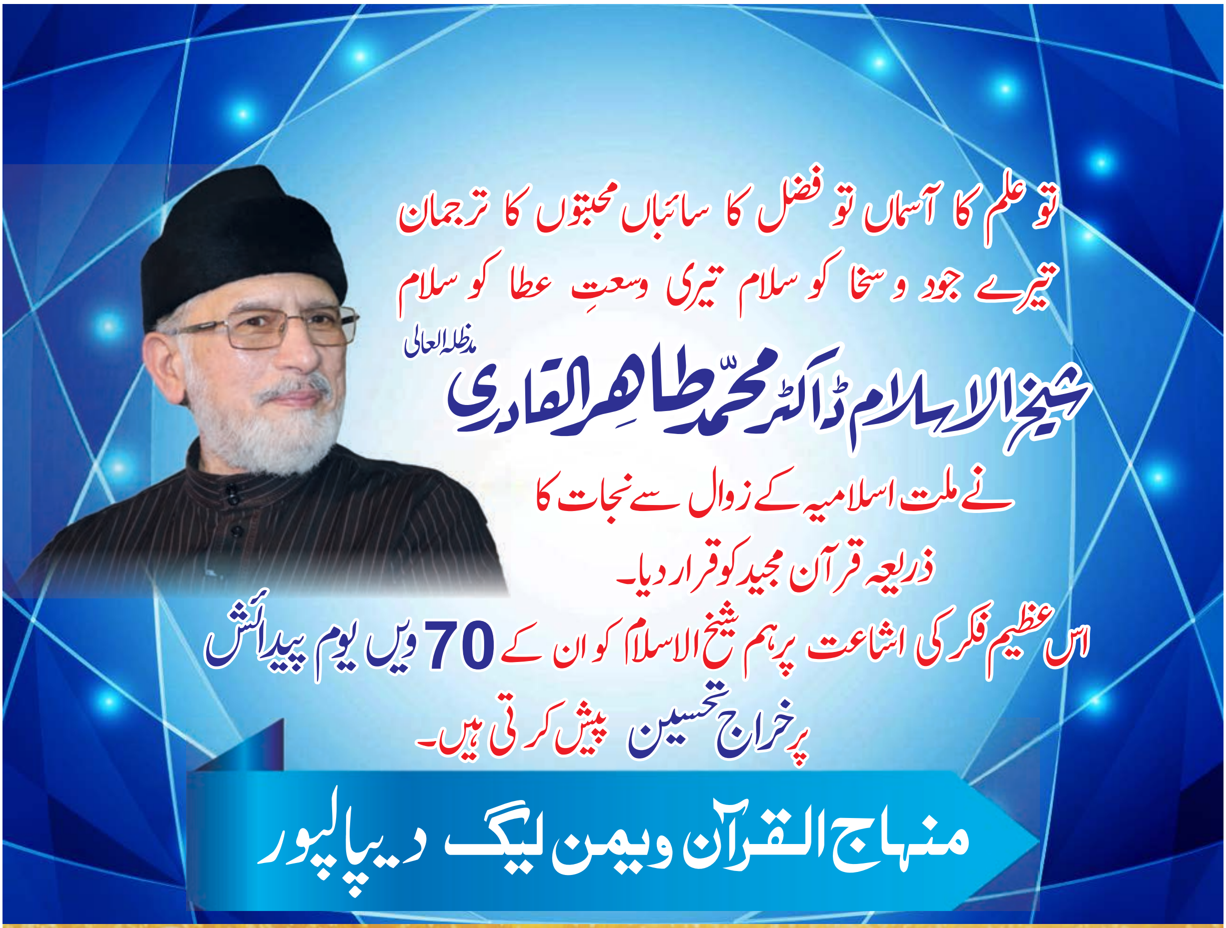

تو علم کا آسماں تو فضل کا سائباں محبتوں کا ترجماں
تیرے جود و سخا کو سلام تیری وسعتِ عطا کو سلام
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی
نے ملت اسلامیہ کے زوال سے نجات کا
ذریعہ قرآن مجید کو قرار دیا۔
اس عظیم فکر کی اشاعت پر ہم شیخ الاسلام کو ان کے 70 ویں یوم پیدائش
پر خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ دیپالپور

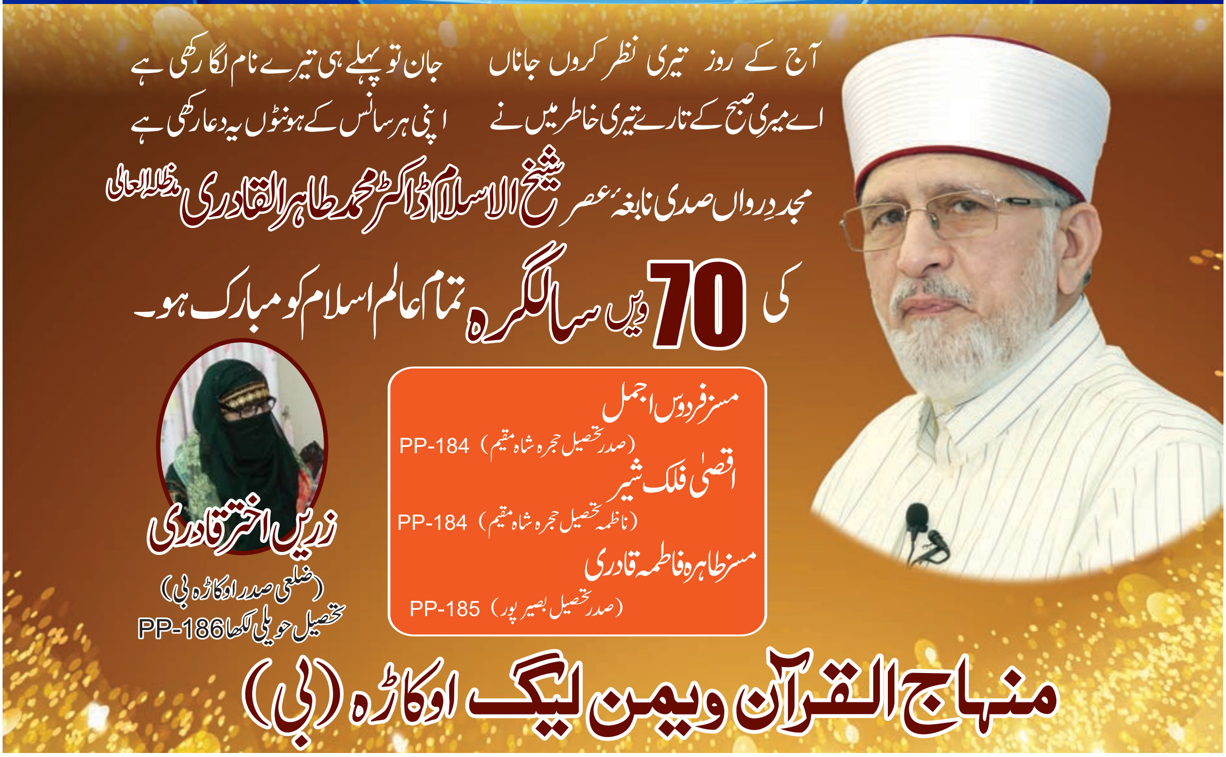

آج کے روز تیری نظر کروں جاناں
جان تو پہلے ہی تیرے نام لگا رکھی ہے
اے میری صبح کے تارے تیری خاطر میں نے
اپنی ہر سانس کے ہونٹوں پہ دعا رکھی ہے
مجدد دِرواں صدی نابغۂ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی
کی 70 ویں سالگرہ تمام عالم اسلام کو مبارک ہو۔
مسز فردوس اجمل
(صدر تحصیل حجرہ شاہ مقیم) PP-184
اقصیٰ فلک شیر
(ناظمہ تحصیل حجرہ شاہ مقیم) PP-184
مسز طاہرہ فاطمہ قادری
(صدر تحصیل بصیر پور) PP-185
زریں اختر قادری
(ضلعی صدر اوکاڑہ بی)
تحصیل حویلی لکھا PP-186
منہاج القرآن ویمن لیگ اوکاڑہ (بی)

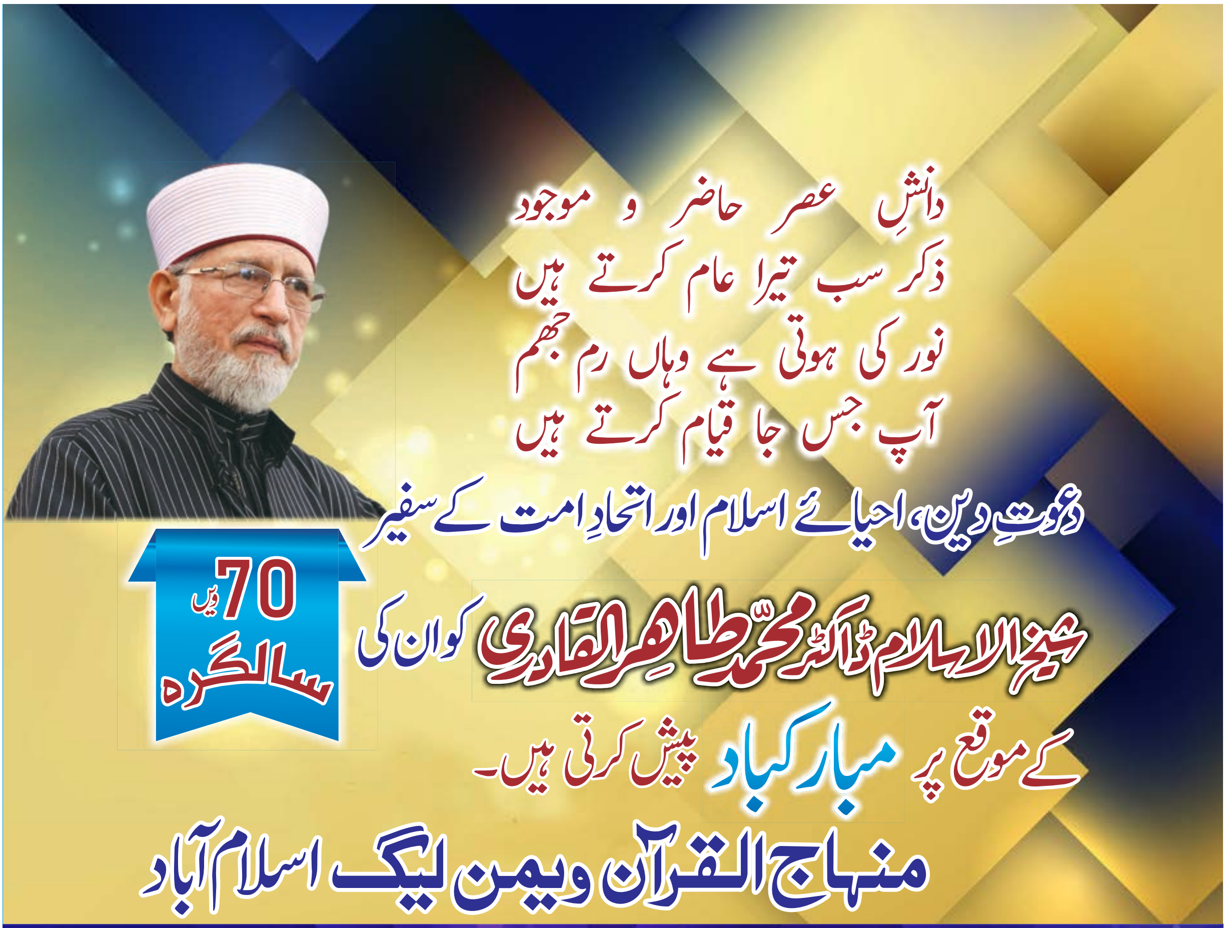
دانشِ عصر حاضر و موجود
ذکر سب تیرا عام کرتے ہیں
نور کی ہوتی ہے وہاں رم جھم
آپ جس جا قیام کرتے ہیں
دعوتِ دین، احیائے اسلام اور اتحادِ امت کے سفیر
70 ویں سالگرہ
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی
کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ اسلام آباد

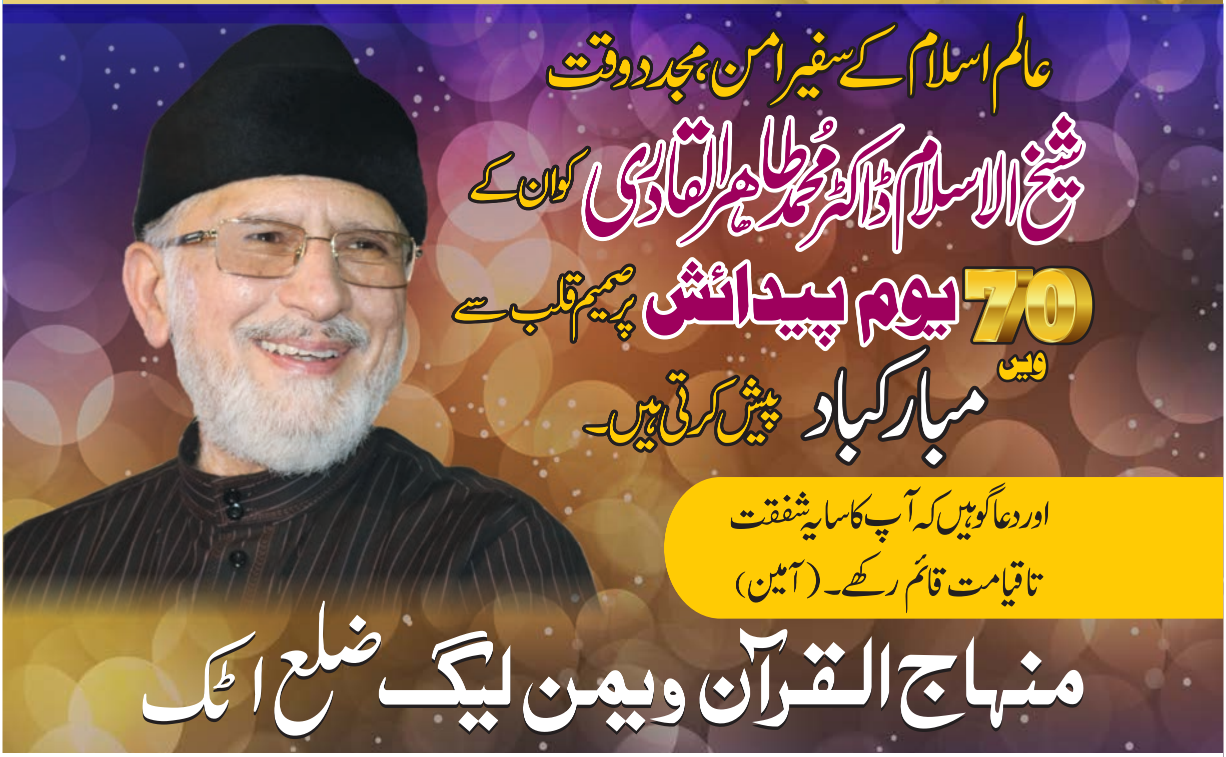
عالم اسلام کے سفیر امن، مجدد وقت
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کے
70 ویں یوم پیدائش پر صمیم قلب سے
مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
اور دعا گو ہیں کہ آپ کا سایہ شفقت
تا قیامت قائم رکھے۔ (آمین)
منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع اٹک

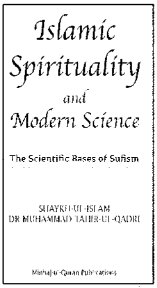

قوموں کی بقاو دوام کاراز فکری تحرک میں پنہاں ہے

شیخ الاسلام نے تعلیماتِ اسلامیہ کی عالمگیریت اور آفاقی وسعت کو اجاگر کیا

”سائنسی ایجادات بذات خود بری نہیں اس کا استعمال اچھا یا برا بناتا ہے“

ڈاکٹر فرخ سہیل

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دین اسلام کی عالمگیریت اور اس کے احکامات کی ہمہ گیریت اور آفاقی وسعت کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک زندگی اگر جمود وتعطل کا شکار ہوجائے تو قومیں تباہ و برباد ہوجاتی ہیں۔ لہذا قوموں کی بقا و دوام کے لیے تغیر وتبدل اور انقلابی فکر بہت ضروری ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اگر ایک طرف دینی و سیاسی، معاشی اور معاشرتی میدان میں ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں تو دوسری طرف بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کے مطابق شرعی احکامات کے معاملات میں بھی تبدیلی کو مدنظر رکھا۔ کیونکہ وقت کے تقاضوں اور ضرورت حال کے مطابق معاملاتی احکام میں تبدیلی بڑے سے بڑے مسائل کو انتہائی خوش اسلوبی سے حل کرسکتی ہے۔ لہذا ڈاکٹر صاحب نے حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے انتہائی دور اندیشانہ فکر سے ایسے معاملات کو حل کرنے کے لیے انتہائی خوش اسلوب انداز میں قدم اٹھایا جیسا کہ دہشت گردی اور دین میں شدت پسندانہ رویے جس کی وجہ سے پوری دنیا میں مسلمانوں کی ساکھ متاثر ہوکر رہ گئی تھی اپنے فتوے سے ثابت کیا کہ دہشت گردی کا اسلام کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں بلکہ اسلام امن و آشتی کا پیغام دیتا ہے۔ رواداری اور انسان دوستی سکھاتا ہے جس دور میں بعثت رسول ﷺ مبارک ہوئی وہ دور شدت پسندی کا دور تھا اور نبیؐ رحمت نے اس شدت پسندانہ ماحول کو بدل کر رکھ دیا۔ امن اور انسان دوستی کا پیغام دیا رنگ ونسل اور زبان کے فرق کو ختم کردیا اور بتایا کہ انسانوں کی تخلیق کا مقصد ایک دوسرے سے محبت کرنا ہے۔ ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنا ہے۔ ہرقسم کے نسلی و لسانی امتیازات کا خاتمہ کرتے ہوئے ریاست مدینہ کو امن کا گہوارہ بنادیا۔ صدیوں سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے عربوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا۔ مختصر سے تاریخی دور میں صرف عمل کو ہی نہیں تبدیل کیا بلکہ سوچ اور فکر میں نمایاں تبدیلی برپا کردی۔

رسولِ رحمت ﷺ کی سنت مبارکہ پرعمل کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے دین میں شدت پسندی اور دہشت گردانہ فکروعمل کے خلاف ایک بھرپور اور مستند فتویٰ صادر فرمایا جو کہ اس دور میں انتہائی دلیرانہ اقدام تھا۔ نہ صرف دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دیا بلکہ دہشت گردانہ سوچ کے خاتمے کے لیے عالمی نظریہ امن و آشتی کو متعارف کروایا۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب کا زندگی کے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ زندگی جمود اور تعطل کا شکار نہیں ہوسکتی بلکہ زندگی ہر دم رواں دواں ہے اور یہ ان کی سوچ فکر اقبال سے متاثر ہے جیسا کہ اقبال فرماتے ہیں کہ

کہ تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں پیہم رواں ہر دم جواں ہے زندگی

زندگی چونکہ رواں دواں ہے اس لیے تغیرات زمانہ کے ساتھ ساتھ قوانین الٰہیہ میں بھی ہر دور کے تقاضوں کو پورا

کرنے کی صلاحیت موجود ہے چونکہ اسلامی قوانین کی بنیاد ہی انسانیت کی دنیاوی و دینوی فلاح و بہبود پر ہے۔ لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے قوانین کو لچکدار رکھا تاکہ وہ زمانے کے تغیر و تبدل کے ساتھ مصلحت عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ معاملات سے متعلق احکامات میں تبدیلی ہوسکے۔ اس تبدیلی کی بنیادی وجہ زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ لہذا حالات کے مطابق احکامی معاملات میں تبدیلی قانون کی بقاء کے علاوہ عوامی افادیت اور بین الاقوامی مقبولیت کی حامل ہوتی ہے کیونکہ قانون کی بنیادی وجہ اور ضرورت اس سے منفعت حاصل کرنا ہے جس سے عوام الناس کو سہولیات فراہم کی جائیں اور مضرات سے دور رکھا جاسکے۔

لہذا مصلحت عامہ کے اسی اصول کے تحت ڈاکٹر صاحب نے بھی دین میں دی جانے والی آسانی اور سہولت کو مدنظر رکھا اور فرمایا کہ

دین اسلام میں بدلتے ہوئے زمانے اور تغیر احوال کے پیش نظر چیلنج کا مقابلہ کرنے اور ہر مسئلہ کے حل کی صلاحیت کے موجود ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس کے جملہ پہلوؤں اور تعلیمات کے اندر اللہ تعالیٰ نے آسانی اور سہولت کو مقدم رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ”یُسر“ (آسانی) کو پسندیدہ اور ترجیحی انداز میں بیان فرمایا۔ اس اسلوب سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں آسانی اور وسعت کے پہلو کو پسندیدہ محل میں ذکر فرما کر اسے نرم اور بامروت (accomodating) دین بنایا ہے اور دوسری طرف تنگی کا ذکر کرنا پسندیدہ محل میں بیان کرکے دین کو جمود سے نکالا۔ جیسا کہ سورۃ البقرہ کی یہ آیت جس میں پروردگار فرماتے ہیں:

یریداللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر.

کہ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا۔

اسلام چونکہ ایک عالمگیر اور ہمہ گیر مذہب ہے جو قیامت تک کے لیے باقی رہنے والا دین ہے۔ لہذا بدلتے ہوئے حالات اور زمانے کے نشیب و فراز کے علاوہ معاشرے کے بدلتے ہوئے رویے اور طرز زندگی، تہذیب و تمدن کا عروج و زوال دین اسلام کی عالمگیریت پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ دور حاضر چونکہ سائنسی ترقی کا دور ہے۔ الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا نے انسانی معاشرت میں انقلاب برپا کر رکھا ہے۔ اہل اسلام کے لیے چونکہ یہ صورتحال بے حد دشوار ہے۔ لہذا ایسے نازک دور میں علمائے اسلام اگر خلوص نیت کے ساتھ ذرائع ابلاغ کے منفی استعمال اور فواحش کے خلاف اخلاقی رکاوٹ نہیں لگائیں گے تو نئی نسل اخلاقی بگاڑ کی آخری حد بھی پار کرلے گی۔ لہذا ایسے دور میں ڈاکٹر صاحب نے روایتی اور دقیانوسی سوچ سے نکل کر بتایا کہ سائنسی ایجادات بذاتِ خود بری نہیں بلکہ ان کا استعمال ہی اس کو اچھا یا برا بناتا ہے اور اس حوالے سے ڈاکٹر صاحب نے علمائے کرام پر واضح کیا کہ زمانے اور حالات و عادات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ عوام میں نیا شعور بیدار کریں اور شریعت میں بھی عوام الناس کی فلاحی مصلحتوں کے مدنظر تبدیلی کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور یہی سراسر حکمت و دانائی کی علامت ہے۔

علمائے کرام اور مفتیانِ عظام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

شیخ الاسلام کہ ہمہ وقتی و ہمہ جہتی کاوشوں کے اثرات نہ صرف ملکی سطح پر رونما ہوئے بلکہ عالمی سطح پر بھی جابجا نظر آتے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن دراصل ڈاکٹر صاحب کی دور اندیش اور مدبرانہ فکرونظر کا نام ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی 40 سالہ انتھک محنت اور جہدِ مسلسل کا نتیجہ ہے کہ عالمی سطح پر امت مسلمہ کے خلاف پھیلائی جانے والی نفرت میں بتدریجاً کمی واقع ہورہی ہے۔

فتویٰ اور تحقیق میں ہمیشہ بڑوں کے احترام کو ملحوظ رکھیں۔ ان کی کتب سے سیکھیں مگر ان کی سطور کے قیدی بن کر نہ رہ جائیں۔ اسلاف کے فتوے ہمیں فکری آزادی کا درس دیتے ہیں کیونکہ اگر وہ سابقین کے فتوؤں میں قید ہوجاتے تو اس طرح فتوے نہ لکھ سکتے اور نہ ہی علم کی نئی دنیا آباد کرسکتے۔ لہٰذا اسلاف کے بنائے ہوئے قواعد سے سیکھیں اور وسعتِ قلبی ونظری پیدا کریں کیونکہ علم وسعت کا نام ہے تنگی کا نہیں۔ علم زندگی ہے اگر علم زندہ نہ ہو تو درپیش چیلنجز کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی اس کی ضرورتوں کو پورا کرسکتا ہے، نئے زمانے کے

ڈاکٹر صاحب کی ہمہ جہتی فکرو نظر اور جہدِ مسلسل نے نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ امت مسلمہ اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے شب و روز خدمات سرانجام دیں۔ 100 سے زائد ممالک میں تنظیمات اور دفاتر قائم کرکے دین کی خدمت کرنے والوں کو ایک منظّم اور معتدل پلیٹ فارم مہیا کیا جہاں سے غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کو انتہا پسندی اور تنگ نظری سے بچاتے ہوئے امن کا حقیقی درس دیا جاتا ہے

ساتھ تعلق بھی علم سے جوڑنا ہے اور وہی علم اس تعلق کو جوڑے گا جس میں تحرّک ہوگا جو پہلے زمانے کی لکھی گئی سطور سے باہر آنے کو تیار نہیں۔ اُسے آنے والا زمانہ قبول کرنے کو تیار نہیں۔

شیخ الاسلام کہ ہمہ وقتی و ہمہ جہتی کاوشوں کے اثرات نہ صرف ملکی سطح پر رونما ہوئے بلکہ عالمی سطح پر بھی جابجا نظر آتے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن دراصل ڈاکٹر صاحب کی دور اندیش اور مدبرانہ فکرو نظر کا نام ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی 40 سالہ انتھک محنت اور جہدِ مسلسل کا نتیجہ ہے کہ عالمی سطح پر امت مسلمہ کے خلاف پھیلائی جانے والی نفرت میں بتدریجاً کمی واقع ہورہی ہے۔ بین المذاہب مروت و رواداری اور امن و آشتی کے فروغ کے حوالے سے آپ کی انقلابی جدوجہد نے مثبت کردار ادا کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی ہمہ جہتی فکرو نظر اور جہدِ مسلسل نے نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ امت مسلمہ اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے شب و روز خدمات سرانجام دیں۔ 100 سے زائد ممالک میں تنظیمات اور دفاتر قائم کرکے دین کی خدمت کرنے والوں کو ایک منظّم اور معتدل پلیٹ فارم مہیا کیا جہاں سے غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کو انتہا پسندی اور تنگ نظری سے بچاتے ہوئے امن کا حقیقی درس دیا جاتا ہے تاکہ بیرون ممالک میں مسلمانوں کا مستقبل محفوظ رہ سکے اور وہ پرامن زندگی بسر کرسکیں۔ اسی طرح جب یورپ میں گستاخیٔ رسول کے ذریعے مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی گئی تو ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف تمام عالمی راہنماؤں کو خطوط ارسال کیے بلکہ تمام مذہبی راہنماؤں کے احترام کے لیے قوانین وضع کرنے کی دعوت دی اور بتایا کہ انبیاءؑ کے علاوہ دیگر بانیانِ مذاہب کی گستاخی پر باقاعدہ بین الاقوامی (انٹرنیشنل) سطح پر قانون وضع کیا جائے۔ دہشت گردی پر فتویٰ دینے کے علاوہ عالمی میڈیا پر بے شمار انٹرویوز دیئے اس کے علاوہ عالمی کانفرنسز و اجتماعات میں لیکچر دیئے اور دہشت گردوں کو کافر قرار دے کر اسلام سے الگ کردیا۔ عالمی سطح پر یہ ایک ایسی کاوش ہے کہ جس کی دور و نزدیک کوئی مثال نہیں ملتی۔

ڈاکٹر صاحب کہ ہمہ جہت و ہمہ صفات شخصیت کو بیان کرنے کے لیے بہت سے دفتر درکار ہیں لیکن اگر آپ کی ذات پُرصفات کو ایک جملے میں سمویا جائے تو شاید حق ادا نہ ہوسکے لیکن پھر بھی یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب کی ذات میں ایک وسیع و عریض دنیا آباد ہے اور اقبال کا یہ شعر آپ کی شخصیت کا غماص ہے:

یقین محکم، عملِ پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

☆☆☆☆☆

فی مدح شیخ الاسلام

حجته المحدثین، مجدد الماة الحاضرة، البروفیسر الدکتور محمد طاہر القادری ادام اللّٰہ فیوضھم القدسیه

(محمد لطیف الحسن، خریج الجامعة النظامیة بحیدر آباد الھند)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَظِيمِ الشَّانِ وَلَهُ الْبَقَاءُ وَكُلُّ شَيْءٍ فَانِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو بڑی شان والا ہے۔ اُسی کے لیے بقا ہے اور ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ وَعَلٰى صَحَابَتِهٖ ذَوِى الْعِرْفَانِ

درود ہو نبی اکرم ﷺ پر، آپ کے اہلِ بیت پر اور آپ کے صحابہ کرام پر جو اہلِ معرفت ہیں

اِنَّ الْاِلٰهَ لَيَبْعَثَنَّ مُجَدِّدًا فِىْ كُلِّ عَصْرٍ فَائِقَ الْأَقْرَانِ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں ایک مجدد (دین کی تجدید کرنے والے) کو بھیجتا ہے جو اپنے معاصرین سے برتر ہوتا ہے۔

فَيُجَدِّدُ الدِّيْنَ الْحَنِيْفَ الْمُرْتَضٰى بِالسُّنَّةِ الْعُلْيَا وَبِالْقُرْاٰنِ

پس وہ (مجدد) سنتِ رسول ﷺ اور قرآنِ مجید کے ذریعہ پسندیدہ دین (یعنی اسلام) کی تجدید کرتا ہے۔

وَيَبُثُّ فِي الدُّنْيَا عُلُوْمَ شَرِيْعَةٍ بِبَصِيْرَةٍ وَبِحِكْمَةٍ وَبَيَانِ

اور اپنی بصیرت، حکمت اور صاف گوئی کے ساتھ علومِ شرعیہ کو دنیا میں پھیلاتا ہے۔

وَمُجَدِّدٌ فِىْ عَصْرِنَا هُوَ طَاهِرٌ اَلْقَادِرِيْ مِنْ أَهْلِ بَاكِسْتَانِ

اور ہمارے زمانہ کے مجدد (شیخ الاسلام) طاہر القادری صاحب ہیں، جو اہلِ پاکستان سے ہیں۔

اِبْنُ الْفَرِيْدِ فَرِيْدِ مِلَّةِ مُصْطَفٰى شَافٍ لِمَا فِىْ الرُّوْحِ وَالْأَبْدَانِ

جو فریدِ ملت (شیخ الاسلام) فریدالدینؒ کے فرزند ہیں، جو کہ روحانی و جسمانی (امراض کے لیے) شافی ہیں۔

اَلْمَاتُرِيْدِيْ فِي الْعَقِيْدَةِ طَالِبًا رِضْوَانَ رَبِّ الْعَالَمِ الرَّحْمٰنِ

وہ (شیخ الاسلام طاہر القادری صاحب) اللہ تعالیٰ کے رضا کی طلب رکھتے ہوئے ماتریدی عقیدہ کے حامل ہیں۔

فِـي الشَّـرْعِ وَالْـأَحْـكَـامِ ذَاكَ مُـقَـلِّدٌ　　لِأَبِـيْ حَـنِـيْـفَةَ سَيِّـدِي الـنُّـعْـمَـانِ

شرعی احکام میں وہ سیدنا نعمان بن ثابت امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔

وَمُـرِيْـدُ غَـوْثٍ أَعْـظَـمٍ غَـوْثِ الْـوَرٰی　　شَـمْـسٍ لِأَهْـلِ الْـعِـلْـمِ وَالْـعِـرْفَـانِ

اور وہ حضرت سیدنا غوث الوریٰ غوثِ اعظمؒ کے مرید ہیں، جو کہ اہلِ علم ومعرفت کے سورج ہیں۔

شَيْـخُ الـطَّـرِيْـقَةِ اِبْـنُ غَـوْثٍ أَعْـظَـمٍ　　طَـاهِـرْ عَلَاءُ الـدِّيْـنِ اَلْـكِيْلَانِـيْ

آپ کے شیخِ طریقت شہزادۂ غوث الوریٰ غوث اعظم حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ ہیں۔

وَرِعٌ تَـقِـيٌّ عَـالِـمٌ مُتَبَحِّـرٌ　　وَمُـحَـدِّثٌ ذُو الْـمَـجْـدِ وَالْإِحْسَـانِ

آپ (شیخ الاسلام طاہرالقادری صاحب) صاحبِ تقویٰ عالمِ متبحر ہیں، اور ایسے محدث ہیں جو بزرگی اور مرتبۂ احسان پر فائز ہیں۔

فَتْـوَاهُ فِـیْ ضِـدِّ الْـخَـوَارِجِ شَـائِـعٌ　　ذِي الـظُّـلْـمِ وَالْإِرْهَـابِ فِی الْأَزْمَانِ

خوارج کے خلاف آپ کا فتویٰ مشہور ہے، وہ خوارج جو کہ تمام زمانوں میں ظلم و بربریت اور دہشت گردی کے پیکر ہیں۔

وَهُـوَ الَّـذِيْ قَـدْ صَـنَّفَ الْـكُتُـبَ الَّتِيْ　　قَـدْ جَـاوَزَتْ اَلْـفًـا بِلَا نُـقْـصَـانِ

اور آپ کی تصانیف بغیر کسی کم و کاست کے ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہیں۔

حَسَـنٌ حُسَيْـنٌ وَارِثَـانِ لِـعِـلْـمِـهٖ　　حَـفِـظَ الْإِلٰـهُ. هُـمَـا لَـهٗ وَلَـدَانِ

اللہ حفاظت فرمائے! حسن محی الدین اور حسین محی الدین آپ کے دو شہزادے ہیں اور آپ کے علم کے وارث ہیں۔

أَحْـمَـدُ وَحَـمَّـادُ هُـمَـا اِبْـنَـا حَسَـنٍ　　نُـوْرُ الْـعُـيُـوْنِ وَرَاحَةُ الْأَعْيَـانِ

احمد مصطفیٰ اور حماد مصطفیٰ دونوں حسن کے شہزادے ہیں، یہ دونوں آنکھوں کا نور اور لوگوں کے لیے راحت کا سامان ہیں۔

إِنِّـیْ أَحِـنُّ إِلَيْـهِ شَـوْقًـا دَائِـمًـا　　فَـمَتٰـی تَـقِـرُّ بِـرُؤْيَةٍ عَيْـنَـانِ

میں ہمیشہ آپ کے شوق میں نالاں رہتا ہوں، پتہ نہیں کب آپ کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی!

يَـا رَبِّ طَـوِّلْ عُـمْـرَهٗ بِسَلَامَةٍ　　يَـدْعُـوْ لَـطِيْفٌ فِـيْ جَـمِـيْـعِ أَوَانٍ

لطیف الحسن ہر آن یہی دعا کرتا رہتا ہے کہ اے پروردگار! سلامتی کے ساتھ آپ کو درازیٔ عمر عطا فرما۔

☆☆☆☆☆

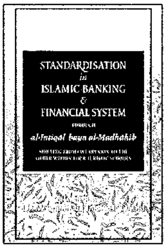

Contribution and views of Shaykh ul Islam

Towards Islamic Economics and Finance

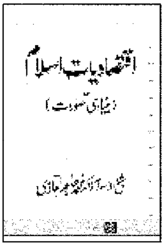

Hadia Saqib Hashmi

Shaykh ul Islam Dr. Muhammad Tahir ul Qadri is a leader born in Feb 9, 1957. Who is the author of more than 1000 books and delivered more than 6,000 lectures on economy and political studies, religious philosophy, law, Sufism, medical sciences, material sciences and astronomy. Numerous lectures are available in Urdu, English and Arabic at different Islamic Shops around the world

Islam is a complete code of life as it. The Holy Quran consists of two kinds of rulings. The first one is Ibadat that is 20% and the second is Muamlaat (Deeds) that covers the 80% section of Holy Quran. Islam is a comprehensive school that offers both social and spiritual teachings in life. Islamic economy is not a separate study but rather a part of the general Islamic system of organizing different aspects of life in the society. The economic structure of Islam preserves the rights of the individual and instructs social behavior.

Dr Tahir ul Qadri has made great contributions in the field of Economics as well. For the first time a leading personality from the Muslim world has been credited with speaking at the World Economic Forum in January 2011.

The motto and vision of Shaykh ul Islam is to serving the global Muslim community and whole humanity as well. His organizational services are designed in the same way as his vision is. They have a Minhaj Welfare Foundation, MWF, Obviously, this is not an exclusive financial arm, but it is serving the humanity at large with the focus on empowering unserved and underserved strata of the community. The core objectives of Minhaj Welfare Foundation are to alleviate poverty in the undeveloped regions of the world by developing long term and sustainable projects, to advance and promote human rights, equality and diversity

irrespective of race, color and creed in the world and to advance in Humanitarian programs. In other words, his aim of establishing this entity is to achieve Maqasid Al-Shariah which is the essence of developing Islamic economic vis a vis Islamic financial system.

To tap more opportunities in the financial sector, they have taken another initiative of establishing an Islamic Microfinance entity named "Al-Mawakhat Microfinance" with the slogan of "Serving Humanity with Dignity. This project is aiming at serving the needy and to low-income individuals as well as to those who do not have access to typical banking services. The ambition is to enable these type of consumers so they can empower themselves and get rid of poverty if given access to financial services.

Apart from these practical projects, he has produced a high quality literature in a great quantity. His book on Islamic economics consisted of more than 900 pages. He is also one of those pioneers who first time provided a comprehensive structure of interest free banking system in Pakistan in 90's. In 1992, Dr Qadri produced a conclusive working-plan, which would enable Pakistan to employ an interest-free banking system; this plan covered angles of national and international transactions which would benefit all sectors of Pakistan's economical society, particularly the industrial and banking professionals. The conceptual and Practical structure of Interest Free Banking System. The most important thing of this system is it's not base on any philosophy or theory but it's a practical formula. Although Interest based system is implemented in our Economy now a days. But, after the study of this useful literature, the Economists and Researchers will think about the new ideal and dimensions.

Dr. Qadri point out a very important and basic point that Islamic laws on the prohibition of usury are enforceable. Those people who believe that Islamic banking system is not practicable without interest, they are weak in their faith. Their thoughts are dominant by western culture and civilization. The people of this approach are in fact helping the interest based Economic system to sustain and prevail directly or indirectly. He has delivered number of lectures with the focus on Islamic finance, Islamic economics and interest free banking.

One of his exclusive lectures on Islamic economics is on Standardization of Islamic financial system which was delivered at 1st World Islamic Economics &

70 ویں
سالگرہ مبارک

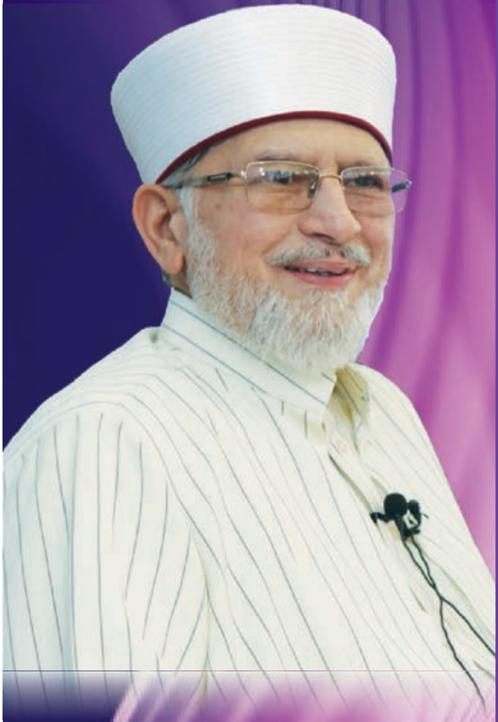

اے طائرِ قبلہ نما

اے رہبروں کے رہنما۔ یا سیدی طاہر پیا
چہرے پہ رقصاں ہے تیرے صبح و مسا نورِ خدا
تو ہے دلیلِ کبریا تو دل میرا دلبر میرا

اے طائرِ قبلہ نما

عشقِ نبی پہچان ہے تو عاشقوں کی جان ہے
منزل ہے کوئے مصطفیٰؐ اور راستہ قرآن ہے
تو سر تا پا ایمان ہے اے خوبرو اے دلربا

اے طائرِ قبلہ نما

تو وقت کا شبیر ہے حیدر کی تو شمشیر ہے
امت کے خستہ حال پر ہر لمحہ تو دلگیر ہے
تو صاحبِ تدبیر ہے تو ہے خلیلِ مصطفیٰؐ

علامہ حافظ صداقت علی قادری منہاجین
(پرنسپل منہاج سکول اوسلو ناروے)

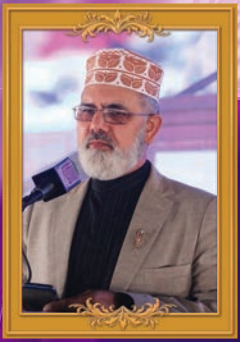

علامہ نور احمد نور
(ڈائریکٹر منہاج القرآن انٹرنیشنل درامن ناروے)

Minhaj-ul-Quran International Dallas-USA

Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA

Congratulates

its beloved Quaid

Shaykh-ul-Islam

Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

on the auspicious occasion of his

70th Birthday Anniversary.

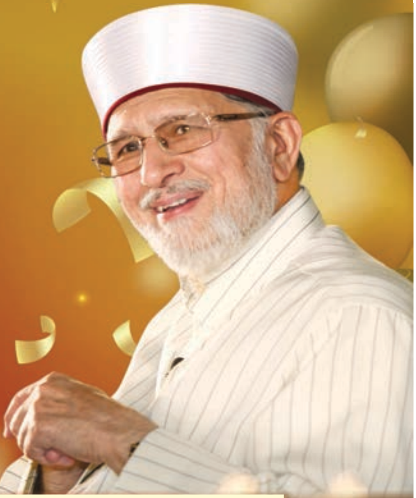

Huzoor Sayyidi Shaykh-ul-Islam is a gift of Almighty Allah, an archetype of balance, a negator of extremism, and the epitome of al-Kamil al-Mukammal. He is living evidence of a sincere lover and a beloved of Messenger of Allah ﷺ who is spreading the spiritual light from Rasool Allah ﷺ among the fellow human beings everywhere on this earth. He has restored the balance given the understanding of our interaction with Din of Almighty Allah in a systematic, methodological, holistic, balanced, and contextual expression. Din is not one size that fits all. It must engage and correlate with each aspect of individual needs. It must indicate where a human being should be. It must set priority and relate to our reality.

Shaykh-ul-Islam presented Islam as a crystal-clear river that took the color of bedrock and clarified that Islam would take the color of a particular time, but it will not change its nature. In other words, as a revivalist-Mujaddid of this time, he has placed an ancient wine in a new vesicle. He has given the insight that physical struggle cannot be separated from the intellectual and spiritual strivings. Through Ijtihad, Shaykh-ul-Islam embodied Din and given us a prophetic road map about how Din is studied, practiced, and experienced. He expounded Prophet-centricity in every matter of our lives and elucidated the beauty of Sunnah as a vast living reality. Sunnah is not to a particular form of dress or food and does not make you all identical or uniform. Sunnah is you can be who you are. Shaykh-ul-Islam has given the complete guide on how to live our Din by submitting our outward, intellectual, and inward spiritual strivings to complete submission to Almighty Allah and bring a state of one being in unified alignment and to see the world through God's eye.

Alhamdullilah, Minhaj-ul-Quran Dallas is emphasizing learning to live our Din gradually with the ultimate objective of its embodiment. It is striving to achieve the prophetic model of balance. With this goal, Minhaj-ul-Quran Dallas encouraged its devoted members to gain beneficial knowledge by joining online individual learning programs and impart knowledge by participating in online communal educational programs to benefit the community in this demanding era of Coronavirus pandemic. Among the community programs, online Minhaj-ul-Quran weekly Sunday school for ages 5-17, daily Quran Nazra class for ages above 4, and lecture series on Journey through Quran presented by Minhaj Women League are moving successfully. As a well-wisher of the community, Minhaj-ul-Quran Dallas members also provided free counseling and medicines to Coronavirus-inflicted individuals of the Dallas Fort Worth area.

We pray to Almighty Allah to grant us divine enablement to steer our freedom of choice in a way that brings goodness in this world and felicity to ensure salvation in the next world under the patronage of Huzoor Sayyidi Shaykh-ul-Islam. We pray to Almighty Allah to shower His countless blessings upon Huzoor Sayyidi and bless His Divine friend a long and healthy life – Ameen.

مولائے روم
کارِ مرداں روشنی و گرمی است
70 ویں سالگرہ مبارک
اقبال اس حقیقت کو یوں بیان کرتے ہیں:
تپش می کند زندہ تر زندگی را
تپش می دہد بال و پر زندگی را
حرارت قیادت کو زندہ تر کر دیتی ہے اور حرارت ہی زندگی کو بال و پر دیتی ہے۔
اس حرارت و سوز کے بغیر انسان کی زندگی تاریک ہے۔
منہاج القرآن ویمن لیگ راکھے بھل پور

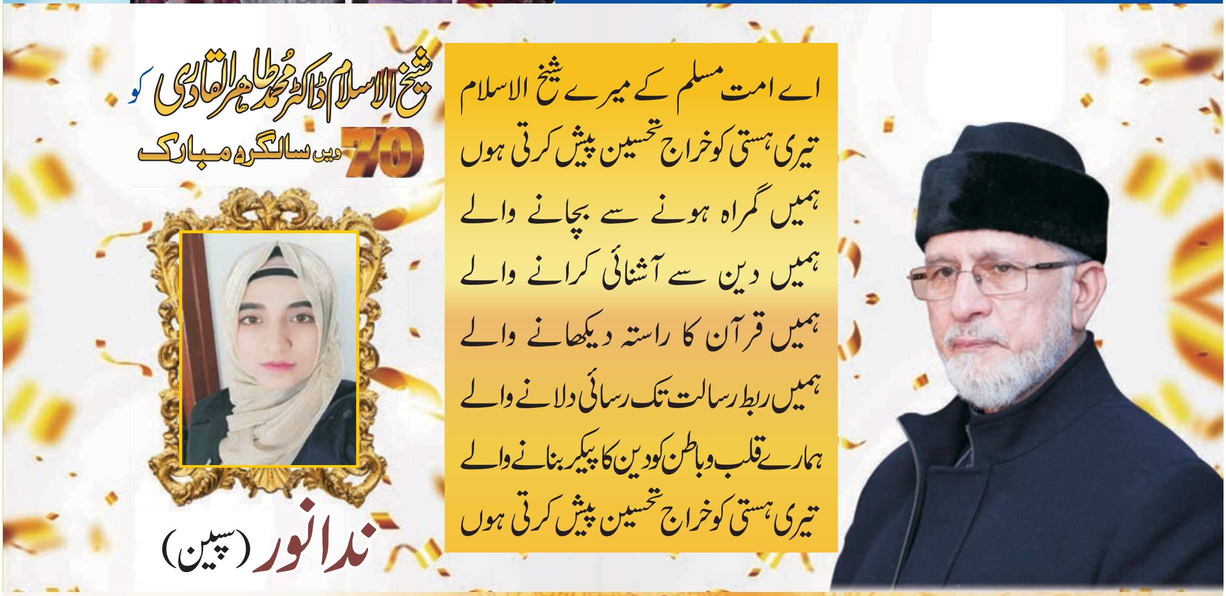
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو
70 ویں سالگرہ مبارک
اے امت مسلم کے میرے شیخ الاسلام
تیری ہستی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں
ہمیں گمراہ ہونے سے بچانے والے
ہمیں دین سے آشنائی کرانے والے
ہمیں قرآن کا راستہ دیکھانے والے
ہمیں ربط رسالت تک رسائی دلانے والے
ہمارے قلب و باطن کو دین کا پیکر بنانے والے
تیری ہستی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں
ندا نور (سپین)

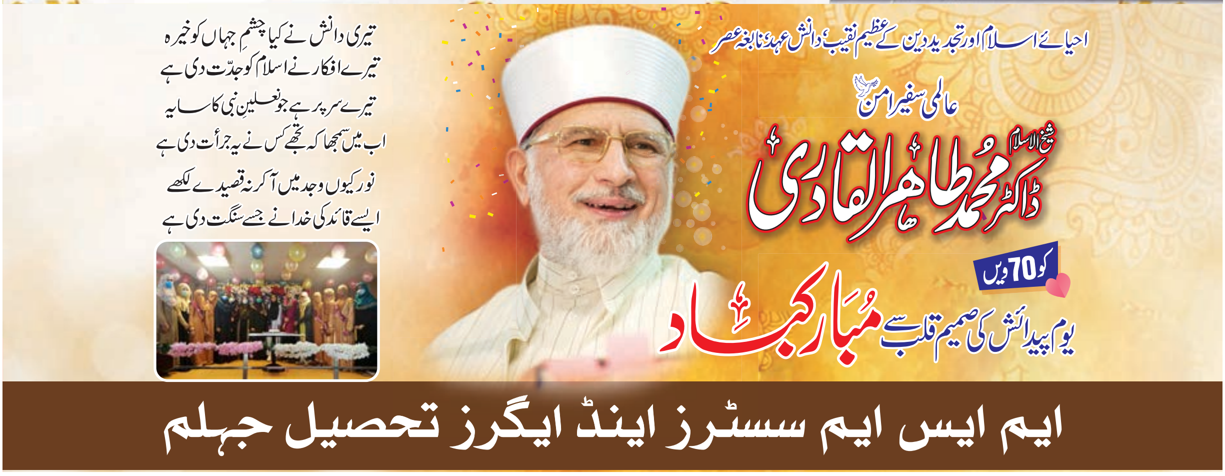
تیری دانش نے کیا چشمِ جہاں کو خیرہ
تیرے افکار نے اسلام کو جدّت دی ہے
تیرے سر پر ہے جو نعلینِ نبی کا سایہ
اب میں سمجھا کہ تجھے کس نے یہ جرأت دی ہے
نور کیوں وجد میں آ کر نہ قصیدے لکھے
ایسے قائد کی خدا نے جسے سنگت دی ہے
احیائے اسلام اور تجدید دین کے عظیم نقیب، دانش عہد، نابغہ عصر
عالمی سفیر امن
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو 70 ویں
یوم پیدائش کی صمیم قلب سے مُبارکباد
ایم ایس ایم سسٹرز اینڈ ایگرز تحصیل جہلم

Finance conference which was being organized by Minhaj University Lahore at PC Hotel. This lecture was further edited and came into the market in the shape of a book. This lecture was an embodiment of his wisdom and demonstrated his thought provoking approach towards Islamic economics and finance.

Dr. Tahir ul Qadri also founded by Minhaj University in 1986 which was chartered by the Higher Education Commission of Pakistan. Under which a School of Islamic Economics Banking and Finance (SIEBF) has been established which is working under the supervison of his younger son Dr. Hussain Mohi ul Din Qadri (Deputy Chairman BOG, Minhaj University Lahore). SIEBF have been established as a center of excellence for education and research in Islamic Economic, Business, Islamic Banking and Finance. The aim of this department is to educate and produce competent graduates and scholars knowledge in sharia and related modern disciplines pertaining to the fields of Law, Economics, Islamic Studies, Finance, Management, commerce, accounting and information technology. Another achievement is the establishment of International Center for Research in Islamic Economics, ICRIE which is a dedicated center for research in the field of Islamic economics.

Recently, his exclusive cover story interview regarding Islamic economics and finance published in an international magazine "ISFIRE". In that interview, regarding the practice of Dual banking system in Pakistan, Dr Qadri states that "There are different factors due to which the financial system of Pakistan has not wholly become Islamized. One of them is the attention and willingness of government which is of great importance to Islamize the country's financial system. It can be demonstrated with the fact that government is itself dealing with interest based mechanism while doing financial agreements internationally and as well as domestically. The government has to eliminate interest in terms of providing and taking loans from and to the provincial government and other government agencies. These loans constitute a large part of the national economy and they are based on interest. At the sometime, they have to stop receiving and taking interest payment to State Bank of Pakistan. The government must have to use Islamic finance modes in their deals and national schemes they launch such as youth development scheme, laptop scheme, Clean and green Pakistan, poor empowerment etc. Moreover, the government must stop paying

interest on every domestic loan at least. It is the matter of fact that at this time stop paying interest at an international level at once is not possible. However, at least domestic dealings can be treated in that way".

Likewise, when he was asked about his concerns regarding global Islamic finance industry, he clearly exacerbated that "There are some of the significant concerns, one of them is products in Islamic banking and finance which are very limited and becoming less attractive to the consumers and investors as well. These products are catering to the needs of the people at large, so the Islamic banking industry has to work harder and come up with more innovative and solution-based products. The second concern is human capital or human resources in the Islamic finance industry. The challenge of capacity building has become a significant concern that needs to be resolved with immediate effect. For this industry, academia, regulators and governments have to join hands with each other and build an ecosystem for the young generation to attract them to teach them to train them and then bring them into the Islamic finance industry. More and more initiatives, projects and programs have to be started in all regions and especially in Muslim countries. The third one is governmental support, and it is especially crucial for Muslim countries. The Muslim countries have to sit together and come up with a robust and standardized Islamic economic system. For this academia from all Muslim countries have to sit together and make a global academic Islamic finance forum or a platform to discussion Islamic financial issues and resolutions. The Islamic banking industry has also to move forward for the globalized solutions and Islamic financial products and business models".

Regarding the future of Islamic finance industry, Dr Qadri elucidated in these words: "I am very hopeful about the future of Islamic banking and finance in Pakistan and as well as worldwide. Islamic banking is expanding and growing in all regions of the world with each passing year. Islamic banking has emerged as a better alternative to conventional finance. The future of the Islamic banking industry is also based on the performance and goals of the industry itself. Islamic banks have gained the attention of consumers at large. Now, the time is to keep those consumers and also remove barriers for unserved consumers to ensure the sustainability of the industry. The steps should be taken to increase the trust level of investors, innovation and standardization in the products of Islamic banking are

indispensable for future growth. The Islamic banking industry has also thought the goals for which Islamic banking industry is developed. The Islamic banking industry has to move forward to achieve the goal of empowerment of Muslim ummah and the whole of humanity. They have to address the global problems and challenges the Muslim ummah is facing such as the challenge of unemployment, poverty, and social, economic and environmental sustainability. The future of Islamic banking will be bright if Maqasid Al-Shariah are achieved successfully".

At the end he also left a message for young generation. His words are: "The single message to the younger generation is that they have to work hard, build your study habit, think and create innovative Islamic financial products and business models. Moreover, you have to keep in mind the essence and objective of Islamic financial system which is empowering the people, take out of them from the poverty circle and uplift the level of deprived people hence achieving Maqasid Al-Shariah".

In a gist, Shaykh ul Islam is a multi-dimensional personality and his contributions for the promotion of Islamic economics & finance are marvelous and admirable. It is our duty to follow his footprints and achieve the goals he assigned us by doing hard work with strong determination.

☆☆☆☆☆

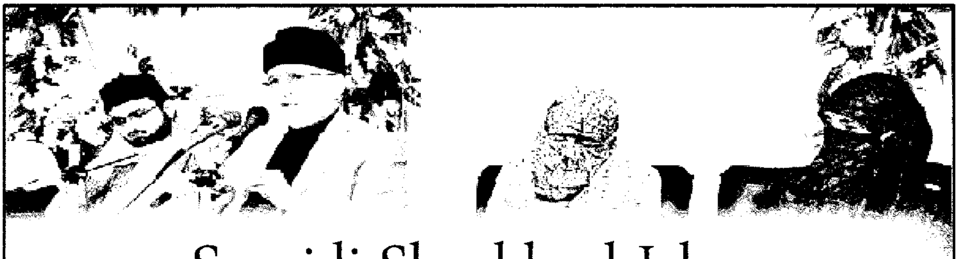

Sayyidi Shaykh-ul-Islam A Personal Perspective

Dr Ghazala Qadri

Turning 70 is a milestone for anyone who is fortunate enough to reach it, and even more so if the devasting consequences of Covid-19 are borne into mind. This last year has been an extremely tense one for our elders, as many have lost their lives to this terrible virus. Although we all know that it is Allah's decision as to whom is bestowed with a long life and whose time must come to an impromptu end, this last year has served as reminder of the vulnerability of our lives and the fragility of our existence. If we are one of the fortunate ones to be blessed with life then it is imperative that we assess our lives and see how we have utilized this immense blessing. If Allah has gifted us with the beauty of life, then have we done justice to that life? Have we lived it according to the wishes and demands of our Creator and Sustainer? That is something we should always be thinking about, but particularly during these difficult times.

With this perspective in mind, there is no doubt that Sayyidi Shaykh-ul-Islam has done justice to every second of the life that he has been blessed with. Although many facets of his unique and exceptional personality are divinely gifted, it is how he has used these wonderful capabilities that is so commendable. Sayyidi Shaykh-ul-Islam considers his life as a sacred trust, with every single moment just as important as the next. Each day is a new beginning, to be utilized to its maximum. Every action of Sayyidi Shaykh-ul-Islam is full of purpose and resolve, where he truly believes that he has been created to serve others. It would be no exaggeration to say that he is indeed the most selfless person that I have ever had the pleasure to meet.

As Sayyidi Shaykh-ul-Islam reaches the milestone of his seventieth birthday, there are many facets of his personality that one could write about. There is his zeal for knowledge and a constant thirst to understand every element of Islam. He also has a perpetual desire to assist and help others at all times, without any benediction. His life is full of kindness and compassion to all those that are around him, an ocean of love for all that encounter him. There is his ability to remain humble and modest, despite being beloved by millions of people all around the world. Indeed, the list is endless. Perhaps what is key, is that Sayyidi Shaykh-ul-Islam is able to retain all these beautiful attributes, in the midst of modernity and all that it encompasses.

In this modern age, each one of us live very busy lives. Whether it is attending school, college or university; going to work; looking after home and children or other members of the extended family or doing dawah work, life is a never-ending cycle of responsibilities, obligations and even burdens. As a consequence, our lives have become disconnected. Many of us may live under the same room, do household chores for each other, even sit down together for meals, but we can still act like strangers towards each other. We go through the motions of daily life but create no meaningful connections with each other. We are not in tune with each other's feelings, hopes and aspirations and can often ignore the distress and pain of others. It may be because we too are overwhelmed in our own lives, and so it is easier to stick our heads in the sand or it may simply be that we do not care.

Yet, it is caring that defines the life of Sayyidi Shaykh-ul-Islam. Caring for his family, friends and acquaintances; caring for all those he knows personally; caring for the members and affiliates of MQI, and indeed caring for not just the entire Muslim Umma but for humanity itself. It is that care, consideration and mindfulness for others that is the driving force behind all that he does, permeating every element of his life.

This care and concern is evident from just a simple daily morning routine. Every morning when Sayyidi Shaykh-ul-Islam awakens, he will immediately come out of his bedroom and call out 'Assalam u Alyakum' to whoever is available at home. Each person's name will be called in loving a voice, using their own

particular endearment asking, 'where is everyone?' 'How is everyone?' He will ask 'has everyone had breakfast' and then in a playful manner offer to take us out for breakfast if anyone hasn't. This suggestion, whilst said in a playful manner is always made with great sincerity in the hope that one of us may say yes. However, since most days are busy with the children at school or university the offer is respectfully declined. Yet, Sayyidi Shaykh-ul-Islam asks whoever is at home the same question every day without fail. It is a daily ritual that has been going on for years. This may seem a small event but it epitomizes the nature of Sayyidi Shaykh-ul-Islam. It is his unique and beautiful way to connect with everyone at home as soon as he awakens. It makes us all stand still for a few moments and think of each other to take time out of our busy lives and have a purposeful conversation. This brief conversation every morning; negotiating who is willing to go out for breakfast and who is not makes us all stop and smile. Sayyidi Shaykh-ul-Islam will even laugh and offer to cook breakfast if we do not have the time to go out together. These are just simple gestures of love but are always made with great earnest. It is also a way of reminding us the importance of family, which is easily lost in this day and age. It is also important to remember that Sayyidi Shaykh-ul-Islam is no different from most people and leads an extremely busy life. He can spend up to 16 hours a day on his academic works, which requires intense focus and concentration. Often, he will be up late into the early hours of the morning, trying to complete a particular portion of his work. Yet, no matter how late he may have slept, or how disturbed his sleep may have been, his first thoughts are always directed at those around him. And that is the essence of his being, the nucleus of his person. Sayyidi Shaykh-ul-Islam is always thinking and caring about others; concerned about their wellbeing, worried about their health and interested in their happiness. The daily ritual of calling out to all family members is not just a fun past time, but instead creates a deep and lasting connection between him and those around him.

Part of the charm of Sayyidi Shaykh-ul-Islam is also his beautiful and unique countenance, which is a reflection of his inner-self. Every morning when he awakens, there is always a smile on his face and a certain radiance shines from within it, permeating from his every pore. Sayyidi Shaykh-ul-Islam's skin has

a luminous quality, as if there is an internal light shining from within. His eyes sparkle with a boyish charm which belie hide the hidden depths of his soul. His entire demeanor radiates peaceful serenity and just gazing at his face provides much solace and comfort. One is always certain in the knowledge that no matter what the day holds, these precious moments are enough to get through it. There have been many times when people have met Sayyidi Shaykh-ul-Islam in person, and then recalled how just gazing at his face was enough to bring them contentment. In recent months, Sayyidi Shaykh-ul-Islam has become very adept at video-conferencing. Where once many were craving to just hear his voice, in this new strange era of the pandemic, Sayyidi Shaykh-ul-Islam can often be seen having a video chat with different members of MQI all over the world. In fact, during the last several months, he has been inundated with calls and texts by people who are unwell, suffering difficulties, have family problems, experiencing a financial crisis or simply having a crisis of faith. It would be entirely easy to dismiss such people with a rudimentary call, a quick du'a' and a brief show of concern. For his many followers, that would be more than sufficient. Yet that has never been the case for Sayyidi Shaykh-ul-Islam. Whenever he finds out that someone needs assistance and help, he always goes over and beyond what is required. This can consist of making numerous phone calls providing moral and social support, advice on the best way to recovery or arranging financial help for those who in need. However, quite often people are just satisfied in gazing at the face of Sayyidi Shaykh-ul-Islam. They are in no need of words or even supplications. It is enough that their Shaykh has called.

Another aspect of Sayyid Shaykh-ul-Islam's life, which has always both fascinated and surprised me is his continued patience towards people when they ask him questions. We all know that Sayyidi Shaykh-ul-Islam is an ocean of knowledge regarding Islamic law, and the depths of that knowledge are unsurpassed. It is human nature therefore to develop a supreme confidence in one's natural ability. However, this confidence can also lead many towards arrogance and pretention. So, if one has spent a lifetime reading and studying every possible element of the Din, invested years in gaining and then conveying knowledge to others, the temptation to give an abrupt answer to a trivial question can be very tempting. But that has never been the case for Sayyidi

Shaykh-ul-Islam. Time and time again I have witnessed Sayyidi Shaykh-ul-Islam take immense time and effort to explain and provide answers to very simple and rudimentary questions, with the utmost patience and ease. The question may have been asked a hundred times of him, or the answer can be found quite easily in one of his books or lectures, however, Sayyidi Shaykh-ul-Islam will always ensure that the person is completely satisfied. And this is no mean feat. It is so easy to become agitated, annoyed and quite frankly angry when people ask trivial questions, whose answers can be found in basic textbooks on Islam. Rather than do their own research, strangers often approach Sayyidi Shaykh-ul-Islam in public and ask him such questions. For a public figure, this kind of life can be very intrusive and disruptive. Sayyidi Shaykh-ul-Islam may be out walking for some well-deserved fresh air, or enjoying a quiet meal with his family. No matter where or what the occasion may be, there are always people who will ask quick questions regarding some element of the faith and their own life. However, Sayyidi Shaykh-ul-Islam has never considered these as intrusions or encroachments upon his life. He firmly believes that it is his duty to satisfy the need of anyone who asks from him, even if that means doing extra research on their behalf. This kind of humility and humbleness is a rarity in today's modern age. With the advent of social media curtailing a lot of intra-personal human interaction, we have become more insular individuals. Although we may be able to interact with each other more frequently through social media platforms, having peripheral knowledge at the touch of a button has also meant we are more used to instant gratification. We demand immediate answers, request short-cuts to problems making us less patient and more distant towards others. We have become so used to short and immediate fulfillment that we are often not prepared to invest our time and energies in others. This is particularly so if they are complete strangers and have no bearing on our own immediate lives. But this modern-day phenomenon has not affected the life of Sayyidi Shaykh-ul-Islam in the least. He will never opt for the easy route for himself or take short cuts in the quest for knowledge. In the same way he will never answer a person with a perfunctory answer to save his own time and energies. That is simply not in the DNA of Sayyidi Shaykh-ul-Islam. There have been so many instances when he has stopped working on an important project and asked his research assistant to

bring up hordes of ancient manuscripts and books so that he can rifle through them and answer a query, no matter how obscure or irrelevant it may be to his own work.

It is this altruism that truly defines the personality of Sayyidi Shaykh-ul-Islam. He has given so much of his life to the deen of Islam and to this Umma. He has dedicated his life for the betterment of humanity, often at the expense of his own health and personal needs. His life revolves around helping and assisting others. If he wished to retire today and spend the rest of his time dedicated to personal worship and enjoying life with his family, no one could possibly begrudge him that now, as he turns 70. Yet, whether he has brought people closer to the faith, provided them with spiritual enlightenment or relieved them of their anxieties and problems, Sayyidi Shaykh-ul-Islam considers he has done very little of what he has been entrusted with. Despite his manifold achievements, he truly believes that he has only just begun and that there is so much more that he still wishes to give. Such humbleness is a rarity in this modern age and serves as a lesson for us all.

I pray to Allah Almighty, through the means of the Holy Prophet (PBUH), that He provides a long and healthy life to Sayyidi Shaykh-ul-Islam and keeps us all forever in his company. Amen.

☆☆☆☆☆

Tahir

Dr. Ghazala Qadri

When the Angels were called, they brought forth the light
They fashioned you Tahir, with the pearls of sight

When Ibrahim was called, he raised his hands to the unseen
They fashioned you Tahir with steadfastness in the Din

When Musa was called, he raised you in station
They fashioned you Tahir, with devotion and passion

When Isa was called, he blessed you from above
They fashioned you Tahir, with mercy and love

When Ayyub was called, he raised his hands for tolerance
They fashioned you Tahir with patience in abundance

When Yusuf was called, he threw kisses on your face
They fashioned you Tahir with beauty and grace

When Abu Bakr was called, he prayed for tranquility
They fashioned you Tahir with firmness and loyalty

When 'Umar was called, he gave you bravery and might
They fashioned you Tahir to fight for the right

When 'Uthman was called, he blessed you with goodness
They fashioned you Tahir with beautiful beneficence

When 'Ali was called, he prayed for piety
They fashioned you Tahir with utmost fidelity

When Hasan was called, he furnished you hope
They fashioned you Tahir to remember and cope

When Husayn was called, he remembered his martyrdom
They fashioned you Tahir with infinite wisdom

When Zaynal-'Abidin was called, he wiped away your tears
They fashioned you Tahir with no apprehensions or fears

When Uways Qarni was called, he imbued love and passion
They fashioned you Tahir with magnanimous compassion

When 'Abdul Qadir was called, he proclaimed, Rejoice!
They fashioned you Tahir with a melodious voice

When Rumi was called, he showered you humility
They fashioned you Tahir with supreme spirituality

When Suyuti was called, he gave the gift of the pen
They fashioned you Tahir, to teach all women and men

When Ala-ud-Din was called, he smiled with happiness
They fashioned you Tahir, with manners in abundance

When Farid-ud-din was called, he prayed for your soul
They fashioned you Tahir, to achieve your Mustafavi goal

☆☆☆☆☆

FATWA ON TERRORISM AND SUICIDE BOMBINGS

MUHAMMAD THE MERCIFUL

THE GLORIOUS QUR'ĀN

Terrorism brought the world at the brink of clash between civilizations

A Path to Global Peace

From the Gleams of Shaykh-ul-Islam

Dr Hassan Mohi-ud-Din Qadri

Terrorism is a menace which has disrupted peaceful coexistence and has brought the world at the brink of clash between civilizations. The upsurge of violent extremism and terrorism in the 21st century has occurred in a volatile global context where the balance of geopolitical power is in flux, and transnational factors create risks and opportunities to be managed at multiple levels. Terrorism has become a greatest challenge in this century and efforts have been made to counter the challenge but these policies and strategies to curtail terrorism instead proved detrimental.

The failure of the counterterrorism strategy and the "global war on terror" in addressing the actual root causes of the problem and its prime focus on the eradication of terrorists and not terrorism has instead increased international insecurity worldwide. The number of terrorist groups since 2001 has doubled and their membership index has tripled during these years. It is alarming that the war against terrorism has in fact multiplied this menace and the policies of interventions, as suggested by United States Institute of Peace, has helped increase domestic religious terrorism in states with high Muslim populations, especially in states experiencing conflict.

The uncontrolled rise and proliferation of non-state militant groups have challenged state based models of conflict prevention, mediation, and peacekeeping. These non-state actors explicitly reject international humanitarian laws, overrule state sovereignty and do not comply with basic modes of societal interactions and place themselves outside the ambit of traditional peace-making processes. These organized groups have been countered and battled at the war

footings but to curb the ideology that breeds this terrorist mind-set has not been the prime agenda of the Counter-insurgency (COIN) campaign which was premised on the idea to "kill the terrorists" and not the ideology that breeds terrorism. Killings increased the grievances and the devastation of lands infuriated the sentiments and multiplied the ratio of joining the terrorist groups which were seen as the vanguards against Western invaders.

Terrorism like a hydra sprouted at various levels, and worst of its repercussions was the escalation of sectarian war primarily in the Middle Eastern region. The ideological strife has heightened the sectarian fault lines and framed the regional power play by accelerating the cold war between the regional stakeholders in the Middle East. The real battle lies in the battle of ideas, and without countering and combating effective extremist narratives, the threat cannot be curbed with mere kinetic powers and military tools. The modus operandi of the allied powers was to measure the "tangible" capabilities of the terrorist groups including territorial control, manpower, finances, and equipment and has not yet been able to fully grasp their "intangible soft power".

The perils of terrorism are like an aching tooth which needs to be rooted out but has no immediate remedy and in order to effectively counter terrorism it is important to better map what leads societies toward peace or toward violence. Each country or regional situation is extremely context specific, but pathways to peace and violence in today's world also share common elements. Therefore, the war against extremist groups cannot be "won" in the traditional sense since their ideology provides a long-term strategy and justification for global jihadi way into the future, and cannot be easily countered with military action, especially not by external Western forces.

In such a situation of complete deadlock between the perpetrators of terrorism and those who made efforts to fight this nuisance, the world was in need of a counter narrative that could ease out the deadlock and could shatter the clouds of misperceptions which tainted the image of Islam as a religion which underpins violence and terrorist actions.

In those times of despondency and bleakness, Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri reoriented the distorted narratives attributed to Islam and rejected the ideological misinterpretations that framed the fundamental teachings of Islam out of context. Refuting the terrorist ideology, Shaykh-ul-Islam

Prof Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri gave a multidimensional strategy to counter terrorism globally. He asserted that before tackling the violent extremism, one must understand the underlying reasons that impact the terrorist mind-set, and any effort in this regard, without addressing these factors, would not be futile.

Shaykh-ul-Islam has identified two factors behind the emergence of terrorist mind-set: accessibility factor and ideological factor. Accessibility factor includes marginalization of certain group of people from being part of national stream, and economic and political factors that create conducive environment for such an extremist mind-set to gain support from general mass. The accessibility factors have to be addressed by the government and state machinery. However, ideological factors are to be addressed by scholars, institutions and through education.

Understanding the very nature of terrorism, its ideological roots and global prevalence, Shaykh-ul-Islam opted a comprehensive plan of action and strategic framework to counter the ideological fallacies that gives birth to extremist mind-set.

In an effort to curtail the spate of terrorism, Shaykh-ul-Islam strategized his efforts through a vast array of approaches in order to procure tangible and substantial outcomes. Realizing ignorance as a potential determinant of breeding terrorist ideology, he authored hundreds of books and provided scholarly and academic answers to the ideological delusions and conceptual complexities. The unbounded sea of knowledge which he has encapsulated in his books has no parallel and has become a custodian of Islamic teachings in true sense.

A strong rebuttal of terrorist's claimed ideology of religious violence came in the form of a historic and a landmark FATWA on Terrorism and Suicide Bombings in 2010 through which Shaykh-ul-Islam addressed the misguided and extremist ideologies which has been luring the youth towards terrorism. This Fatwa got worldwide recognition and effectively advocated the peaceful teachings of Islam which were being misrepresented because of smear campaigns framing the crisis of post 9/11 world as a conflict between religions. His Fatwa dismantled the lousy claims and elucidated the peaceful message of Islamic teachings.

To meet with and combat the latest challenges in the aftermath of the rise of Islamic State (ISIS), he realized the graveness of the situation as mainly the European Muslim youth adjoined with the terrorist group in some numbers.

Shaykh-ul-Islam univocally smashed the misinterpreted ideology of ISIS to smithereens and presented Islamic Curriculum on Peace and Counter-Terrorism in 2015. He clarified that "Many young people do not have the scriptural or textual knowledge to interpret their religion properly and Islamic State (ISIS) exploits the emotions of the youth. So this curriculum goes to the source material of Islam, and answers the questions young people are asking."

By drawing heavily upon the verses of Holy Qur'an and hadith narrations, the Peace Curriculum exposed the wrong interpretation of ISIS which has been the major strength of this terrorist group. The Peace Curriculum being comprised of more than 40 books in English, Urdu and Arabic, addressed the pertinent issues and challenging debates and redirected the pathway to peace, through positive action and engagement at societal level.

To globally stage and present his counter-terrorism narrative he presided and spoke at scores of international conferences worldwide, mainly across Europe. As a keynote speaker, he clarified the misunderstood concept of Jihad, on a special invitation of a renowned scholar Professor John L. Esposito at the Prince Alwaleed Bin Talal Center for Muslim-Christian Understanding at the Georgetown University in Washington DC.

He also spoke at the Global Peace and Unity (GPU) conference in 2010 at the Excel Centre, London, UK. Minhaj-ul-Quran International hosted Peace for Humanity Conference in 2011 at Wembley Arena, London and presented a strong message of love, peace, interfaith harmony and peaceful coexistence as an alternate path to attain peace at global level.

Through its network worldwide, Minhaj-ul-Quran International is working on the promulgation of peace through positive action and engagement and organizes spiritual Camps which includes Al-Hidayah Camps, Al-Tazkiya Camp in UK, Al-Tarbiyah Camp in Spain and Al-Hikma Camp in Pakistan. These spiritual retreat sessions are effective modes of steering the misguided youth towards inclusiveness, humanitarian values and prevalence of tolerance in society.

Minhaj-ul-Quran caters to and provides a magnificent platform for people of all ages, gender and walks of life. Its organizational structure comprises a broad and all-encompassing network and has separate forums for women, youth, students and even kids.

Its sister's forum, Minhaj-ul-Quran Women League or Minhaj Sisters (in Europe), is working in various dimensions at national and individual level and has included all segments of society; kids, students from educational institutes and religious seminaries, housewives and civil society in their organizational network. To defeat the ideological challenges, Minhaj-ul-Quran Women League is working in various dimensions in pursuit of promoting peace, justice, human rights and peaceful coexistence.

Its youth forum, Minhaj-ul-Quran Youth League, is focusing on inculcating the moderate teachings of Islam by reconnecting the lost connection of this generation with the Holy Qur'an and Sunna and has laid a strong foundation for peace promotion in Pakistan through the strategy of positive engagement. The student forum, Mustafvi Students Movement, has a country-wide working network and has been working on the spiritual and moral uplift of youth which is at core to the psychological roots connected with extremism and terrorism.

The chain of educational institutions in the form of schools, Minhaj Colleges and Minhaj University, Shaykh-ul-Islam has developed a strong infrastructural base of his peaceful ideology as these institutions become the main tiers to inculcate the peace narrative in society.

The operational nature of Minhaj-ul-Quran's working is keenly focused and ideologically grounded on positive civic engagement and meaningful advancement of peaceful teachings of Islam. Annual International Mawlid Conference brings to the fore the magnificent personality traits, teachings and Sunna of the Holy Prophet (pbuh) in which resides the ultimate remedy for the complexities and challenges for humanity. Annual Itikaf, a ten days spiritual seclusion and retreat in last days of the holy month of Ramadan, becomes a breeding ground of indoctrinating peaceful mind-set of the people and mainly youth.

In this age of ideological divergence and the lack of moral affinity which has taken a stage of radicalization, extremism and terrorism, the dynamic and versatile personality of Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri is an unwavering beam of light which has redirected the flawed and baseless ideologies through an alternative approach towards peace, that is, through positive action and engagement at individual, national and inter-state level.

His literary contributions have introduced new horizons of knowledge in this age of intellectual breakdown. He has penned down one thousand books and has responded to the calling challenges of this century through concrete and solid arguments. His stern and befitting response to the appalling and complex issues has equipped the seekers of knowledge with the intellectual tools to fight and combat the ideological challenges in every domain of one's life. This bulk of limitless knowledge has been a great asset for humanity which can redraw the pathway towards peace by following and moulding their lives in accordance with the real teachings of the Holy Qur'an and the Messenger of Peace (pbuh).

Minhaj-ul-Quran International is the practical demonstration of his dynamic personality and is a means to exhibit the peace promoting ideology of Islam through positive action and civic engagement through its forums and departments which are working in their exclusive domains under the holistic umbrella of Minhaj-ul-Quran International.

Shaykh-ul-Islam's mounting figure stands tall with his unparalleled contributions, intellectual excellence and primacy in leading the clash of narratives from the aura of divergence towards convergence of ideologically distinct group of people based on his theory of positive action and engagement.

☆☆☆☆☆

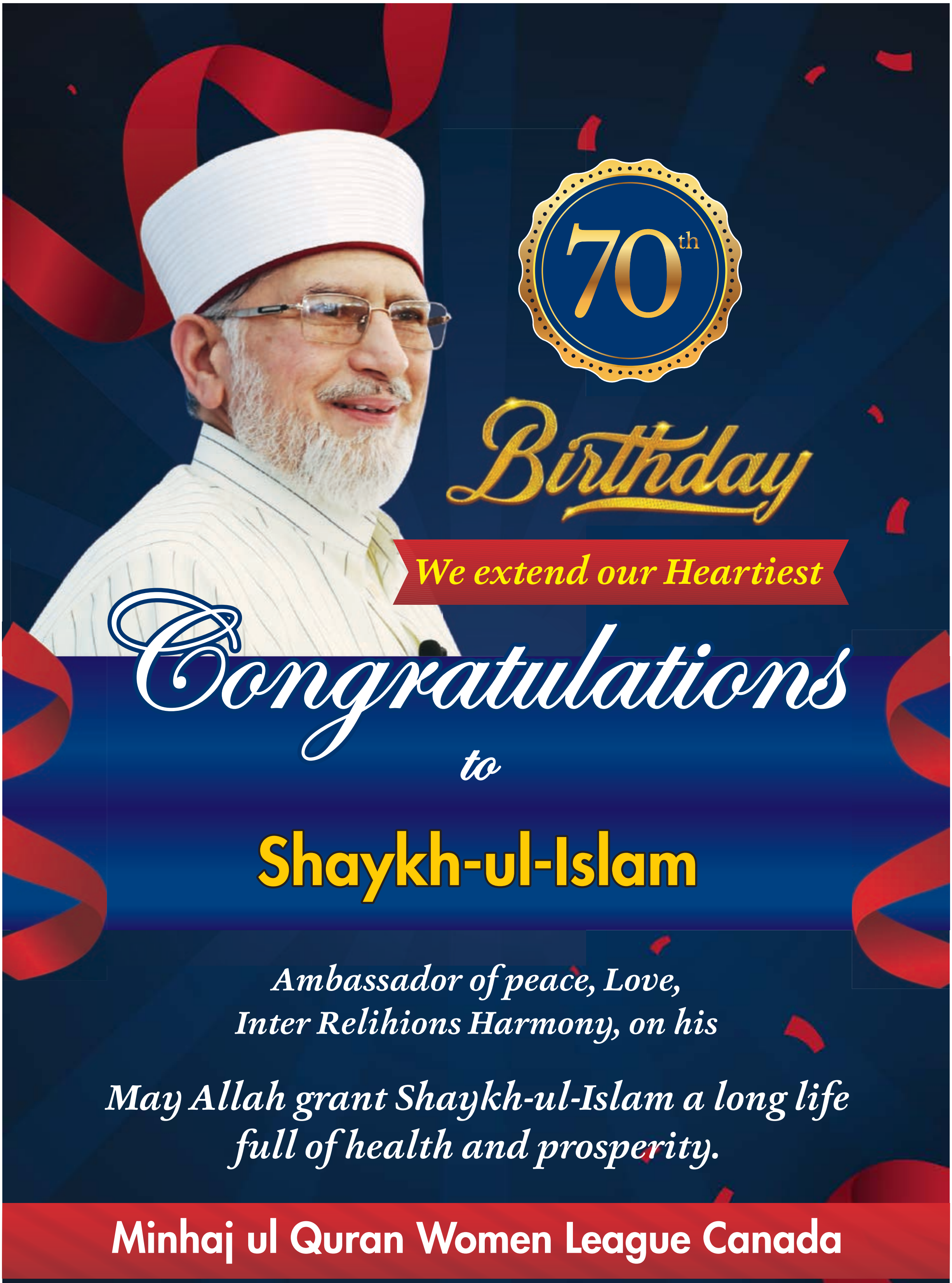
70th
Birthday
We extend our Heartiest
Congratulations
to
Shaykh-ul-Islam
Ambassador of peace, Love,
Inter Relihions Harmony, on his
May Allah grant Shaykh-ul-Islam a long life
full of health and prosperity.
Minhaj ul Quran Women League Canada

اجالا زندگی کا ہے، وہ صبح نو کی صورت میں
وہ ایسا رنگ ہے جو، ہر گلستان کی ضرورت ہے
اسے خوشبو نے چاہا ہے، صبا نے گنگنایا ہے
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایہ ہے

ہم عظیم علمی و روحانی شخصیت اور
تجدید دین کے علمبردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو ان کی

70 ویں سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تبریک
پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن وسٹرز لیگ اسپین

اے غلام نبی ﷺ طاہرالقادری — تیری ہستی صدا باکرامت رہے
تو ہے شیخ و مجدد ہے یہ تیری صدی — تیرے مرکز سے دیں کی اقامت رہے

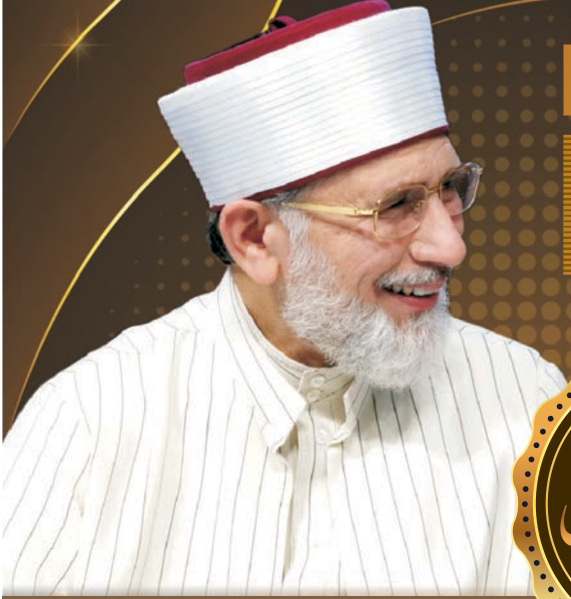

ہم عظیم علمی وروحانی شخصیت اور تجدید دین کے علمبردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو ان کے

70ویں

سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس نابغۂ روزگار ہستی کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آمین

منہاج القرآن ویمن اینڈ سسٹر لیگ ڈنمارک

70th Happy Birthday

to A Great Leader

Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

Who Shower us the Right Path and empowered us the power of knowledge. We pray that my Allah Almighty always keep us under his matchless Leadership.(Ameen)

Dr Bushra Riaz
President MSL and MWL Europe

Dr Shazia Rana
Vice president of MSL and MWL Europe

Andleeb Malik
GS Minhaj Sister League Europe

Rehana Altaf
General Secretary MWL Europe

Ayesha Iqbal Khan
Joint Secretary MSL Europe.

Minhaj ul Quran Women & Sisters League Europe

عمر خضر عطا کر اس مرد باوفا کو
فکر و نظر کو جس نے پھر بال و پر دیے ہیں

پرچم اٹھا کے جس نے احیائے دین حق کا
عزم و یقیں کے موتی دامن میں بھر دیے ہیں

ہم اپنے عظیم و محبوب قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کی بارگاہ میں ان کی

70 سالہ

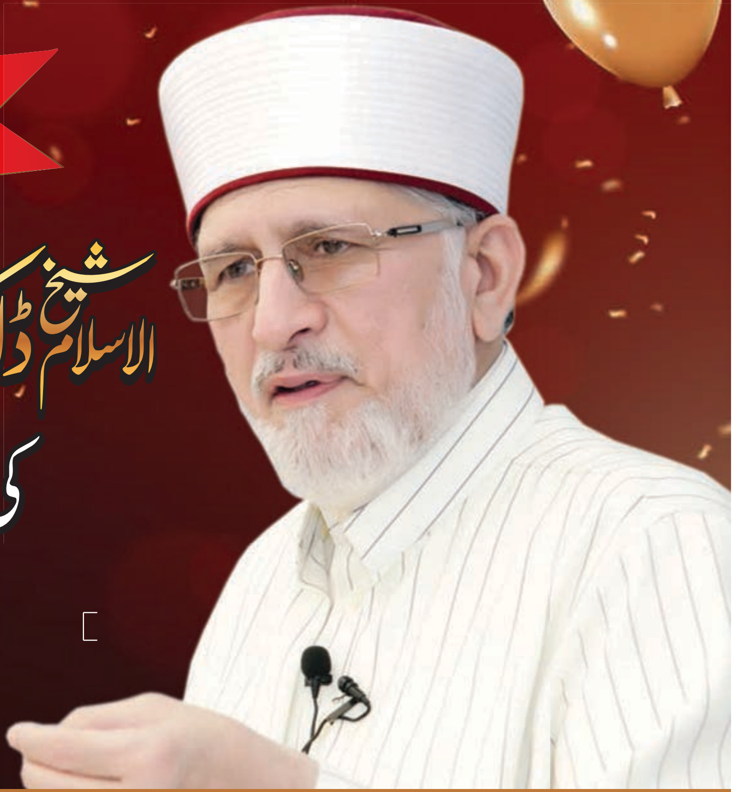

بے مثال زندگی کے کامیاب سفر پر ہدیہء تبریک پیش کرتی ہیں۔
اللہ رب العزت انہیں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی
دائمی شفقتوں اور مسکراہٹوں کے سمندر میں غوطہ زن رکھے اور انھیں
عمر خضر عطا فرمائے۔

Minhaj-ul-Quran Women league UK

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
FEB-2021
LAHORE
Regd CPL No.45

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

جو مفکر اسلام، مفسر قرآن اور شارح حدیث ہیں
جن کی تعلیمات نے لاکھوں دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی حرارت پیدا کی اور
جن کی تجدیدی فکر نے علم و حکمت کے چشمے جاری کیے۔

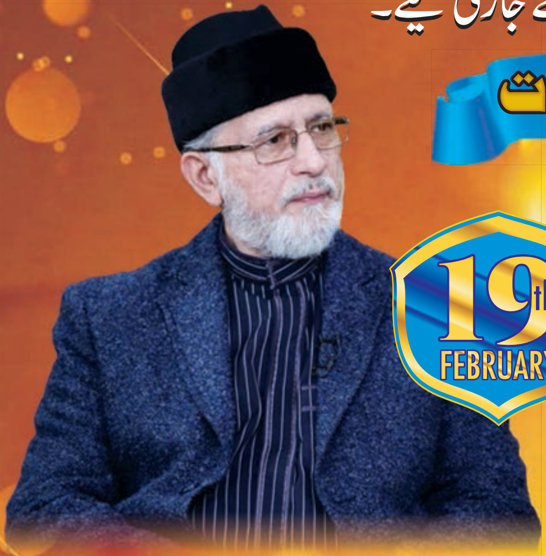

ان کو **70 ویں یوم ولادت** پر

19th FEBRUARY

منہاج القرآن ویمن لیگ گلف
کی جانب سے

ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہیں۔

ثمینہ کاشف | خدیجہ جمیل | رفیعہ کوثر | سنبل جمیل

طاہرہ ارشد | عائشہ رمضان | فوزیہ شفیق | مسرت ظفر

شائنہ ظہیر | ساجدہ رؤف